زینب

لجنہ اماء اللہ ناروے

سالانہ جوبلی نمبر اکتوبر ۲۰۲۲ء تا ستمبر ۲۰۲۳ء

لوائے لجنہ اماءاللہ

اداریہ

”اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا“

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہدِ خلافت خصوصاً خواتین کے لیے نہایت ہی مبارک ثابت ہوا۔ آپ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا کہ جماعت کی ترقی عورتوں کی صحیح تعلیم وتربیت کے بغیر ممکن نہیں چنانچہ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لیے آپ نے 25دسمبر 1922 کو احمدی مستورات کی عالمگیر تنظیم کی بنیاد رکھی- حضور نے فرمایا: ”یاد رکھو کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک عورتیں ترقی نہ کریں۔ پس اسلام کے لیے ضروری ہے کہ تم بھی ترقی کرو۔ عورتیں کمرے کی چاردیواری میں سے دو دیواریں ہیں۔ اگر کمرے کی دو دیواریں گر جائیں تو کیا اس کمرے کی چھت قائم رہ سکتی ہے۔ نہیں! ہر گز نہیں“

نیز فرمایا! ”ہماری پیدائش کی جو غرض وغایت ہے اس کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں کو اب تک یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہیے جس سے ہم بھی اللہ کی رضا حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔“

(خطاب حضرت مصلح موعود بر موقعہ جلسہ سالانہ (1922)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ تنظیم قائم فرمائی تو ممبرات نے حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی صدارت کی درخواست کی۔ چنانچہ پہلا اجلاس جس میں 14 لجنات شریک ہوئیں حضرت اماں جان کی ہی صدارت میں شروع ہوا مگر دورانِ اجلاس ہی آپ نے حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد کو صدر نامزد فرمادیا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پہلی سیکرٹری سیّدہ امتہ الحیٔ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تھیں۔ تقسیمِ ملک تک اس تنظیم کا دفتر قادیان میں رہا۔ قیام پاکستان کے بعد اس کا مرکزی دفتر ربوہ (پاکستان) منتقل ہوگیا۔ احمدی خواتین کی یہ تنظیم جو کل چودہ ممبرات سے شروع ہوئی تھی آج بفضلِ تعالیٰ ایک عالمگیر تنظیم بن چکی ہے ابتداءً صرف قادیان میں تنظیم کا قیام عمل میں آیا پھر آہستہ آہستہ ہندوستان کے شہروں، دیہات میں اور پھر ہندوستان سے باہر بیرونی ممالک میں بھی اس کی شاخیں قائم ہوتی گئیں اور آج دوسو سے زائد ممالک میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم مستحکم بنیادوں پر قائم اور فعّال ہے۔ اسی خوبصورت زنجیر کی ایک حسین اور مضبوط کڑی لجنہ اماءِ اللہ ناروے بھی ہے۔ ناروے میں بھی چند خواتین سے لجنہ کا قیام عمل میں آیا اور آج لجنہ ناروے دنیا بھر کی

لجنہ سے کسی لحاظ سے بھی پیچھے نہیں۔ لجنہ اماءِ اللہ ناروے نے خدمت اور قربانی وایثار کے وہ اعلیٰ معیار قائم کیے ہیں جنہیں تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ لجنہ ناروے نے بفضلِ تعالیٰ اپنے عہد کو پوری محبت اور دیانتداری سے نبھا کر دکھایا ہے۔

سو سال پورے ہونے پر لجنہ اماء اللہ کے لیے یہ نہائت خوشی کا مقام ہے جہاں لجنہ مبارکباد کی مستحق ٹھہرتی ہیں وہاں دوسری صدی میں داخل ہونے پر شکر بھی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کریں جس نے ہمیں یہ مبارک دن دکھائے۔ خوشی ہم پر نیند طاری نہ کر دے بلکہ زیادہ چُست کر دے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی خاص تلقین اپنے خطبات میں کرتے رہتے ہیں۔ جماعت کے مرد وزن، بچوں بوڑھوں پر مسلسل مشقِ ستم جاری ہے۔ ان سب کے لیے بھی بہت دعائیں کریں، کہ خزاں کا دور بہار سے بدل جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے — کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

میں کیوں کر گن سکوں تیرے یہ انعام — کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام

میں کیوں کر گن سکوں تیری عنایات — ترے فضلوں سے پر ہیں میرے دن رات

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی — فَسُبْحَا نَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

فہرست مضامین

القرآن الکریم	1
حدیث نبوی ﷺ	1
کلام الامام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام	2
نظم	3
خطوط	4
خلاصہ خطبہ جمعہ	11
صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ (نظم)	15
مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ ہندوستان و پاکستان	16
خلفائے جماعت احمدیہ کے لجنہ کے بارے میں ارشادات و نصائح	20
صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ (نظم)	21
لجنہ اماء اللہ کی متبرک ہستیاں	22
دُنیائے احمدیت کی طاقت (نظم)	29
لجنہ اماء اللہ کی تربیت خلفاء احمدیت کی سرپرستی میں	30
منظوم کلام بر موقع صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ	37
لجنہ اماء اللہ ناروے کے کاموں پر طائرانہ نظر	38
نئی صدی کا آغاز اور ہماری ذمہ داریاں	47
سو سال تری خدمت و عظمت پہ ہیں شاھد (نظم)	49
تعارف کشتی نوح (دعوت الایمان اور تقویت الایمان)	50
میری نانی جان	54
سیرت حضرت اماں جان	56
دھنک کے رنگ آپ کے سنگ	57
آؤ ویرانوں کو سجائیں (نظم)	59
شعبہ جات کی رپورٹ	60
اُوڈا چی والیا موڑ مُہاروے (نظم)	73
لجنہ اماء اللہ ناروے کی لجنہ کی تنظیم کے بارے میں اپنے تاثرات	74
خوشگوار بات	79
لجنہ کی تنظیم اور اپنی محسنات کے لیے شکر گزاری	80
فریدرکستاد میں لجنہ اماء اللہ کا قیام	82
لجنہ کی قربانیاں	84
سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے	85
صحت کارنر	86
واقفات نو کارنر	89
ناصرات کارنر	94
مبارکبادی کے پیغام	97

مجلس ادارت

امیر جماعت ناروے
محترم چوہدری ظہور احمد صاحب

صدر لجنہ اماء اللہ
محترمہ بلقیس اختر صاحبہ

نیشنل سیکرٹری اشاعت
محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ

نائبہ سیکرٹری اشاعت
صدیقہ وسیم

مدیرہ حصہ نارویجن
شائستہ باسط

پروف ریڈنگ حصہ اردو
صدیقہ وسیم
طاہرہ زرتشت

گرافک ڈیزائنر
حافظ طوبیٰ احمد
فریدہ ظہور
ضویا سامہ شاہد
صوفیہ خلیل
خافیہ شاہد

پرنٹنگ
شمسہ خالد

شائع کردہ
شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ناروے

Baitun Nasr Moske
Søren Bulls vei 1
1051 Oslo
Kontakt@ahmadiyya.no

القرآن الکریم

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۟ۚ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ ؕ وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ

﴿النمل:41﴾

ترجمہ: وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا پیشتر اس سے کہ تیرا نگہبان دستہ تیری طرف لوٹ آئے۔ پس جب اس نے اسے اپنے پاس پڑا پایا تو کہا یہ محض میرے ربّ کے فضل سے ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ اور جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا ربّ یقیناً مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِهٖ وَقَالَ یَا مُعَا ذُ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثُمَّ اُوْصِیْکَ،یَا مُعَا ذُ!لَا تَدَعَنَّ فِیْ دُ بُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَ تِکَ ۔

(حدیقۃ الصالحین 294-293 ایڈیشن 2003ء)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں۔

کلام الامام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

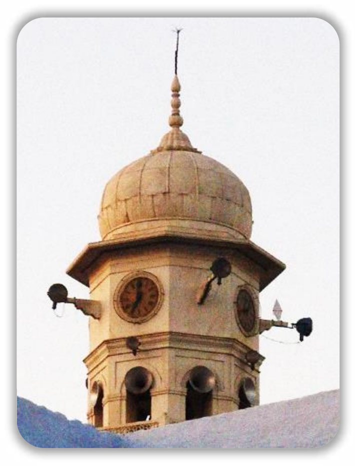

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے"۔ پھر فرمایا: "اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔" (ملفوظات جلد اوّل ص:49۔ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔"احمق حقیقت سے ناآشنا استغفار کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جس قدر یہ لفظ پیارا ہے اور آنحضرت ﷺ کی اندرونی پاکیزگی پر دلیل ہے، وہ ہمارے وہم وگمان سے بھی پرے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ عاشقِ رضا ہیں اور اس میں بڑی بلند پروازی کے ساتھ ترقیات کر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کرتے ہیں اور اظہار شکر سے قاصر پا کر تدارک کرتے ہیں۔ یہ کیفیت ہم کس طرح ان عقل کے اندھوں اور مجذوم القلب لوگوں کو سمجھائیں، ان پر وارد ہو تو وہ سمجھیں۔ جب ایسی حالت ہوتی ہے احسانات الٰہیہ کی کثرت آکر اپنا غلبہ کرتی ہے تو روح محبت سے پُر ہو جاتی ہے اور وہ اچھل اچھل کر استغفار کے ذریعہ اپنے قصور شکر کا تدارک کرتی ہے۔ یہ لوگ خشک منطق کی طرح اتنا ہی نہیں چاہتے کہ وہ قویٰ جن سے کوئی کمزوری یا غفلت صادر ہو سکتی ہے وہ ظاہر نہ ہوں۔ نہیں وہ ان قویٰ پر تو فتح حاصل کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کر کے استغفار کرتے ہیں کہ شکر نہیں کر سکتے۔ یہ ایک لطیف اور اعلیٰ مقام ہے جس کی حقیقت سے دوسرے لوگ ناآشنا ہیں، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے حیوانات، گدھے وغیرہ انسانیت کی حقیقت سے بے خبر اور ناواقف ہیں" یعنی وہ لوگ جن کو اس مقام کا نہیں پتہ۔ "اسی طرح پر انبیاء ورسل کے تعلقات اور ان کے مقام کی حقیقت سے دوسرے لوگ کیا اطلاع رکھ سکتے ہیں۔ یہ بڑے ہی لطیف ہوتے ہیں اور جس جس قدر محبت ذاتی بڑھتی جاتی ہے اسی قدر یہ اور بھی لطیف ہوتے جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص:632۔633 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پاکیزہ منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا بزبان حضرت امّاں جان)

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا

مجھ سے فرق تو نے کیا ایک ذرّہ بھی نہیں
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قُرباں تیرا

سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

مجھ پہ وہ لطف کیے تو نے جو برتر زخیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لیے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا

کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا

پر مرے پیارے! یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندہ فرماں تیرا

(از درثمین ص:42۔ایڈیشن۔1996ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

ایل۔ایس: 3904

تاریخ: 18. 3.2023

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے رسالہ زینب کا اپریل تا ستمبر 2022 کا سہ ماہی شمارہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ قرآن کے موضوع پر مشتمل رسالہ زینب کا شمارہ جس میں قرآن میں موجود سائنسی حقائق، اس کی دوسری الہامی کتب پر فضیلت، موجودہ زمانہ کی پیشگوئیاں، اور اس میں بیان حدود و تعزیرات پر روشنی ڈالی گئی ہے شعبہ اشاعت کی عمدہ کاوش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین زینب کو اس سے مستفیض فرمائے اور زیادہ سے زیادہ تدبر سے پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق دے۔ نیز اس شمارہ پر کام کرنے والی ممبرات کے علم، ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے آمین۔

تمام لجنہ وناصرات کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

اسلام آباد۔ یو کے

05-02-23/K

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو 4 اور 5 مارچ 2023 کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

آپ جماعت کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں۔ جن کا کام خلیفۂ وقت کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے سب دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو ان تعلیمات کا پورا علم ہو اور ان کے مطابق آپ کا عمل ہو۔ آپ کی روزمرہ زندگی میں احمدیت کی تعلیمات کی خوبصورت تصویر نظر آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کرکے زمانے کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

نقل دفتر پی ایس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنـــاصر

اسلام آباد یوکے

MA 09-04-2023

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے کو "سالانہ جوبلی نمبر" کی اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت، ان کی خلافت سے وابستگی اور انہیں دینی علم سکھانے پر خاص توجہ دیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الحشر 19) یعنی اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی کل پر نظر رکھے۔ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کو دین پر قائم رکھنے اور ان کے دین کی حفاظت آپ کا کام ہے۔ آج کی مائیں بھی اور وہ لڑکیاں بھی جو کل ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بننے والی ہیں اس بات کو سمجھیں۔ اپنی حالتوں کے جائزے لیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ممکن ہیں۔ دعاؤں پہ زور دیں۔ جو مائیں دعاؤں سے کام لے کر پھر ساتھ تربیت بھی کرتی ہیں ان کی اولاد جو ہے وہ الا ماشاء اللہ نیکیوں پر قائم رہنے والی اولاد ہوتی ہے۔ وہ اولادیں دین سے بھی جڑی رہتی ہیں اور ماں باپ کے حقوق ادا کرنے والی بھی ہوتی ہیں۔ بہرحال بچوں کی تربیت کی اصل ذمہ داری اسلام نے ماؤں پر ڈالی ہے اور آج اگر ہم نے اپنی احمدی نسل کو سنبھالنا ہے تو ماؤں کو اس ذمہ داری کا احساس پہلے سے بڑھ کر کرنا ہو گا اس کے لیے کوشش بھی کرنی ہو گی اور دعا بھی کرنی ہو گی۔

آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ پس نظام خلافت کے ساتھ وابستگی پر خاص توجہ دیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ مل کر میرے خطبات اور تقاریر سنیں۔ ان سے خلیفۂ وقت کو دعائیہ خطوط لکھوائیں اور ان کا خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کریں۔

پھر بچوں کی دینی معلومات بڑھانے کی بھی ہر احمدی ماں کو فکر ہونی چاہئے۔ اِس دور کی نئی ایجادات نے جہاں انسان کو سہولیات پہنچائی ہیں وہاں بہت سی برائیوں میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ ان کے بداثرات سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔ انہی ایجادات کا مفید استعمال بھی کیا جاسکتا ہے اور ان کے ذریعہ دین سیکھا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایم ٹی اے دیکھیں۔ میرے خطبات اور تقاریر باقاعدگی سے سنیں۔ الاسلام ویب سائٹ سے کتب کا مطالعہ کر کے اپنا دینی علم بڑھائیں۔ کیونکہ ایک احمدی عورت کی یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہو اور اس کی آئندہ نسلیں بھی دیندار ہوں۔ سب سے پہلے قرآن کریم اور دینی علم حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کی طرف رجوع کریں، ان پر چل کر ہم دینی علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے راستے کھل جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

I the name of Allah, the most Gracious, ever Merciful

AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY NORWAY

Visiting address
Søren Bulls vei 1
1051 OSLO

Phone/Fax
tel. +47 22 44 71 88
fax +47 22 43 78 17

Postal address
Ahmadiyya Muslim Jama'at Norway
Postboks 200 Furuset
1001 OSLO

Web
www.ahmadiyya.no

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ نے لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے شائع ہونے والے رسالہ زینب کے شمارہ کے لیے خاکسار کو تحریر کے لیے درخواست کی ہے۔ یہ میرے لیے باعث سعادت ہے کہ اِس تاریخ ساز شمارہ میں خاکسار کی چند سطریں بھی شامل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ (سورۃ البقرہ، آیت 286)

یعنی اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شمار مومنین میں ہو تو پھر ہم پر فرض ہے کہ ہم اِس رسول ﷺ اور اس کی نیابت میں آنے والے ہر رسول پر ایمان لائیں۔ اور ہم اُس پر بھی ایمان لائیں جو اِس رسول ﷺ کی طرف اتارا گیا ہے، یعنی قرآنِ کریم پر، اور اِسی طرح اُس پر بھی ایمان لائیں جو آپؐ کی نیابت میں آنے والے پر اُتارا گیا ہے کیونکہ خدا نے اُس حکم اور عدل مقرر کیا ہے۔ اور وہی ہے جس نے قرآن کریم کے وہ معارف ہم پر کھولے ہیں جو خدا کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ضمن میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2025 میں فرماتے ہیں:

اس زمانے میں اِس حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی اسلام کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور اسلام کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے مدد و معاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر ہی رہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے تاکہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔

پس خاکسار اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے لجنہ اماء اللہ ناروے کو یہی نصیحت کرے گا کہ خلیفۂ وقت اِس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کریں۔ تبلیغ اور تربیت کے میدان میں اپنے اعلیٰ نمونہ قائم کریں اور بغیر احساسِ کمتری کے اِس دنیاوی ماحول میں دین کو ترجیح دیتے ہوئے اسلام اور ایمان کو وہ مثال بنیں جو خلیفۂ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور جماعت احمدیہ ناروے کے ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

خاکسار وطالبِ دعا

ظہور احمد چوہدری

AMIR/NASJONAL LEDER
AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT
NORWAY/NORGE

امیر جماعت احمدیہ ناروے

پیغام

الحمدللہ کہ لجنہ اماءاللہ ناروے کو لجنہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر مجلہ شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

خاکسار اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔احمدیت کی تاریخ اِن متقی اور بہادر ماؤں کی قربانیوں سے پُر ہے جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی جان، مال ،وقت اور اولاد کی قربانیاں پیش کیں اور اِن قربانیوں سے احمدیت کے اس بڑے درخت کو سینچا جسکی شاخیں آج ساری دنیامیں پھیل چکی ہیں۔لجنہ اماءاللہ کی یہ تنظیم خلافت احمدیہ کے زیر سایہ خدمت دین اور خدمت خلق کے میدانوں میں مصروف ہے۔اللہ تعالیٰ ان خدمات کو قبول فرمائے اور آئندہ آنے والی صدیوں کے لئے یہ نیک نمونہ ہوں۔آمین

والسلام

شاہد محمود کاہلوں

نائب امیر و مبلغ انچارج

ناروے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

Kjærlighet til alle, ikke hat mot noen

Lajna Imaillah Norge

عزیز لجنہ وناصرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ کو صد سالہ جوبلی نمبر نکالنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں جو خلافت کے سایہ میں اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ اور حضور کی دعاؤں سے بھی حصہ پا رہے ہیں۔ ایسے میں ہماری ذمہ داریاں پہلے سے اور بھی بڑھ جاتی ہیں کہ ہم نہ صرف خود کو بلکہ اپنی نسلوں کو اسلام احمدیت اور خلافت سے جوڑنے میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور ہم ہمیشہ خلافت کے وفادار اور سلطانِ نصیر بن کر رہیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

سلسلہ کی ادنیٰ خادمہ

بلقیس اختر

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ناروے

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 17 فروری 2023ء بمطابق 17 تبلیغ 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ 20؍ فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت کی تھی جو بہت سی خوبیوں کا مالک ہو گا۔۔۔۔۔۔ **حضورِ انور** نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پیش فرمائے اور اس کے بعد پیشگوئی کی مدت کے اندر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا مختصر تذکرہ فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ **حضورِ انور** نے **فرمایا** کہ اس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی اور بعض دیگر کارناموں کا ذکر کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے یہ بات سامنے رہنی چاہیے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچپن صحت

کے لحاظ سے بہت کمزوری میں گزرا تھا دنیاوی لحاظ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ لیکن چونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا خدا کا وعدہ تھا اس لیے خدا تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقل کو دنگ کر دینے والے خطبات اور خطابات کروائے۔ ایسے ایسے مضامین آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھے جو اپنی مثال آپ ہیں اور غیر بھی ان کے معترف ہیں **آج اس حوالے سے مَیں** بعض حوالے پیش کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے مَیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف، خطبات، مضامین، تقاریر، مجالسِ عرفان وغیرہ کی تعداد اور حجم کا ایک جائزہ پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** کی جو کتب، خطابات، لیکچرز، پیغامات اور مضامین وغیرہ شائع ہوئے یا اب تقریباً مکمل ہیں اور شائع ہونے کے لیے تیار ہیں، جو انوار العلوم کی شکل میں شائع ہوتے ہیں، ان کی کُل 38 جلدیں بن جائیں گی اور ان کی تعداد 1424 رہے۔ کُل صفحات اندازاً 20340 ہو جائیں گے۔ تفسیر کبیر، تفسیرِ صغیر اور دیگر تفسیری مواد کے صفحات کی تعداد 28735 ہے۔ 1808 خطباتِ جمعہ، 51 خطباتِ عید الفطر، 42 خطباتِ عید الاضحی، 150 خطباتِ نکاح، خطاباتِ شوریٰ جلد اوّل اور سوم شائع ہوئی ہے اس کے صفحات 2131 ہیں۔ اگر تمام صفحات کو اکٹھا کیا جائے تو یہ تقریباً پچھتّر ہزار صفحات بنتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ **حضورِ انور** نے ریسرچ سیل کے حوالے سے ایسے مضامین، تقاریر اور مجالسِ عرفان کا جائزہ بھی پیش فرمایا جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ فرمایا کہ یہ ایک وسیع علمی ذخیرہ ہے۔ اس وقت مَیں پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی کارناموں میں سے قرآن کریم کے ترجمہ و تفسیر کے کچھ کوائف اور غیروں کے بعض تبصرے پیش کرتا ہوں۔ تفسیرِ کبیر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 59 سورتوں کی تفسیر فرمائی ہے جو دس جلدوں میں شائع شدہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت سے تفسیری نوٹس بھی ملے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے کسی وقت یہ بھی شائع ہو جائیں گے۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن کا بہت بڑا کام آپ کا تفصیرِ صغیر کی صورت میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ **علامہ نیاز فتح پوری تفسیرِ کبیر** کے متعلق کہتے ہیں تفسیرِ کبیر جلد سوم میرے سامنے ہے مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ ٔ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ **سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی** کہتے ہیں کہ نواب بہادر یار جنگ اپنی صحبتوں میں **تفسیرِ کبیر** کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے اور اس کی عظمت کا ہمیشہ اعتراف کیا کرتے۔۔۔۔۔ **مولانا عبد الماجد دریا آبادی** نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **انتقال پر** لکھا کہ قرآن و علومِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا

فرمائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔**اخبار امروز لاہور نے تفسیرِ صغیر کے** متعلق لکھا کہ اس وقت تفسیرِ صغیر پیشِ نظر ہے۔یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کے ساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لیے حواشی اور تفسیری نوٹ دیے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**ہفت روزہ قِندیل** نے 1966ء میں لکھا کہ **تفسیرِ صغیر کی اشاعت** سے اس روح آفرین سعی میں اضافہ ہوا ہے۔ ترجمہ اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ تفاسیر متقدمین آخر تک پیشِ نظر رکھی گئی ہیں۔ قرآن مجید کو اس خوبصورتی سے طبع کرا کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے۔۔۔۔۔۔**حضورِ انور نے فرمایا** کہ پاکستان میں آج کل کے علماء یہ کہتے ہیں کہ تفسیرِ صغیر میں تحریف کی گئی ہے۔ اس لیے یہ تفسیر پاکستان میں ban ہے،کوئی شخص اسے اپنے گھر میں بھی نہیں رکھ سکتا۔ جبکہ ان کے اپنے پرانے،انصاف پسند لوگ کہتے ہیں کہ اس جیسی کوئی چیز ہی نہیں ہے اور یہ قابلِ تعریف چیز ہے۔اللہ تعالیٰ آج کل کے علماء کو بھی انصاف کی نظر سے دیکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ۔۔۔۔۔۔۔ پھر انگریزی تفسیرِ قرآن کے دینی اور ادبی محاسن نے یورپ کے چوٹی کے اہلِ علم کو متاثر کیا انہوں نے اس کے شان دار ریویو کیے۔ مثلاً **مشہور سکالر اے۔آر۔بری** کہتے ہیں کہ تفسیر کے شروع میں ایک تفصیلی دیباچہ ہے جو خود مرزا بشیر الدین محمود احمد نے رقم کیا ہے۔ اگر ہم اس کام کو اسلام کے ذوقِ علمِ تحقیق کی عظیم یادگار کہہ کر پیش کریں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔اس کی تیاری کے ہر مرحلے پر مستند کتب تفسیر و لغت اور تحقیق وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ترجمے کی انگریزی غلطیوں سے پاک اور بڑی باوقار ہے۔ غیر مسلموں کے اعتراضات کا ردّ بھی اس میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ **حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی خزانہ** جو تقاریر کی شکل میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے سامنے رکھا اسے غیروں نے کس طرح دیکھا اس حوالے سے مثلاً آپ کا ایک خطاب بعنوان **'نظامِ نَو'**؛ ہے۔ اس کے متعلق **مصر کے سکالر عباس محمود** کہتے ہیں اگر یہ آواز یورپ اور امریکہ کے انگریزی خوان طبقہ مس پھیلائی جائے بلکہ خود اہلِ ہندوستان اور اہلِ مشرق کے درمیان پھیلائی جائے تو یقیناً اثر دکھلائے گی پھر **"اسلام میں اختلافات کا آغاز"** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لیکچر ہے۔ ایسا عالمانہ اور تاریخ اسلام پر عبور رکھنے والا لیکچر تھا کہ بڑے بڑے تاریخ دان بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خود کو طفلِ مکتب سمجھنے لگے۔ **سید عبد القادر صاحب پروفیسر** اسلامیہ کالج لاہور کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ **آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** کا ایک خطاب اسلام کے **"اقتصادی نظام"** سے متعلق بھی تھا۔یہ تقریر اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔اعلیٰ تعلیم یافتہ

طبقے کے ہزاروں لوگوں نے اسے سنا۔ لالہ رام چند مچند اایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے کہا کہ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ پہلے تو مَیں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے، مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے1924 ء میں جب حضورر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یورپ تشریف لے گئے تو راستے میں فتح العرب ممالک میں بھی قیام فرمایا۔ اس حوالے سے اخبار 'فتح العرب' دمشق نے اپنی 10/اگست 1924ء کی اشاعت میں لکھا کہ خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ہیں۔ منہ پر سیاہ کشادہ داڑھی رکھتے ہیں، چہرہ گندم گوں ہے اور جلال و وقار چہرے پر غالب ہے۔ دونوں آنکھیں ذکا اور ذہانت اور غیر معمولی علم و عقل کی خبر دیتی ہیں۔ آپ ان کے چہرے کے خدوخال میں جبکہ وہ اپنی برف کی مانند سفید پگڑی پہنے کھڑے ہوں یہ دماغی قابلیتیں دیکھیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ آپ ایک ایسے شخص کے سامنے ہیں کہ جو قبل اس کے کہ آپ اسے سمجھیں وہ آپ کو خوب سمجھتا ہے۔ آپ کے لبوں پر تبسم کھیلتا رہتا ہے جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس تبسم کے نیچے جو معنی ہیں اور جو جلال ہوتا ہے اسے دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔--------- اس طرح کے بے شمار تاثرات ہیں۔ مواد بہت سا تھا جو جمع کروایا تھا۔ لیکن وقت کی وجہ سے خلاصے کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ جو باتیں پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتائی تھیں وہ سب کی سب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی شخصیت میں پوری ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و عرفان عطا فرمایا تھا اس کا بڑے سے بڑا عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیا ہوا لٹریچر ایک جماعتی خزانہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات، خطابات وغیرہ جو شائع شدہ ہیں ہمیں انہیں پڑھنا چاہیے۔ اب ترجمے کا کام بھی ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خلاصہ خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل آن لائن 17 فروری 2023)

"لجنات حضور انور کے ارشاد کے مطابق روزانہ دو نوافل کا التزام کریں۔ جماعت ناروے نے نفلی روزہ کے لیے ہر سوموار کا دن مقرر کیا ہوا ہے۔"

صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ

(عفیفہ نجم)

جو موعود مصلح نے پودا لگایا — گھنا اور تناور شجر بن گیا ہے

خدا کے خلیفے نے کی آبیاری — جو کچا تھا، شیریں ثمر بن گیا ہے

یہ تنظیم لجنہ اخوّت کی مالا — جو موتی تھا لعل و گہر بن گیا ہے

دھڑکتے ہیں دل ایک دوجے کی خاطر — ہر اک دل محبّت کا گھر بن گیا ہے

قدم جو اٹھایا تھا سو سال پہلے — ترقی کی جانب سفر بن گیا ہے

پُر عزم لجنہ کی قربانیوں سے — نہر جو تھی کھودی، بحر بن گیا ہے

منظّم ہے لجنہ ہر اک نگر میں — کل عالم ہی اپنا گھر بن گیا ہے

حوادث کی آندھی کے آگے ہمیشہ — اللہ کا وعدہ سپر بن گیا ہے

وفا اور ایثار لجنہ کا زیور — یہ زیور ہی اِس کا فخر بن گیا ہے

مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ ہندوستان و پاکستان

(مریم سکینی مجلس اولن سا کر)

احمدیہ مسلم جماعت کی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ (اللہ تعالی کی لونڈیاں) ہے جو جماعت کی خواتین کی تعلیم و تربیت میں گزشتہ 100 برس سے اہم کردار ادا کرتی رہی ہے۔ حضرت المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قائم کی جانے والی تنظیموں میں لجنہ اماء اللہ پہلی مجلس ہے۔ باقی مجالس مثلاً انصار اللہ، خدام اور اطفال وغیرہ سب بعد میں قائم ہوئیں۔ ہندوستان میں یہ مسلمان خواتین کی قدیم ترین تنظیموں میں سے ہے۔ خواتین کی علمی، دینی اور تمدنی ترقی کے لیے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حرم ثانی حضرت امتہ الحیٔ رضی اللہ عنہا بنت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اس تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس کی پہلی سیکرٹری حضرت سیدہ امتہ الحیٔ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس تحریک کے رہنماء اصولوں کی تحریر پر قادیان کی تیرہ خواتین نے دستخط کیے۔ ان عظیم خواتین کا ذکر تاریخ لجنہ میں محفوظ ہے۔

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے فرمان پر 25 دسمبر 1922ء کو یہ خواتین حضرت ام لمومنین رضی اللہ عنہا کے گھر پر جمع ہوئیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر کے بعد ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے کچھ مشورے دیے اور نصائح فرمائیں۔ اس اجلاس اول کے بعد لجنہ اماء اللہ کے قواعد رسالہ تادیب النساء میں (جو قادیان سے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ عنہ کی ادارت میں شائع ہوتا تھا) شائع کر دیے گئے۔ اور اس طرح لجنہ کی باقاعدہ سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ حضرت امتہ الحیٔ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ اہم خدمت حضرت سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کے سپرد ہوئی۔

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کے لیے 17 رہنماء اصول تحریر فرمائے اور لجنہ کے اغراض و مقاصد پورا کرنے کے لیے اور احمدی خواتین کی اصلاح اور تنظیم کے لیے ہفتہ وار اجلاس کا سلسلہ شروع کیا اور فروری اور مارچ 1923 کے تین اجلاسوں میں دینی اور دنیاوی علوم کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ جب جرمنی کے شہر برلن میں مسجد کی تعمیر کا مرحلہ

آیاتولجنہ میں خدمت دین کا عملی جوش پیدا کرنے کے لیے مسجد کے لیے چندہ کی فراہمی کا کام آپ نے لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا۔ دوسال بعد حضور رضی اللہ عنہ نے دینی تعلیم عام کرنے کے لیے 17 مارچ 1925 کو مدرستہ الخواتین کا قیام فرمایا جس کے نگران حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ مقرر ہوئے اور حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ، حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ، اور دوسرے اصحاب کے علاوہ حضور رضی اللہ عنہ خود بھی تعلیم دیتے رہے۔ یہاں تعلیم پانے والی خواتین نے آئندہ درسگاہوں اور مرکزی اداروں کے لیے معلمین اور کارکنان کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا کام کیا۔ دسمبر 1926 میں لجنہ کی نگرانی میں رسالہ مصباح جاری ہوا۔ 16 ستمبر 1927 کو حضرت امتہ الحئی رضی اللہ عنہا کی یاد میں "امتہ الحئی لائبریری" کا افتتاح ہوا جس کی نگرانی حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کو تفویض ہوئی۔ ان اقدام سے لجنہ کے معیار علم اور دینی تربیت میں مزید ترقی ہوئی۔

جولائی 1928 میں صاحبزادی امتہ الحمید صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی کوشش سے چھوٹی بچیوں کی تنظیم قائم ہوئی۔ اور کچھ عرصہ بعد صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ بنت حضرت خلیفہ ثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کوشش اور تحریک پر ناصرات الاحمدیہ کی بنیاد پڑی۔ 1929 میں لجنہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا موقع ملا جب محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ کو لجنہ کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد باقاعدہ طور پر 1931 سے لجنہ کو شوریٰ میں نمائندگی کا حق ملا۔ 1930 میں تحریک آزادی کشمیر کے لیے لجنہ نے چندہ دیا۔ حضرت خلیفتہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1938 میں ہر علاقے میں جہاں ابھی لجنہ قائم نہیں ہوئی تھی وہاں کی خواتین کو لجنہ قائم کرنے کی تحریک کی اور فرمایا کہ وہ بھی تحریک جدید کی والنٹیرز ہوں۔ الغرض احمدی خواتین نے اشاعت اسلام کے ہر محاذ پر چاہے قرآن کریم کی اشاعت ہو، تحریک تحفظ ناموسِ رسول ﷺ ہو، تعمیر مساجد ہو تبلیغ ہو یا پھر شدھی کے خلاف جماعت کی مساعی ہوں عملی حصہ لیا۔ یہاں تک کہ 1946 میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں لجنہ کی اہم اور کامیاب کاوشوں کو حضرت خلیفۃالمسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بہت سراہا اور فرمایا کہ قومی کاموں میں مردوں سے آگے نکل گئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ لجنہ کے لیے ایک بہت ہی بڑا اعزاز ہے۔ 1944 میں حضور رضی اللہ عنہ کو ایک الہام ہوا کہ اگر تم 50 فی صد عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ اس الہام کے بعد لجنہ کی تعلیم وتربیت پر آپ اور بھی توجہ فرمانے لگے۔ 1947 میں ملک کی تقسیم کے بعد جماعت پر بہت مشکل اور سخت حالات سے گذرنے کے بعد لجنہ کی تنظیم حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ حرم حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی

نگرانی میں لاہور میں قائم ہوئی اور حالات کے بہتر ہونے اور جماعت کے نئے مرکز ربوہ کی تعمیر کے ساتھ لجنہ کی دینی سرگرمیاں پورے طور سے شروع ہو گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بے مثل قیادت میں لجنہ نے بھی بہادری اور اولوالعزمی کی مثال پیش کی۔ 1950 میں خواتین نے حضور رضی اللہ عنہ کی تحریک وقف زندگی پر لبیک کہا اور 1951 میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دفتر تعمیر ہوا۔ 1955 میں خواتین کے چندوں سے ہالینڈ میں مسجد بنی۔ 1957 میں فضل عمر جونیئر ماڈل اسکول ربوہ میں قائم ہوا اور ملک کے دوسرے حصوں مثلا حیدرآباد سندھ، گھٹیالیاں، چک منگلا وغیرہ میں بھی اسکول کھلے۔ پاکستان میں تقسیم ملک سے قبل ہی بعض شہروں اور علاقوں، مثلا کراچی، لاہور، سیالکوٹ، چٹاگانگ (مشرقی پاکستان / بنگلہ دیش وغیرہ میں لجنہ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ تقسیم کے بعد اس کی مزید ترقی حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ کے بابرکت اور اولوالعزم وجود کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ کام کرنے والی عظیم خواتین کی مرہون منت ہے جن کا ذکر تاریخ لجنہ (جو حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی زیر نگرانی مرتب کی گئی) میں محفوظ ہے۔ لجنہ کے پچاس سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ اماء اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں دو لاکھ روپے اشاعت قرآن کے لیے پیش کیے۔ لجنہ اماء اللہ نے بے شمار چندہ جات دنیا میں مختلف مساجد کی تعمیر کے لیے ادا کیے۔ حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ کی وفات کے بعد صاحبزادی امت القدوس صاحبہ (ہمشیرہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز) نے صدر لجنہ مرکزیہ کا عہدہ سنبھالا۔

اللہ تعالی کے فضل سے اب لجنہ کی تنظیم ایک عالمگیر تنظیم ہے۔ اس کے کام کی وسعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آج بھی تعلیم و تربیت اور اشاعت اسلام کے کام میں لجنہ آگے آگے ہے۔ چاہے وہ علمی کام کتب اور اخبارات و رسائل کے ذریعے ہو یا پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور سے اب تک ایم ٹی اے کے پروگراموں کی نشریات کے ذریعے ہو۔ یا پھر لوگوں میں تبلیغ اور جماعت کے تعارف کے ذریعے سے ہو۔

لجنہ کا موٹو ہے **"کوئی قوم اپنی عورتوں کی تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی"** ذیل میں چند اقتباسات تاریخ لجنہ سے درج کرتی ہوں جس سے لجنہ کی علمی ترقی کا اندازہ ہوتا ہے۔

لجنہ کے نصاب میں ترقی: 1923ء اور 1924ء میں لجنہ کو صرف کلمہ باترجمہ، نماز سادہ، یسرنا القرآن اور باترجمہ نماز کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی اور جن کو آتا تھا ان کو زیادہ تعلیم دی جاتی تھی۔ جو عورتیں بیعت کرنے آتی تھیں ان کو کلمہ تک نہیں آتا تھا۔

Link: https://www.alfazl online.org/10/12/2022/74978

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے لیے پرائمری کی تعلیم لازمی قرار دی اور فرمایا:

"اگلے سال کے لیے یہی تجویز رکھی جاتی ہے کہ ہر جماعت اس امر کی پابند ہو کہ اس کی تمام عورتوں کو نماز باقاعدہ آتی ہو۔ یعنی وضو کرنا نماز کی حرکات، نماز کے الفاظ پورے طور پر آتے ہوں۔ ابھی ہم ترجمہ کی شرط نہیں لگاتے ہاں جو پڑھ سکیں نور اعلیٰ نور۔ مگر نماز اوراس کے قواعد کلمہ اوراس کے معنی ضرور ہر احمدی عورت کو سکھا دیں۔" (تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 139)

یہ 1924 کی مجلس مشاورت کے وقت نصاب متعین کیا گیا تھا جبکہ یہ نصاب اب مکمل ترجمۃ القرآن تک پہنچ چکا ہے۔ مکمل باترجمہ نماز، کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام، احادیث اور مقالہ نویسی وغیرہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ہر سال کوئی نہ کوئی سورۃ حفظ کے لیے مقرر کر دی جاتی ہے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ شوق سے حصہ لیتی ہیں اور یاد کر کے سناتی ہیں۔ اسے اجتماع کے موقع پر باقاعدہ مقابلہ میں شامل کیا جاتا ہے اور پوزیشن لینے والی ممبراتِ لجنہ کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ یہ بھی لجنہ اماء اللہ کی ایک بہت بڑی خدمت قرآن ہے کہ اس نے لجنہ کو حفظ کرنے کی تحریک کی کہ وہ اپنے سینے اس نور سے روشن کریں تاکہ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

مجلس Tønsberg

ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات مجلس Tønsberg کی طرف سے صد سالہ جوبلی کی ساری لجنہ کو بہت بہت مبارک ہو۔

خدا کرے اطاعتِ امام ہم بھی کر سکیں

خدا کرے کہ معرفت کا جام بھی ہمیں ملے

خلفائے جماعت احمدیہ کے لجنہ کے بارے میں ارشادات و نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کے افتتاح کے موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:
"اے میری عزیز بچیو! بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ پر۔ آپ نے پوری کوشش سے دنیوی علوم حاصل کرنے ہیں اور کسی سے بھی علم میں پیچھے نہیں رہنا۔ مگر آپ کی ہر کوشش کی جہت ایسی ہونی چاہیے جو آپ کو خدا کے قریب کر دے نہ کہ اس سے دور لے جانے کا موجب ہو۔ آپ کا زاویہ نگاہ درست ہونا چاہیے۔" (تاریخ احمدیت، جلد 28 صفحہ:43)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ **نے لجنہ کی مساعی کو سراہتے ہوئے فرمایا:** "نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چلتی جارہی ہیں بلکہ اولادوں کی اعلیٰ تربیت کر کے نئی نسلوں کے ذریعے جماعت کو ایک نئی اور عظیم قوت فراہم کرتی چلی جارہی ہیں۔ آج میں احمدی عورت کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھ رہا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔ آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا ہے۔" (الفضل 30 جولائی 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے مقام کو بلند نہیں کرتیں بلکہ عبادت کرنے والے کی خود اس کی دنیا و آخرت کو سنوارتی ہیں۔ پس آپ جن کے ہاتھ میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لیے بھی یہ نیک نمونہ قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر سچے طور پر عمل کرنے والا بنائے، نیز اپنے خلفاء کی توقعات پر پورا اترنے والا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا وارث بنائے۔" (الفضل انٹر نیشنل 19 جون 2015ء صفحہ:20)

صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ (1922-2022)

(مریم سکینہ مسلم)

محبوب خدا کے دین کی تقلید کرنے والیو
مہدی موعود کی بیعت بھی کرنے والیو

کیوں نہ آئے رشک تم پر، ماؤں، بہنوں بیٹیو
مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہنے والیو
اپنے وقت، اولاد اور آرام کو قربان کرنے والیو

صالحات اور قانتات، لجنہ کی بہنوں، ناصرات
آگے دفاع دین میں مردوں سے بڑھنے والیو
حصول علم میں بھی خدا کے فضل سے
دین و دنیا میں مقام و نام پانے والیو

کیوں نہ ہو، ہاں ناز تم پرپیاری بہنوں بیٹیو
اے صنف نازک عزم کی طاقت سے بڑھنے والیو
غلام احمد، مہدی دوراں کی کشتی کی سوار
خدا کے فضل اور ہمت سے کھینے والیو

سوبرس سے جانب منزل رواں، دم بدم ہے کارواں
نہ رکے یہ ، یا کہ ہو پھر سست رو
ہے یہی میری دعا، ساری لجنہ کے لیے
رضائے ربانی کی چادر اوڑھ کر
پاؤ خوشنودی کی خلعت بھی امام وقت سے
اور سامنے اپنے بزرگوں کے رہو تم سرخرو

لجنہ اماء اللہ کی متبرک ہستیاں

حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ

(شاہدہ ناصر مجلس نورستر اند)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ **عنہ نے 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔** اس ابتدائی تحریک پر (جو محض رضاکارانہ رنگ کی تھی) قادیان کی تیرہ خواتین نے دستخط کیے۔ حضور کے فرمان پر 25 دسمبر 1922ء کو یہ دستخط کرنے والی خواتین حضرت ام المومنین کے گھر میں جمع ہوئیں حضور نے نماز ظہر کے بعد ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس تقریر میں حضور نے لجنات کے سپرد جلسہ مستورات کا انتظام کر کے کئی مشورے دیے اور نصائح فرمائیں۔ اس اجلاس اوّل کے بعد لجنہ اماء اللہ کے مفصل قواعد رسالہ تادیب النساء میں شائع کر دیے گئے۔ اور اس طرح باقاعدہ سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ کے اغراض و مقاصد جلد سے جلد پورا کرنے کے لیے اور احمدی مستورات کی اصلاح و تنظیم کرنے کے لیے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ لجنات کے ہفتہ وار اجلاس جاری کیے اور **فروری اور مارچ 1923ء کے تین** اجلاسوں میں نہایت جامعیت کے ساتھ دینی اور دنیاوی علوم کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور نے خدمت دین کا عملی جوش پیدا کرنے کے لیے تعمیر مسجد برلن کی ذمہ داری بھی احمدی مستورات پر ڈالی۔ اور اس کے لیے چندہ کی فراہمی کا کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا **جولائی 1928ء میں** صاحبزادی امۃ الحمید صاحبہ (بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) کی کوشش سے چھوٹی بچیوں کی لجنہ قائم ہوئی اور کچھ عرصہ بعد صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی تحریک پر ناصرات الاحمدیہ کی بنیاد پڑی۔ اسی سال احمدی مستورات نے **سیرت النبی ﷺ** کی تحریک کو بھی کامیاب بنانے میں حصہ لینا شروع کیا۔

1930ء میں لجنہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق ملا **جولائی 1931ء** میں تحریک آزادی کشمیر کا آغاز ہوا تو لجنہ نے اسے کامیاب بنانے کے لیے چندہ دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **نے یکم اپریل 1938ء** کو حکم دیا کہ جہاں جہاں لجنہ ابھی قائم نہیں ہوئی وہاں کی عورتیں اپنے ہاں لجنہ اماء اللہ قائم کریں اور وہ بھی اپنے آپ کو تحریک جدید کی والنٹیرز سمجھیں۔ **ماہ اپریل 1944ء میں** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہام ہوا کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل

ہو جائے گی۔ اس خدائی تحریک پر حضور لجنہ اماء اللہ کی تربیت و تنظیم کی طرف اور زیادہ گہری توجہ فرمانے لگے۔ **1946**ء میں پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں قادیان کی احمدی خواتین نے اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس پر حضور نے فرمایا کہ عورتوں نے الیکشن میں قربانی کرکے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ ان کے اس ذکر کو ہمیشہ تازہ رکھا جائے۔ اور بار بار جماعت کے سامنے لایا جائے انہوں نے بے نظیر قربانی اور نہایت اعلیٰ درجہ کی جاں نثاری کا ثبوت دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ مردوں سے قومی کاموں میں آگے نکل آئی ہیں۔**1947 ء میں ملک** تقسیم ہو گیا اور ہر طرف فسادات کی آگ بھڑک اٹھی جس کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم معطل سی رہی۔ مگر جونہی حالات کچھ سدھرنے لگے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جماعت کا نیا مرکز ربوہ تعمیر ہونا شروع ہوا تو لجنہ کی دینی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئیں۔ چنانچہ **1950**ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک وقف زندگی پر مستورات نے لبیک کہا۔ **1951**ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دفتر بنا۔ **1955**ء میں ان کے چندوں سے ہالینڈ کی مسجد تعمیر ہوئی۔ **9/دسمبر 1957**ء کو فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا اجراء ہوا جو حضرت سیدہ امۃ المتین کی ذاتی نگرانی اور دلچسپی کے باعث آٹھویں جماعت تک ترقی کر گیا ہے۔ اس سکول کے علاوہ گھٹیالیاں، ہلال پور اور چک منگلا میں بھی سکول جاری ہو چکے ہیں۔ **یہ اجمالی خاکہ ہے** ان خدمات کا جو لجنہ اماء اللہ نے انجام دی ہیں۔ لجنہ کی تحریک اب عالمگیر تنظیم بن چکی ہے۔ اور اس کے کام کی وسعت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 303 تا 309)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق اس تنظیم کی پہلی صدر کا انتخاب کیا گیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی حرم محترمہ حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ (حضرت امّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنھا) صدر لجنہ اماء اللہ منتخب ہو گئیں۔ آپ نے مسلسل 36 برس تک لجنہ اماء اللہ کی بے لوث خدمت کی۔ ذیل میں آپ کی سیرت کی کچھ جھلکیاں افادہ عام کے لیے پیش کی جاتی ہیں۔ آپ 1891ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد مکرم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور والدہ مکرمہ عمدہ بیگم تھیں۔ یہ وہ دور تھا جب ہندوستان میں خواتین کے تعلیمی ادارے نہ تھے چنانچہ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ آپ کے دادا خلیفہ حمید الدین اس وقت کے عالم دین تھے اور بادشاہی مسجد کے امام تھے۔ آپ نے اسلامیہ اسکول کی بنیاد رکھی اور انجمن حمایت اسلام بھی قائم کی۔ اسی نیک ماحول کا نتیجہ تھا کہ خلیفہ رشید الدین کو اس وقت کے امام کی بیعت کا شرف حاصل ہوا اور اس طرح ابتدائی صحابہ میں شمار ہوئے **حضرت ام ناصر** کا نام ان کے والدین نے رشیدہ رکھا تھا۔ سات برس کی عمر میں آپ اپنے والد محترم کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے قادیان آئیں تو مارے ادب کے بوقت ملاقات نگاہیں جھکائے بیٹھی رہیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح

موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام نے خلیفہ رشید الدین کو خط لکھاجس میں مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رشیدہ(ام ناصر کا رشتہ طے کر نے کی خواہش کااظہار فرمایانیز فرمایاکہ "دعاکریں بچےابھی چھوٹےہیں رشتہ طےکردیتے ہیں شادی بعدمیں ہوجائےگی۔"1902ءمیں جب آپ کی عمر 11 برس تھی آپ کی شادی ہوئی اوراس طرح آپ اللہ کے نبی اور مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کی پہلی بہوبنیں۔ شادی کے بعد حضرت اماں جان نے آپ کانام محمودہ رکھ دیا۔ آپ نہایت خوش قسمت خاتون تھیں جو مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ، مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کی بہو،خلیفہ ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ اور ہمارے پیارے حضور مرزامسروراحمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نانی ہیں۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام آپ کابہت خیال رکھتےجب کبھی آپ کادل کچھ مزیدارچیزیں کھانےکوچاہتاتوآپ انہیں اپنےصندوق کی چابیاں دےدیتےاورآپ اپنے پسندکے بسکٹ اور مٹھائیاں وغیرہ کھاتیں۔ آپ بھی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ و السلام کابہت خیال رکھتیں جب آپ وضوکے لیے تشریف لاتے تو آپ بھاگ کر لوٹے میں پانی بھرتیں اورروزانہ رات کو آپ کے پاؤں مبارک دباتیں۔ اس طرح آپ کوحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کے ساتھ پانچ چھ سال رہنے کی سعادت نصیب ہوئی ایک مرتبہ آپ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کے پاؤں دباتےدباتے پلنگ کی پٹی پہ سر رکھے سوگئیں جب حصرت مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ گھرواپس آئےتوحصرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام نے فرمایاکہ "میاں محمودتم گھرجلدی آجایاکرو محمودہ کوڈرلگتاہے" چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشدمیں پھر کبھی گھر آنے میں تاخیر نہ کی۔ لجنہ اماء اللہ کے ابتدائی اجلاسات میں ہر ممبراپنی کرسی ساتھ لے کر آتیں۔ اس بات سے اندازہ ہوتاہے کہ ابتدامیں لجنہ نے غربت کاسفر کیا۔ مگران کی قیادت میں یہ قافلہ ترقی کی جانب گامزن رہاکسی مشکل کو آڑے نہیں آنے دیا۔ ام ناصر صاحبہؓ نے اپناگھرسکول بنادیاجس میں قرآن پاک کاترجمہ اوردینی علم سکھایاجاتانیزحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کی بھی تعلیم دی جاتی۔ آپ مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔1913ءمیں جب **"الفضل"** کااجراءہواتوآپ نے اپنے دوقیمتی زیورات پیش کردئے۔اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی اس قربانی کو قبول کرتے ہوئےاپنے خلیفہ کی زبانی کچھ اس طرح کہلوایاک ”خدانے میری بیوی کے دل میں اس طرح تحریک کی جس طرح رسول اللہ ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہؓ کے دل میں مدد کی تحریک کی۔۔۔۔۔۔کیاہی سطحی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے لوگ اس دکان کوتویادرکھتےہیں جہاں سے عطرخریدتےہیں مگراس گلاب کاکسی کوبھی خیال نہیں آتاجس نے مرکران کی خوشی کاسامان کیاہو۔“ آپ کواپنےشوہرسے جوجیب خرچ ملتاوہ سب کاسب چندوں میں دےدیتیں تھیں۔چندہ وصیت اپنی آمد کا تیسراحصہ اداکرتیں احمدیت سے محبت کرنے والی

اور خلافت کی فدائی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ کے چچازاد بھائی جو جماعت کے مخالف تھے آپ سے ملنے آئے تو آپ نے کہلوا دیا کہ "میں بالکل نہیں ملوں گی" بعد ازاں وہ حضور سے ملنے چلے گئے تو آپ انہیں گھر لے آئے اور آپ کے ارشاد پر آپ نے ان کے لیے کھانا بھی بنایا۔ ان کے جانے کے بعد آپ نے حضور سے کہا کہ "میں نے تو ان سے ملنے سے انکار کر دیا اور آپ انہیں گھر لے آئے" اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بے شک وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں مگر اس وقت وہ ہمارے مہمان تھے اور مہمان کی خاطر فرض ہے۔ آپ بہت مہمان نواز تھیں گھر آئے مہمان کی ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھتیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر دار المسیح میں چار سو تک بھی مہمان ٹھہرا کرتے آپ علی الصبح ان کے لیے گرم گرم چائے بھجواتیں۔ ملازمین کے ساتھ مل کر ان کی ہر ضرورت کو پورا کرتیں۔ آپ نے اپنا گھر وقف کر رکھا تھا خواتین صبح سے رات گئے تک آتیں مگر آپ خندہ پیشانی سے ان سے ملتیں، ان کے مسائل سنتیں اور مشورے دیتیں کبھی اکتاہٹ کا اظہار نہ کیا اپنے بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتیں خاص طور پر نمازوں کی بر وقت ادائیگی پر بہت توجہ دیتیں۔ لڑکوں کو مسجد بھجواتیں اور لڑکیوں کو گھر میں پڑھنے کی تلقین کرتیں۔ نماز فجر کے لیے اگر کوئی نہ اٹھتا تو منہ پہ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ڈالتیں۔ **آپ کی اولاد حسب ذیل ہے:**

1. حضرت صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب
2. حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔
3. صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ (والدہ محترمہ خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ)
4. صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
5. حضرت مرزا منور احمد صاحب
6. صاحبزادی امتہ العزیز صاحبہ
7. صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب
8. صاحبزادہ مرزا انور احمد
9. صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب۔
10. صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب

آپ کی خوبیوں میں سے ایک نمایاں خوبی آپ کے اپنے جذبات کی قربانی تھی۔ چنانچہ جب حضرت مصلح موعود خلیفہ بنے تو جماعتی خواتین کی تربیت کے لیے اور شادیاں بھی کیں۔ آپ نے اطاعت و وفا شعاری کا نمونہ دکھاتے ہوئے کوئی مزاحمت نہیں کی بلکہ آپ سے یہ وعدہ لیا کہ ان کا ذاتی کام وہی انجام دیا کریں گی۔ چنانچہ آپ نے ہمیشہ آپ کے کپڑوں کی دھلائی اور استری کروانے کی ذمہ داری نبھائی پگڑیوں کو کلف بھی لگواتیں۔ آپ کے کھانے اور آرام کا بھی بہت خیاک رکھتیں اور آپ کی دوسری بیگمات سے بڑی بہن بن کر رہیں۔ ان کے بچوں کا بھی خیال رکھتیں۔ غرضیکہ آپ نے اپنی زندگی خلیفہ وقت اور لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں وقف کر دی۔ حضرت سیدہ محمودہ بیگم چونکہ بہت چھوٹی عمر میں بیاہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں آئیں تھیں۔ اس لیے ان کی

تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت امّاں جانؓ کے ہاتھوں میں ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری دی جب بھی حضرت امّاں جانؓ کی نصائح اور مسلسل دعائیں حضرت محمودہ بیگم صاحبہؓ کے ساتھ رہیں۔ ابتدائی چودہ ممبرات سے قافلہ چلا آہستہ آہستہ مزید مسافر شامل ہوتے رہے۔ قادیان سے تنظیم نکل کر ہندوستان کے دوسرے شہروں میں پھیلتی گئی۔ وہ لائحہ عمل جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی عورت کے ذمّے تین بڑے کام لگائے تھے یعنی مل بیٹھ کر علم سیکھنا، دوسروں کو سکھانا اور بچوں کی تربیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ اماء اللہ پر سب سے پہلی تنظیمی ذمّے داری جلسہ سالانہ کے انتظامات کی ڈالی، پہلے بھی یہ انتظامات خواتین کرتی تھیں مگر اب فرق یہ تھا کہ ان کے اندر ایک صدر اور صدر کی چند سکرٹریان موجود تھیں۔ اب کام میں زیادہ خوبصورتی، نفاست اور حسنِ انتظام پیدا ہو گیا تھا۔ صرف قادیان ہی نہیں وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے دوسرے شہر اپنی اپنی علاقائی تنظیم کے ساتھ چل رہے تھے۔ مگر تمام شہروں اور علاقوں کی تنظیمات کو کام ور لائحہ عمل قادیان سے محترمہ صدر لجنہ محمودہ بیگم صاحبہؓ کے زیرِ دستخط اور نگرانی کے بھیجا جاتا تھا۔ خلیفہ وقت کی بیگم کے لیے یہ کام آسان نہیں تھا۔ اپنے گھر کی ذمّے داریاں، لوکل جماعت کے ساتھ ساتھ بیرون از قادیان جماعت کی ذمے داریاں۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہؓ نے اپنے شوہر کے اس مشن کو اپنے لہو سے سینچا۔ اللہ کے فضل سے آپ کے گھر میں بھی قرآن پاک اور دینی تعلیم کی درس گاہ کھلی ہوئی تھی آپ خواتین اور بچیوں میں قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دیتیں۔ درجنوں بچیوں نے آپ سے قرآن پاک پڑھا۔ آپ رسالہ **"احمدی خاتون"** کے لیے مضامین بھی لکھتی تھیں۔ آپ نے اپنی اولاد کی تربیت اسی رنگ میں کرنے کی کوشش کی جیسے ان کی اپنی تربیت حضرت امّاں جانؓ نے کی تھی۔ تقسیم ہندوستان کے بعد جب ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دیگر احباب اور ان کا تمام خاندان بھی پاکستان ہجرت کر گیا تھا۔ وہاں بھی حضرت اُمّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی جماعتی ذمّے داری کا فوراً ہی آغاز کر دیا۔ ربوہ کی تعمیر اور وہاں آبادکاری کے بعد آپ نے ربوہ میں رہ کر تمام دنیا کی لجنات کی مجالس سے رابطہ رکھا۔ اور بھرپور طریق سے لجنات کو تنظیم کے ہر کام کی راہنمائی فرماتی رہیں۔ آخر صدرات کا جو سفر آپ نے 1922ء میں شروع کیا تھا آپ کی رحلت کے ساتھ 1958ء میں اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے یہ سفر انتہائی کامیابی سے گزارا۔ الحمدللہ

محترمہ سیّدہ مریم صدیقہ

(نبیلہ رفیق مجلس درامن)

1958 ء میں نئی صدر لجنہ مرکزیہ (عالمگیر) کا انتخاب ہوا جس میں حضرت اُمِّ متین (محترمہ سیّدہ مریم صدیقہ) صدر منتخب ہوئیں۔ آپ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی اور حضرت ڈاکٹر میر اسماعیلؓ صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ 1935ء میں حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ آپ غیر معمولی زہانت کی مالک تھیں، قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

"علیمہ" یعنی دینیات کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر آپ کا ذہن مزید روشن ہوا آپ نے پرائیوٹ عربی میں ایم۔اے کرلیا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی قابلیت پر بہت بھروسہ تھا، حضور کے ساتھ آپ کئی تصنیفات کے سلسلے میں معاون و مددگار ثابت ہوئیں۔ جب آپ کے پاس لجنہ کی صدارت کا کام آیا اس وقت تک لجنہ اور ناصرات کی تعداد بھی بڑھ چکی تھی اور لجنات کی مجالس بھی بڑھ چکی تھیں دھیرے دھیرے لجنہ کا کام پھیلتا گیا۔ ممالک، شہر، قصبے، گاؤں سے نکل کر مجالس کا قیام محلّوں تک پھیلنا شروع ہوچکا تھا۔ آپا جان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت اور راہنمائی میں جو جلا پائی اس کی چمک اور دمک ان کی شخصیت سے ہمیشہ جھلکتی رہی آپ نے محض لجنہ اماء اللہ کا کام ہی نہیں کیا بلکہ اس کام کو عبادت سمجھا۔ خلیفہ کی اہلیہ اور اس پر ساری دنیائے احمدیت کی خواتین کی ذمّے داری اٹھانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

1964ء میں جب خلافت کی پچاس سالہ جوبلی منائی گئی تو اس خوشی میں حضرت چھوٹی آپا نے اجتماع پر یادگار کے طور پر الگ تقریبات بھی کیں۔ اور حضور کی اجازت سے مسجد کے چندہ کی تحریک بھی کی۔ ہم نے تو ان کی شخصیت کے انتہائی متاثرکُن روپ برس ہا برس اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ شام کے وقت ان کا گھر خواتین کے لیے کھلا ہوتا۔ جو بھی جانا چاہتا وہ جاتا اپنے اپنے مسئلے کی بات کرتا۔ حضرت چھوٹی آپا بغیر کسی بیزاری کے ہر کسی سے ملتیں۔ آپ نے برس ہا برس شام کے وقت لجنہ کی ممبرات کو قرآن پاک اور باترجمہ قرآن پاک پڑھایا۔ ربوہ کے خواتین کے اسکولز اور کالج جو کہ جماعت کے زیرِ نگرانی تھے کی ڈائریکٹر بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ہی کو مقرر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت چھوٹی آپا کی صلاحیتوں پر کس

قدر بھروسہ تھا۔ آہستہ آہستہ مجالس اور مراکز میں اجتماعات، جلسہ جات، تعلیمی کلاسز، دینی کتب کے امتحانات، لجنات کی کھیلیں، اور بہت سی سرگرمیاں۔ ان سب کی روحِ رواں حضرت چھوٹی آپا ہوتیں۔ ایک اور بات جو مجھے یاد آرہی ہے کہ ہر دعوت میں آپ شریک ہوتیں۔ ربوہ سے باہر کے شہروں کے دورے بھی ہوتے خاص خاص مواقع پر منائی جانے والی تقریبات میں بھی چھوٹی آپا خود بھی شرکت کرتیں اور اپنے ساتھ کارکنات کو بھی لے جاتیں۔ ایسا ہی ایک فنکشن سیالکوٹ کی جماعت کی جوبلی کا تھا، جس میں آپ نے بہ نفسِ نفیس خود شرکت کی کیونکہ سیالکوٹ کی جماعت قادیان کے بعد ترقی کرنے اور پھلنے پھولنے والی اوّلیں جماعت تھی۔ اس لیے بھی چھوٹی آپا نے وہاں جانا مناسب سمجھا، یہ تقریب بھی اپنی ذات میں اچھوتی تقریب تھی۔

اجتماعات اور تربیتی کلاسز پاکستان کی لجنہ کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم تھا جو تربیت اور تعلیم کے لحاظ سے حد درجہ مکمل کہیں تو غلط نہیں ہوگا۔ چھوٹی آپا کی عادت تھی کہ ناصرات سے لے کر بڑی عمر کی لجنہ کے پروگرامز اور اجتماعات کے نصاب کی ہر چیز کی نگرانی کرتیں، اجتماع کا دورانیہ بہت لمبا ہوتا مگر آپا جان سب سے پہلے تشریف لاتیں اور آخر تک رہتیں تمام وقت آپ اسٹیج پر کھڑی رہتیں۔ چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال آپ رکھتیں۔ لجنہ کی ہر ممبر آپ سے بے دھڑک بات کر سکتی تھی۔ پاکستان کے علاوہ حضرت چھوٹی آپا نے بیرونی ممالک کے دورے بھی کئے۔ جن میں انگلینڈ، سویڈن اور ڈنمارک بھی شامل تھے۔ بیرونی ممالک کا دورہ کرنے سے باہر کی لجنہ کے اندر بھی بیداری پیدا ہوتی۔ تھوڑے سے وقت میں چھوٹی آپا کے لجنہ اماء اللہ پر احسانات تحریر نہیں کئے جاسکتے۔ ان کے احسانات اور ان کے کام، ان کی یادیں، اور ان کی شخصیت کا سحر بے بہا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں رکھے، اور ان کے سکھائے گئے تربیتی انداز احمدیت کی ماؤں اور بچیوں کے خون میں شامل کر دے۔ آمین

آپ کی لجنہ اماء اللہ کی مرکزی صدارت کا دور 1989ء تک رہا۔ اس وقت تک کہ جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اپنے زیرِ نگیں کر لی۔ یعنی 1989ء سے ہر ملک کی تنظیم کا مرکز خلافت کا دفتر ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت چھوٹی آپا کچھ عرصہ پاکستان کی صدر مرکزیہ رہیں۔ کچھ عرصہ بعد بیمار ہو گئیں اور 1992ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہِ وانا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دُنیائے احمدیت کی طاقت

لجنہ اماءِاللہ کے صد سالہ جشنِ تشکّر کے موقعہ پر

(نبیلہ رفیق)

قطرہ نہیں ہے فضل کی وُسعت ہے اصل میں
لجنہ نہیں عمل کی صداقت ہے اصل میں

محور ہے فضلِ عمر کی سوچوں کا سر بسر
یہ روشنی ہی حسنِ جماعت ہے اصل میں

وہ درس جو دیا انہیں نصرت جہاں نے
اُس درس ہی کی ساری یہ نصرت ہے اصل میں

علم و عمل بنانے کی تھی جس کی آرزو
اس رہبر موعودؓ کی چاہت ہے اصل میں

شمعِ عمل جلا کے ہوئی جس کی ابتدا
دُنیائے احمدیت کی طاقت ہے اصل میں

جو اس کی روشنی سے منوّر ہے آس پاس
وہ دل نہیں چراغِ محبّت ہے اصل میں

صد شکر سو برس ہوئے جس کے قیام کو
خلفائے احمدیت کی برکت ہے اصل میں

لجنہ اماء اللہ کی تربیت خلفاء احمدیت کی سرپرستی میں

(بلقیس اختر مجلس نور)

"عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔"

کوئی بھی معاشرہ عورتوں کی تعلیم اور تربیت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ جہاں دنیاوی تعلیم عورت کو عقل، شعور، اور سمجھ دیتی ہے وہیں دینی تعلیم اُسے چمکتا ہوا ستارہ بنا دیتی ہے جس سے نہ صرف وہ خود روشن ہوتی ہیں بلکہ اپنے سے وابستہ رشتوں کو بھی چمکتا ہوا ستارہ بنا دیتی ہیں۔ اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا اور پھر دن رات خود نگرانی کر کے اس پودے کی آبیاری کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ کے قیام کے پہلے لمحہ سے لے کر اپنی وفات تک اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آنے والے خلفاء احمدیت نے عورتوں کی تعلیم اور تربیت کی ہر طرح سے راہنمائی کی اور اسے ایک تناور درخت بنا دیا جس کی شاخیں آج دنیا کے دو سو سے زائد ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اب یہ درخت خلفاء کی سرپرستی میں روز بروز پھلتا پھولتا جا رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا:

"جب تک تم ترقی نہ کرو دین کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہماری ترقیات، ہماری قربانیاں زیادہ سے زیادہ بیس یا پچیس سال تک رہیں گی مگر اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو تو قیامت تک اس ترقی کو قائم رکھ سکتی ہو۔ کیونکہ آئندہ نسلوں کو سکھانے والی تم ہو۔ ہمارا اثر ظاہری ہے۔ تمہارا اثر دائمی ہے۔ اس سے تم سمجھ لو کہ تمارے اُوپر زیادہ بوجھ ہے۔"

(الفضل 22 جنوری 123 صفحہ 5 تا 7 اوڑھنی والیوں کے لی پھول صفحہ 62 ایڈیشن مئی 2004)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین کی کامیابی کو عورتوں کی ترقی سے مشروط کر دیا اور خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل ہے کہ احمدی خواتین کی اکثریت پہلے بھی اور آج بھی خلیفۃ المسیح کی راہنمائی میں نہ صرف اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتی ہیں بلکہ ہر ممکن حد تک اس کا حق بھی ادا کرتی ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ کی دینی تربیت کے لیے انہیں مختلف لیکچر دیئے۔ آپؓ نے فرمایا:

”مردوں کو بعض اوقات معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے مسائل ہیں جو عورتوں کے لیے ضروری ہیں اس لیے میں نے تجویز کیا کہ ایک لیکچر ایسا ہو کہ اس میں بتادیا جائے کہ علوم کون سے ہیں تب عورتیں خود فیصلہ کر سکیں گی کہ وہ کس علم کے متعلق تفصیل سے سننا چاہتی ہیں۔ پس میرا یہ لیکچر صرف علوم کی تعریف کے متعلق ہو گا میں بتاؤں گا کہ دنیا میں کیا علوم ہیں“

اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 95 مختلف علوم کا تعارف بیان کیا جس میں مذہبی اور روحانی دونوں قسم کے علوم تھے۔

(اوڑھنی والیوں کے لیے پھول صفحہ 64 ایڈیشن مئی 2004)

آپ کو اس بات کی بہت فکر تھی کہ احمدی خواتین اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور اس کی اہمیت کو سمجھیں اس لیے احمدی خواتین کے علم حاصل کرنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 17 مارچ 1925ء کو ایک سکول کا افتتاح کیا۔ اور اس موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم کی اہمیت پر ایک پُر اثر خطاب فرمایا جس میں عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”ہماری جماعت میں ایسے سامان ہیں کہ عورتیں ترقی کی طرف مائل ہو رہی ہیں اور یہ اسی ترقی کا نتیجہ ہے کہ اپنے آپ کو مذہب کا عمود سمجھنے لگ گئی ہیں۔ اگر یہ جاری رہا تو ہماری جماعت کی عورتیں بہت جلد ترقی کر لیں گی مگر ضرورت ہے کہ مرد اُن کی مدد کریں۔ ہر باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو ترقی کرنے میں مدد کرے۔ ہر خاوند کا فرض ہے کہ اپنی بیوی کی ترقی کا انتظام کرے۔ ہر بھائی کا فرض ہے کہ اپنی بہن کو امداد دے حتیٰ کہ ہر بیٹے کا فرض ہے کہ اپنی ماں کو اُوپر اُٹھائے۔ اگر اسی طرز پر ساری جماعت کے لوگ عورتوں کو امداد دینے لگ جائیں تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔ “ (اوڑھنی والیوں کے لیے پھول صفحہ 199)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجتماع 1962ء کے موقع پر انہیں پیغام میں فرمایا:

”لجنہ کا اجتماع شروع ہے۔ میں بیماری کی وجہ سے تقریر نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ کو یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ عورتوں کے بھی فرائض ہوتے ہیں۔ اگلی نسل اُن کی تربیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کوشش کرو کہ اگلی نسل مضبوط ہو۔ اور اسلام کو دُنیا میں پھیلائے۔ اس وقت عیسائیت کا غلبہ ہے۔ مگر رسول کریم ﷺ سب سے بڑے نبی اور دنیا کے نجات دہندہ ہیں۔ اس لیے اسلام کو پھیلانے اور رسولِ کریم ﷺ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کی تمہیں پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔“ (اوڑھنی والیوں کے لیے پھول صفحہ 225)

خلیفہ الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اوراگلے سترہ سال آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماءاللہ کی قدم قدم پر راہنمائی کی۔بحثییت ایک ماں، بیوی، بہن، بیٹی اور بطور ممبر لجنہ اُسے اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے خطاب میں لجنہ اماءاللہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اب میں بڑے اختصار کے ساتھ بعض باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کی طرف ایک احمدی عورت کو توجہ دینی ضروری ہے پہلی تربیتِ اولاد کے متعلق ہے تربیتِ اولاد کی اصطلاح مَیں سمجھتا ہوں سارے گھر والے ہی شامل ہیں یعنی تربیتِ اولاد کا فرض صرف والد اور والدہ پر ہی عائد نہیں ہوتا بلکہ جو فرد بھی کسی گھر میں رہتا ہے اس پر چھوٹی عمر میں تربیت کرنا فرض ہے۔ اور اس کا یہ کام ہے کہ وہ قابلِ تربیت عمر کے بچوں کی تربیت ایک خاص مقصد سامنے رکھ کر رہا ہو۔ آپ کو یہ امر خوب یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بچے جو آپ کی گودوں میں پلے ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبّت سمندر کی طرح موجزن ہو اور وہ دینِ اسلام کی خاطر قربانی کے لیے تیار ہوں۔ دوسری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اپنے گھریلو ماحول کو رُوحانی خوشحالی بخشنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنا ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے تعلق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کر کے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگ جائیں کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے اس گھر کو جنت کا نمونہ بنا دیا ہے۔“

(خطاب 20 دسمبر 1965ء بر موقع جلسہ سالانہ از حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ المصابیح ص 15)

ایک اور موقع پر لجنہ اماءاللہ کے قیام کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا:

”لجنہ اماءاللہ کا قیام اِس غرض سے ہے کہ احمدی مستورات اور احمدی بہنیں اپنی زندگی منظم ہو کر اس طرح گذاریں کہ ان کے قدم ہمیشہ جنّت کی زمین کو چُومنے والے ہوں اور جہنم کی زمین اور جہنم کی آگ اور اس کی تپش اور اس کی تکالیف کا جھونکا بھی ان تک نہ پہنچ پائے۔“

(خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ 1966ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ المصابیح ص 18)

"تعلیم القران"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو قرآنِ کریم سے عشق تھا۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ خود بھی حافظِ قرآن تھے اور انہیں یہ بڑی خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کی خواتین قرآن کریم سیکھیں، دوسروں کو سکھائیں، قرآن کریم کو سمجھیں اور لوگوں کو اس قابل بنائیں کہ وہ قرآنِ کریم کو سمجھنے لگیں۔ اپنی تمام ضرورتوں کو پیچھے چھوڑ کر قرآنی علوم کو حاصل کریں اپنے گھروں میں قرآن کریم کا چرچا کریں اس کی برکتوں کا ذکر کریں اس مقصد کے لیے آپ نے ایک مہم **"تعلیم القران"** کے نام سے جاری کی تھی اور لجنہ سے یہ امید رکھی تھی کہ وہ پہلے سے زیادہ قرآن پر توجہ دیں، اس کے پڑھنے اور پڑھانے کو رواج دیں اور اپنی نسلوں میں قرآنِ کریم کا عشق ایسا بھر دیں کہ وہ قرآن کے سچے عاشق ہوں اور ہر خیر اسی سے حاصل کرنے والے ہوں کہ لوگ اُن پر فخر کریں۔

بدرسومات

وقت بڑھنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ معاشرتی رسومات بھی کہیں نہ کہیں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں لیکن الٰہی جماعتوں کے اوپر خدا تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ فضل رہا ہے کہ ان کی راہنمائی کے لیے ہمیشہ ایک مصلح موجود ہوتا ہے جو اپنی نصائح اور اپنی دعاؤں سے ان کی مدد کرتا رہتا ہے۔ ایسا ہی اُس وقت ہوا جب معاشرے کی غیر اسلامی رسومات جو شادی بیاہ کے موقع پر کی جاتی ہیں راہ پانے لگیں تو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے اپنے پُر معارف خطابات کے ذریعے انہیں نصائح کیں اور متنبہ بھی کیا کہ جب تم خدا کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے غیر اسلامی رسومات میں حصہ لوگے تو پھر یہ سلسلہ رُکے گا نہیں بلکہ آگے بڑھتا ہی جائے گا، یہاں تک کہ تم قرض لینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ تم احمدیت کے قلعہ میں داخل ہی اس لیے ہوئے ہو تا کہ تم ان بدرسومات سے بچ سکو ورنہ تمہارے لیے تمہارے خدا کا فضل، اس کی رحمت اور اور اس کی شفقت اور محبت ہی کافی ہے۔ احمدیوں پر تو خدا نے بھاری ذمہ داری ڈالی ہوئی ہے انہوں نے بنی نوع انسانوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کے جھنڈے تلے لانا ہے اس لیے اپنی ذمہ داریوں کو پہچانو اور ان کا حق ادا کرو۔ اللہ کا شکر ہے کہ لجنہ اماء اللہ جہاں جہاں قائم ہے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی بھرپور کوشش کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں لجنہ اماء اللہ ترقی کے زینے چڑھتی رہی اور آخرکار دکھ کی وہ گھڑی آگئی جب یہ پیارا شفیق وجود اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔ اور الٰہی نوشتوں کے مطابق جماعت کی باگ ڈور حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آگئی۔ یہ 1982ء کا سال تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلا خطاب

آپ کا پہلا خطاب پردہ کی اہمیت کے حوالے سے تھا حضورؒ کی دور اندیش نگاہوں نے مستقبل کو بھانپ لیا تھا کہ آنے والا وقت میں جہاں اور بے شمار ترقیاں ہوں گی وہاں مذہب بڑی تیزی سے پسِ پشت چلا جائے گا اور عورت کا لباس بھی اسی تیزی سے کم ہوتا جائے گا اس لیے آپ نے احمدی خواتین کو مخاطب کر کے انہیں بڑی شفقت سے یہ نصیحت کہ کہ اس اسلامی حکم کی پابندی کا حق ادا کرنا ہر عورت اور لڑکی کا فرض ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"حقیقت یہ ہے کہ مجھے نظر آرہاہے کہ اگلی نسلیں انتہائی خطرناک دور میں داخل ہونے والی ہیں ہر طرف بے حیائی کا دور دورہ ہے ہر طرف ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ اگر آپ نے پردے کی خاص حفاظت نہ کی تو اتنے خطرناک حالات سے آپ کی اگلی نسلیں دوچار ہوں گی کہ آپ حسرت سے دیکھیں گی اور انہیں واپس نہیں لا سکیں گی۔"

(حضرت خلیفہ المسیح الرابع کے مستورات سے خطابات، خطاب 27 دسمبر 1982ء صفحہ 11)

ہجرت کے بعد لجنہ اماء اللہ کی تربیت کے کاموں میں تیزی آنا شروع ہوگئی کیونکہ پاکستان میں تو جماعت حکومتی پابندیوں میں جکڑی ہوئی تھی لیکن یورپ میں ایسی کوئی پابندی نہیں تھی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کے دورے شروع کیے اور وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے 1989ء میں تمام تنظیموں کو براہِ راست اپنی نگرانی میں لے لیا اس سے پہلے صدر لجنہ پاکستان ہی تمام ممالک کی لجنہ خط و کتابت کرتی تھیں اور وہیں نگران تھیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بعد لجنہ اماء اللہ کے تمام کاموں کی نگرانی براہِ راست خلافت کے زیر سایہ آگئی جس سے تربیت کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً لجنہ کو ان کی بطور ماں ذمہ داریاں نبھانے کی راہنمائی ان کی تربیت کی۔ کہ ہر ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچے کی چال ڈھال، دینی تعلیم، دنیاوی تعلیم، تربیت، صحت اور صحبت کا خیال رکھے انہیں اچھے اخلاق سکھائیں، ان کا تعلق خدا سے جوڑنے کی کوشش کریں اور انہیں نظامِ جماعت سے وابستہ کریں۔ اور ایک موقع پر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اب بچپن ہی سے بچوں کے دوستوں پر نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ اس کی پروا نہیں کرتے حالانکہ ماں باپ کو دکھائی دیتا ہے کہ کس قسم کے دوست ہیں اگر بچے کے دوست اچھے ہوں گے تو بچہ بھی ضرور اچھی تربیت پائے گا اس لیے آپ اس بات

کا خیال رکھا کریں کہ اگر بچے کے غلط دوست دیکھیں تو پھر ان دوستوں سے بچے کا تعلق توڑنے کی کوشش کریں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مستورات سے خطابات، خطاب 25 اگست 2001ء صفحہ 684)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ خلافت میں لجنہ کی ہر طرح راہنمائی فرمائی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے 31 جولائی 1999ء جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر لجنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"آپ احمدیت کے درخت کے پھل ہیں اور خدا کرے آپ سے احمدیت اسی طرح پہچانی جائے جیسے درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔"

2003ء میں یہ پیار کرنے والی ہستی ہم سے جدا ہو گئی اور حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بطور خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہوئے۔ اور آج ہم سب اس نعمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی شفقت اور محبت سے لجنہ اماء اللہ کی تربیت کی جو خلافت کی نشانی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء

آپ نے لجنہ سے خطاب میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات کو بڑی تفصل سے بیان کیا۔ کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے کسی اور مذہب نے نہیں کی، انہیں بلند مقام عطا کیا ہے جنت اس کے قدموں تلے رکھ دی ہے۔ اور اسی بنا پر اس سے عظیم توقعات بھی وابستہ ہیں کہ وہ اپنے گھروں پر توجہ دینے والی، رشتے نبھانے والی ہوں، انہیں مضبوط کرنے والی ہوں، اور اولاد کی نیک تربیت کرنے والی ہوں۔ ان کے لیے دعائیں کرنے والی ہوں۔ حضور کو اس بات کی بڑی فکر تھی کہ بڑھتی ہوئی معاشرتی آزادی سے سے متاثر ہو کر بعض احمدی لڑکیوں کا شادی کے معاملے میں جھکاؤ کہیں غیروں کی طرف نہ ہو جائے تو ایک موقع پر تو آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "مذہب کا ہمیشہ ایک احمدی لڑکی کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ میں احمدی ہوں اور اگر میں کہیں باہر رشتہ کرتی ہوں تو میری نسل آنے والی نسل جو ہے اس میں بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے اور میرے مذہب میں بھی بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ دوسرے گھر جا کر، ایک غیر مذہب میں جا کر ان کے زیرِ اثر میں آ سکتی ہوں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مستورات سے خطابات، خطاب 31 جولائی 2007ء صفحہ 72)

ایک دور رس قوم صرف اپنے حال پر ہی نظر نہیں رکھتی بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی ساتھ ساتھ کرتی ہے۔ دین کے ساتھ جڑے رہنے کے بارے میں حضور اقدس کے پر حکمت الفاظ پیش خدمت ہیں: ”وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہو چکی ہے انہوں نے ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے۔ ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہیے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لیے دعائیں کرنی چاہیے وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیایاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دوری پیدا ہوتی جارہی ہے، جہاں خدا کے وجود پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا جارہا ہے، یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جارہا ہے، تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے، نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔“ (الفضل انٹرنیشنل 10 اکتوبر 2014ء صفحہ 2:)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2006 مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

” ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے، اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو۔“

احمدی عورت نے ہی دنیا کی راہنمائی کرنی ہے انہیں خدا سے ملانے کا راستہ دکھانا ہے پس اے احمدی عورتوں اور بچیوں تمہارے اوپر بھاری ذمہ داری ہے اور تم نے اس ذمہ داری کا حق ادا کرنا ہے کیونکہ تم عام عورت نہیں ہو تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہو جنہوں نے دنیا کو روحانی چھاؤں عطا کرنی ہے اور انشاء اللہ کرے گی۔ اپنی نسلوں کو احمدیت سے جوڑنا تماری ذمہ داری ہے، انہیں حقیقی اسلام کی تعلیمات سکھانا اور ان پر عمل کروانے کی کوشش کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ آج دنیا دین سے ہٹ گئی ہے، مذہب کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے، ایسے میں تمہیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تم نے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو خدا سے کیسے جوڑنا ہے انہیں دین کے قریب کیسے کرنا ہے، انہیں خلافت سے محبت کیسے سکھانی ہے۔ پس جب یہ سوچ ہوگی تو پھر تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کی بیعت میں شامل ہونے والی شمار ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں، سب محبتوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبیں، صحابہ اور صحابیات کے نمونوں پر چلیں، خدا تعالیٰ کی مخلوق سے سچی ہمدردی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

منظوم کلام بر موقع صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ 22 تا 2023

(امتہ المنان صبا ندیم)

صد سال مبارک ہوں جی صد سال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

ہیں گلشنِ احمد کی یہ ناصرات یہ پریاں　　بے لوث وفادار ہیں موتی کی یہ لڑیاں

کچھ ایسی ہیں دیں دار یہ لجِ پال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

کس پیار سے بخشا تھا تمہیں نام یہ لجنہ　　اک شخص مہرباں نے کیا کام یہ لجنہ

ملکہ ہے تو اس تاج کی باکمال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

عظمت کا نشاں، جراءت و ایثار تُو لجن　　نسلوں کے حسیں کل کی بھی معمار تُو لجنہ

ہوئے تجھ سے ہی رنگین یہ ماہ و سال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

تاریخ گواہ تو نے کڑے وقت گزارے　　بیٹے بھی دیے بھائی بھی سر تاج بھی وارے

ترا صبر و تحمّل بے مثال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

سج دھج میں مساجد کی بھی کچھ قرض اُتارے　　کنگن بھی دیے جُھمکے بھی نور تن سہارے

قربانیئں جذبات کی یہ مثال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

کچھ یاد ہے احسان جو محمود سے پایا　　لجنہ ھی رھی عمر سے کچھ فرق نہ آیا

پیری میں بھی اِس لقب کے ماہ و سال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

وعدے بھی ہیں مرشد سے وفادار رہیں گی　　ناموسِ محمد و احمد پہ مریں گی

لجنہ اماء اللہ ناروے کے کاموں پر طائرانہ نظر

(عفت باسط مجلس Lillestrøm)

کسی بھی قوم کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی آنے والی نسلیں، اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو یاد رکھیں کہ انہوں نے دین کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں دی ہیں۔ اسی خواہش کی خاطر یہاں لجنہ اماء اللہ ناروے کی کاوشوں کا ذکر مقصود ہے۔ لجنہ اماء اللہ ناروے کے لیے یکم مارچ 1975ء کا دن ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس دن جماعت لجنہ ناروے کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ تاریخ بہت پرانی تو نہیں لیکن اللہ کے فضلوں سے بھری ہوئی ہے۔ آیئے اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے خدا کی حمد و تسبیح کے گیت گائیں۔

ابتدائی کارکردگی: اس قافلہ کا آغاز 12 لجنہ اور 4 ناصرات سے ہوا۔ ابتدا میں مہینہ میں ایک بار اجلاس ہوا کرتا تھا۔ جس میں شعبہ اعتماد، تعلیم وتربیت اور شعبہ مال کے تحت کام کیا جاتا اس کی سہ ماہی رپورٹس ربوہ میں صدر لجنہ پاکستان کو بجھوائی جاتی تھیں۔ اور ان کی ہدایات پر کام کیا جاتا۔ 1989ء سے مرکزی ہدایت کے مطابق تمام رپورٹس ہر ماہ حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لندن بھیجی جانے لگیں۔

تقسیم حلقہ جات: 1985 میں لجنہ کی تجنید میں اضافہ ہونا شروع ہوا تو ان کو حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ آغاز میں دو ہی حلقے تھے وقت کے ساتھ بڑھتے بڑھتے 6 ہوگئے ۔ مرکزی اجلاس کے ساتھ ساتھ لجنہ نے حلقوں میں اپنے اپنے اجلاس منعقد کرنے شروع کیے جن کی صدران حلقہ سے رپورٹس لینے کے لیے ہر ماہ کی پہلی اتوار کو مسجد نور میں دفتر لگایا جانے لگا یوں رفتہ رفتہ باقاعدگی سے مجلس عاملہ کی اور، صدران کے ساتھ میٹنگ منعقد ہونے لگیں۔

انعقاد جلسہ ہائے: آغاز سے ہی لجنہ وناصرات جلسہ سیرت النبی ﷺ، یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوم خلافت، یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منعقد کررہی ہیں۔ بلکہ جلسہ سیرت النبی ﷺ تو غیر از جماعت اور غیر مسلم کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔

سالانہ اجتماعات: 1981ء سے لجنہ نے اپنے سالانہ اجتماعات کا انعقاد کیا۔ جس میں علمی ادبی اور کھیلوں کی مقابلہ جات ہوتے۔ جب لجنہ کی تعداد اتنی ہوگئی کہ ایک ہی مقابلے میں حصہ لینے کے لیے بہت سی ممبرات شامل ہوتیں تو قلیل وقت میں مشکل ہو جاتا۔ تو 1994ء میں حلقہ جات میں پہلے اجتماعات منعقد کرنے کا آغاز ہوا۔ جس میں اول، دوئم، سوئم آنے والی ممبرات نیشنل اجتماع میں حصہ لیتیں۔ لجنہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اب تو ریجن میں اجتماع میں پوزیشن لینے والی ممبرات نیشنل اجتماع میں شامل ہوتی ہیں۔ پہلے تو لجنہ اور ناصرات کے نیشنل اجتماعات ایک ہی جگہ مگر الگ الگ ہال میں منعقد ہوتے لیکن 2004ء سے ناصرات اور لجنہ کے اجتماع مختلف ہالوں میں مختلف تاریخوں میں منعقد ہو رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق 1987ء میں **سیکنڈے نیوین اجتماع** کا آغاز ہوا۔ جس میں ناروے سویڈن اور ڈنمارک کے ممالک شامل تھے اور ان تین ملکوں میں سے ایک ملک اس جتماع کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیتا۔ یہ اجتماع 1996ء تک جاری رہے۔

پکنک: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ 1991ء میں جب ناروے تشریف لائے تو آپ نے ناصرات اور سٹوڈینٹ لجنہ کو پکنک پر لے جانے کا ارشاد فرمایا آغاز میں تو ہر سال باقاعدگی سے بچیوں کو ناروے کے پر فضا مقام کی سیر کروائی جاتی بعد ازاں 2005ء میں دیگر ممالک اسپین، سویڈن، ڈنمارک انگلستان، سویڈن، جرمنی اور فرانس لے جایا گیا۔ 2011ء میں بچیوں کو صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں بننے والی مساجد کی سیر بھی کروائی گئی۔ سیر و تفریح کا یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

مجلس شوریٰ: لجنہ کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد 91-1990 میں ہوا۔ لجنہ کے کام کو بہتر طریقے سے کرنے کے لیے شوریٰ کی ممبرات تجاویز دیتی ہیں جو خلیفہ وقت کی خدمت میں منظوری کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ بعد منظوری لجنہ مقررہ امور کو حتی الوسع پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے اور تاحال یہی سلسلہ جاری ہے۔

عید ملن پارٹی: اس مشینی دور میں جہاں لوگوں کے پاس وقت بہت کم ہوتا ہے لجنہ اما اللہ کی کوشش یہی ہوتی ہے ایسے پروگرامز منعقد کیے جائیں جن میں ممبرات کو زیادہ سے زیادہ ملنے اور بات چیت کرنے کا موقع ملے۔ اس سلسلہ میں عید کے بعد لجنہ اے کی عید ملن پارٹی کا انعقاد 2000ء سے شروع ہوا۔ اس کو کامیاب پاتے ہوئے 2004ء سے چاندرات بھی منعقد ہوتی رہیں جس میں بچیاں مل کر ایک دوسرے کو مہندی لگاتی اور عید کی تیاری کرتیں۔

ادبی مشاعرہ: لجنہ کے ادبی ذوق کو اجاگر کرنے کے لیے 2001ء میں مشاعرہ کا آغاز ہوا آغاز میں 7 شاعرات نے حصہ لیا۔ بعد ازاں شاعرات کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا تو مختلف موضوعات پر مشاعرے ہوئے۔ سیرت النبی ﷺ، شہدائے احمدیت، صد سالہ جوبلی علاوہ ازیں مزاحیہ شاعری سے بھی ممبرات محظوظ ہوتی رہیں۔

مختلف شعبہ جات میں لجنہ کا قدم بقدم سفر

شعبہ تبلیغ: لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد تبلیغ کا الگ شعبہ تو نہیں تھا البتہ "اصلاح وارشاد" کے تحت ہی تبلیغ کا کام کیا جاتا تھا۔ پہلی مرتبہ 1985ء میں لجنہ نے مردوں کے ساتھ مل کر سٹال لگا کر لٹریچر تقسیم کیا۔ 1986ء میں تبلیغ کا باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا اور سیکرٹری تبلیغ منتخب کی گئیں۔ لیکن تبلیغ کا کام محدود پیمانے پر ہوتا یہ سلسلہ 1995ء تک اسی طرح رہا۔ 1996ء میں جب قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا تو کام میں وسعت پیدا ہوتی گئی۔ لجنہ نے قرآن کریم اوسلو میں موجود ہر لائبریری پہنچانے کا کام کیا۔ اس طرح کام میں وسعت پیدا ہونے لگی 1998ء میں تمام حلقہ جات میں یوم رابطہ منانے پر زور دیا گیا جس کا مقصد غیر از جماعت خواتین سے تعلقات بڑھانا تھا۔ 2001ء میں تبلیغ کے کام کو منظم طریقے پر انجام دینے کے لیے ہر حلقے کو سرکلر بھیجے گئے، سیمینار اور ورکشاب منعقد کیے گئے۔ وہ لجنہ جو ناویجن زبان نہیں بول سکتی تھیں انہیں دعا کی غرض سے باقاعدہ نوافل ادا کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔ اس طرح یہ شعبہ سال بہ سال ترقی کی منازل طے کرنے لگا۔

تبلیغی کمیٹی: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد 1995ء میں ایک تبلیغی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آغاز میں یہ کمیٹی 9 ممبرات پر مشتمل تھی۔ ہر سال شوریٰ میں کمیٹی کی ممبرات کا انتخاب ہوتا۔ اس کا مقصد سیکرٹری تبلیغ کی مدد کرنا تھا۔ 2001۔ 2007 تک انہوں نے مل جل کر بہت سے کام کیے **مثلاً غیر از جماعت خواتین کے لیے نارویجن میں سیمینار، سکولوں میں اسلام پر لیکچر دینا۔ رمضان اور عید سے متعلق سلائیڈز دکھائیں، لجنہ کے لیے تبلیغی ورکشاب منعقد کرنا اسکولوں کو مسجد میں مدعو کیا جاتا، چرچ کی پادری خواتین سے رابطے کیے، میڈیا میں اسلام سے مخالف موضوعات پر آرٹیکلز لکھوائے ان میں سے کچھ اخبارات میں شائع بھی ہوئے افطار پارٹیز کا بھی اہتمام کیا، رمضان سے متعلق معلومات فراہم کیں، گرجا گھروں میں جاکر وہاں نوجوان عیسائی گروپس سے تبادلہ خیال کیا، کمیٹی نے رمضان، پردہ، عید وغیرہ کے موضوعات پر پمفلٹ نارویجن زبان میں شائع**

کیے، مذکورہ بالا پروگرامز میں کم وپیش 50 تا180 مہمان تشریف لاتے رہے اور اسلام کی تعلیم سے متاثر ہوتے۔ اس کمیٹی نے ساتھ ساتھ مجالس میں بھی مذکورہ بالا امور سرانجام دینے کے لیے تربیت بھی کی۔

ریڈیو اسلام: لجنہ اماءاللہ کو پہلی بار 1985ء میں ریڈیو اسلام میں مختلف پروگرامز کرنے کا موقع ملا۔ رفتہ رفتہ لجنہ نے اس پر بہت محنت کی اختلافی مسائل پر بہت سے پروگرامز کیے۔ اسلام پر اعتراض کے جوابات دئے۔

میڈیا کمیٹی: اس کمیٹی کا آغاز 2005ء سے ہوا جس کا مقصد میڈیا میں اسلام سے متعلق منفی پہلو پر نظر رکھنا اور آرٹیکل لکھ کر غلط فہمی کو رور کرنا تھا۔ **2007ء میں لجنہ مرکزیہ نے پہلی بار یوم پیشوان مذاہب کا انعقاد کیا۔** جس میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام سے تعلق رکھنے والی خواتین نے تقاریر کیئں۔ سامعین میں اساتذہ، طالب علم، نارویجن، پاکستانی خواتین کی تعداد شامل تھی۔ **خواتین کا عالمی دن منانے کا آغاز بھی 2007ء میں ہوا۔** وقت کی مناسبت سے بعض مجالس میں پروگرام ترتیب دے کر مہمانوں کو مدعو کیا جاتا ہے تو بعض مجالس خواتین کی دیگر تنظیموں کے ساتھ شامل ہوتی رہیں اور انہیں لجنہ کی تنظیم سے متعارف کرواتی رہیں۔

نمائش قرآن کریم: 2011ء میں مسجد کی گیلری میں لگائی گئی۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ قرآن کریم میں مذکور انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات اور واقعات کو عملی شکل میں ایک ماحول پیدا کر کے ظاہر کیا گیا اور پھر اس نبی علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم کی آیت ایک چارٹ پر درج کر کے آویزاں کی گئیں۔ ماڈلز بنائے گئے۔

ناروے ڈے: اس کام کا آغاز 2011ء میں ہوا۔ مسرور ہال کو ناروے کے جھنڈے کے رنگوں سے سجایا جاتا ہے۔ اس پروگرامز میں عام خواتین کے علاوہ سیاستدانوں اور میئر اوسلو کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ مہمانوں کے پر تکلف ضیافت کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ صنعت و دستکاری کا اسٹال اس رونق کو دوبالا کرتا ہے۔ **2018ء میں یونیورسٹی میں پہلا حجاب ڈے کا انعقاد کیا گیا۔** اس کے بعد 2019ء میں نیشنل تھیٹر پر اور پھر 2022ء اور 2023ء میں اوسلو کی مختلف جگہوں پر لگائے جاتے ہیں۔ 2013 **ء میں ویب سائٹ** لجنہ Lajna.no کا آغاز ہوا۔

شعبہ تعلیم: لجنہ کے قیام کے بعد 1985ء سے اس شعبہ کے تحت ہر سال سالانہ تعلیمی نصاب بنا کر حلقہ جات میں دیا گیا۔ جس کو مجالس کے اجلاسات میں پڑھا گیا اور اس کا سہ ماہی امتحان بھی لیا جاتا تھا جب کہ سال کے آخر میں سالانہ پرچہ بھی لیا جاتا تھا جس میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو اجتماع کے موقع پر انعامات دئے جاتے۔ 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

کے ارشاد کے مطابق تلفظ قرآن کریم کی درستگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ اس سلسلہ میں آڈیو ویڈیو کیسٹس سے مدد لی گئی۔ 2000ء میں باقاعدہ طور پر تلفظ سینٹر قائم کیے گئے۔ جن سے 25اساتذہ تلفظ قرآن کریم کی تیار ہوئیں۔ پھر 2020ء میں کرونا وبا کی وجہ سے آن لائن کلاسز کا اہتمام کیا جانے لگا۔ **اس شعبہ کے تحت سکول اور کالج میں ٹاپ** کرنے والی بچیوں کو انعام تقسیم کرنے کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔

ریفریشر کورس: اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کرنے اور بہتر رہنمائی کے لیے مرکزی مجلس عاملہ حلقہ جات کی سیکرٹریان کے ساتھ ریفریش کورس منعقد کرتی رہیں۔ شعبہ کی ذمہ داریوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے عملی جامہ بنایا جاتا ہے۔ انہیں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ لیکن آج کام اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ سال میں ایک ریفریشر کورس کافی نہیں ہوتا اور وقتاً فوقتاً نیشنل سیکرٹریان مجالس کی سیکرٹریان کے ساتھ میٹنگز منعقد کرتی رہتی ہیں۔ یہ ریفریش کورس لجنہ کی بہتر کارکردگی کے لیے بہت مفید ثابت ہوئے. 2005ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک تعلیمی کمیٹی کا قیام عمل میں آیا جس کا ایک بڑا مقصد بچیوں کی تعلیمی استعداد بڑھانا اور ان کے تعلیمی مسائل میں ان کی مدد اور رہنمائی کرنا کہ ان کے لیے کونسے مضامین کا انتخاب کرنا مناسب ہے۔2007ء سے علمی ریلی کا آغاز ہوا۔ جس کا مقصد ممبرات میں علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ مطالعہ کتب کی لگن پیدا کرنا تھا۔ یہ پروگرامز ٹیموں کی صورت اور زائرین سے سوال وجواب کی طرز پر منعقد کیے جا رہے ہیں۔ **مضمون نویسی، تعلیمی ورکشاپ۔ تعلیمی کلاسز کا باقاعدگی** سے اجراء ہوتا رہا۔ **2019 میں شرائط بیعت کا تحریری** امتحان ہوا۔

شعبہ تربیت: اس شعبہ کا آغاز ناروے میں لجنہ کے قیام سے ہوا۔ ممبرات لجنہ کو پنج وقتہ ادائیگی نماز، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم، باپردہ رہنے کی تلقین کی جاتی۔ اجلاسات میں مضامین پڑھے جاتے۔ اس شعبہ میں مزید بیداری اس وقت پیدا ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کے کام کی خود نگرانی فرمائی اور تمام رپورٹس براہ راست حضور کی خدمت میں پیش کر کے رہنمائی لی جاتی ۔1986ء میں پہلی تربیتی کلاس لگائی گئی اس کا ایجنڈا پہلے سے ترتیب دیا گیا پھر ہر سال وقت کی مناسبت سے کلاسز جاری رہیں1992ء سے سرکلر کے ذریعے حلقہ جات میں ممبرات لجنہ کو پیغامات پہنچائے جاتے۔1992ء سے تربیتی دوروں کا آغاز ہوا۔ جو ممبرات اجلاسات میں نہیں آتی تھیں یا بعض امور میں دلچسپی نہیں لیتیں ان کے گھروں میں جا کر سمجھانا مفید ثابت ہوا1994ء سے نومبائعین کی تربیتی کلاسز کا آغاز ہوا۔ ممبرات کو جماعت کے عقائد کے بارے میں تفصیل سے بتایا جاتا۔ ان

کے سوالات کے جوابات دئے 1995ء میں تربیتی امور کو وسعت دینے کے لیے حضور کی اجازت سے تربیتی کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی نے محدود دائرے اجلاسات بلا کر گفت و شنید کی۔ علاوہ ازیں قرآن حدیث ارشادات خلفاء، تجربات، مشاہدات کی روشنی میں دلائل دئے جاتے۔ جس میں مندرجہ اجلاسات نمایاں تھے۔ نو بیاہتا خواتین، والدات نو عمر بچگان، امہات ناصرات واطفال، والدات لجنہ اے عنقریب شادی کرنے والی بچیوں کا اجلاس، ناصرات معیار اول، دوئم کے میٹنگز وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ تربیتی دورے حلقہ جات، سہ ماہی جائزہ تربیت بدرسومات سے اجتناب کی کوشش تربیتی سیمینار، ہفتہ اصلاح پر نمایاں کام کیا. بے پردگی کے خلاف جہاد 2011ء کی اہم کوشش رہی۔ 2013ء میں 50 سال سے بڑی لجنہ کے لیے نشست ایک اچھی کاوش کا آغاز تھا۔

شعبہ اشاعت: 1990ء میں اس شعبہ کی سیکرٹری کا انتخاب ہوا۔ اس سال نمایاں کام رسالہ زینب کا اجراء تھا۔ یہ رسالہ سہ ماہی اور کبھی کبھی ششماہی بھی شائع ہوتا ہے۔ اس کچھ صفحات اردو اور نارویجن زبان میں مختص ہیں۔ اس رسالے کا معیار روز بروز بہتر ہو رہا ہے۔ ممبرات میں ادبی ذوق کا بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ 2005ء سے زینب کے خصوصی شمارے نکالے گئے مثلاً مجلہ لجنہ، خلافت مجلہ، شمارہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ، قندیلِ صداقت، شرائط بیعت نمبر، سیرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نمبر وغیرہ 2005ء میں اس شعبہ کے تحت **"مریم صدیقہ لائبریری"** کا قیام عمل میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت 4200 کتب موجود ہیں جن میں سے 1000 تبلیغ کے لیے ہیں۔ **لائبریری میں 8 زبانوں میں کتابیں موجود ہیں۔**

1۔ اردو 2۔ انگلش 3۔ عربی 4۔ نوشک 5۔ البانین 6۔ فارسی 7۔ رشین 8۔ سویڈش۔ **قرآن مجید 17 تراجم میں موجود ہیں۔** 1۔ اردو 2۔ انگلش 3۔ نوشک۔ 4۔ ترکش 5۔ جاپانی 6۔ رشین 7۔ فرنچ۔ 8۔ یونانی 9۔ چینی 10۔ بوسنین 11۔ سویڈش 12۔ فارسی

13. Preveo, 14.Kriol, 15. Svaty, 16. Oriya, 17. Deutsch

2013ء سے **موازنہ مذاہب اور ریویو آف ریلیجن** ممبرات کے مطالعہ کے لیے سٹینڈ میں رکھی ہیں۔ جس سے وہ مستفیض ہو رہی ہیں۔ 2011ء میں مرکز سے کتب منگوا کر اسٹال لگائے جا رہے ہیں جن سے ممبرات خریداری کرتی ہیں۔ 2018ء میں رسالہ زینب ڈیزائنگ ٹیم بنائی گئی جو جدید ٹیکنالوجی اور جدید دور کے مطابق ڈیزائن کرتی ہیں۔ شعبہ ایم ٹی اے کے تحت یہ ٹیم ویڈیو ایڈیٹنگ، ڈاکومینٹری جیسے امور سرانجام دے رہی ہے۔ فوٹو گرافنگ ٹیم، گرافک ڈیزائنگ مل جل کر شعبہ اشاعت کے تحت کام کر رہیں ہیں۔

شعبہ ضیافت : دیگر شعبہ جات کی طرح اس شعبہ نے بھی قدم قدم ترقی کا سفر طے کیا۔اس شعبہ کا باقاعدہ آغاز 1985ء میں ہوا۔ آغاز میں مرکزی پور پر مختلف مواقع پر اس شعبہ کے تحت ضیافت کا انتظام کیا جاتا۔بعد میں مجالس میں بھی سیکرٹریان ضیافت بنائی گئیں۔اب تک جلسہ سالانہ ،اجتماعات،تربیتی کلاسز،وغیرہ علاوہ ازیں جماعت کے اکثر پروگرامز میں بھی اس شعبہ نے خدمات سرانجام دیں،یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔کوکنگ کے شوق کو بڑھانے کے لیے مجالس کی درمیان مقابلہ جات کروائی جاتے ہیں۔یہ سلسلہ بھی تاحال جاری ہے۔

شعبہ صنعت وحرفت : اس شعبہ کا قیام 1985ء میں ہوا۔اس سیکرٹری نے بڑی محنت سے ممبرات لجنہ میں ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کیا گیا بعد ازاں ان ہنر مند خواتین سے سلائی، کڑھائی، کروشیہ، بنائی کی مختلف اشیاء بنوائیں۔ ان کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔2003ء میں اس شعبہ نے اپنے کام کو آگے بڑھایا ممبرات میں ہاتھ بنی اشیاء کے ذریعہ کاروبار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور کامیابی حاصل کی۔2014ء اور 2018ء میں لجنہ ہال کے لیے ریجنز کے درمیان ٹیبل کور کا مقابلہ کروایا گیا۔

شعبہ خدمت خلق: لجنہ کے قیام کے وقت ناروے میں چند خاندان ہی آباد تھے۔ خدمت خلق کی کوئی واضح صورت نہیں تھی۔ سمجھ کے مطابق جہاں موقع ملتا کام ہو جاتا۔ آہستہ آہستہ جب ممبرات جماعت میں اضافہ ہوا تو 1991ء میں باقاعدہ طور پر اس شعبہ کی سیکرٹری بنائی گئی۔ مرکز اور حلقہ جات کی خواتین نے اولڈ ہاوس کے دورے کیے۔ انفرادی خدمت خلق پر زور دیا مثلاً ہمسایوں کا خیال رکھنا، بیمار پرسی کرنا، غیر از جماعت سے روابط بڑھانا، احمدی غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانا، ضرورت مندوں کی مالی مدد وغیرہ 1992ء میں نمایاں کام بوسنین کے مظلوم خاندانوں کی خدمت کرنا تھا۔ بوسنیا میں ظلم وستم کی انتہا کے بعد بہت سے بوسنین سیاسی پناہ لینے کے لیے ناروے آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے شعبہ خدمت خلق فوراً مدد کے لیے حرکت میں آیا۔ لجنہ نے جماعت کے تعاون سے گروپس کی شکل میں دورہ کیا۔ بوسنین فنڈ قائم ہوا جس میں لجنہ نے بھرپور حصہ لیا۔عیدین کے تہواروں پر لجنہ نے کپڑے سی کر بوسنین کو تحفتاً دیے۔ ہر جمعہ کو نماز پڑھنے کے لیے آنے والی خواتین کے لیے کھانا کھلانے کا اہتمام کیا جاتا۔ 1993ء میں مینا بازار کا انعقاد ہوا۔ جس کی حاصل کردہ آمد کو مسجد فنڈ میں جمع کروایا جاتا۔1994ء سے مرکزی ماہانہ اجلاس پر سٹال لگانے کا سلسلہ ایک مستقل شکل اختیار کر گیا جس کی آمد بھی مسجد فنڈ میں جمع

کروائی جاتی تھی۔ یہ سلسلہ تاحال جاری ہے ۔ 1995ء سے وقار عمل اور نظم وضبط کا کام بھی اس شعبہ کے تحت ہوا۔ اس کے لیے باقاعدہ سالانہ وقار عمل اور نظم وضبط کا چارٹ بنا کر حلقہ جات کو دیے جاتے ہیں اس کے مطابق ہر جمعہ اورماہانہ اجلاس پر ہر حلقہ اپنی ڈیوٹی ادا کرتا ہے۔1998ء میں پہلی بار لجنہ کلاس لگا کر تجہیز وتدفین کی تربیت دی گئی۔ 2001ء میں لجنہ نے خوبصورت کپڑے تحفۃ قادیان بھجوائے۔ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق خدمت خلق فنڈ عمل میں آیا۔ بفضلہ تعالیٰ لجنہ نے اس میں بھی بھرپور حصہ لیا۔2018ء میں خدمت خلق کے تحت کینسر کے مرض میں مبتلا 35 بچوں کو نئے سال کے موقع پر تحائف دئے گئے۔ واقفات نے ان کے لیے خود کارڈ بھی بنا کر دئے۔ کرسمس، عید کے مواقع پر یہ سلسلہ جاری ہے۔

شعبہ صحت جسمانی: ابتدا میں اس شعبہ کے تحت اجتماعی طور پر کچھ پروگرامز منعقد کر لیے جاتے تھے اجلاسات میں صحت سے متعلق مختلف مضامین پڑھے جاتے۔ 1991ء میں اس شعبہ کی سیکرٹری بنائی گئی جو ممبرات کو ورزش، سیر کرنے اہمیت پر توجہ دلاتی تھیں۔ بالآخر خواتین نے دلچسپی لیتے ہوئے ورزش کو روزمرہ کا معمول بنالیا۔ 1993ء سے سپورٹس ڈے کا آغاز ہوا۔ جس میں لجنہ وناصرات کے لیے ہال کرائے پرلے کر مختلف کھیلوں کا اہتمام کیا جاتا۔ پھر ہر حلقے میں سپورٹس ڈے منعقد کئے جانے لگے۔2001ء میں اجتماعات کے موقع پر ڈاکٹرز کے خواتین سے متعلق صحت اور بیماریوں سے متعلق لیکچرز رکھے گئے۔2005ء میں نیشنل سطح پر میڈیکل سیمینار منعقد کیا۔ جس میں احمدی ڈاکرز کے علاوہ نارویجین ڈاکٹرز نے لیکچر دئے۔ بلڈ پریشر، شوگر چیک کرنے کے سٹال لگائے گئے۔ علاوہ ازیں مرکزی سطح پر اور مجالس میں ابتدائی طبی امداد کے کورس کروائے گئے۔ 2019ء سے تفریحی کیمپ کا انعقاد ہوا۔ جس میں لجنہ کے لیے جسمانی اور ذہنی سپورٹس کروائی جاتی ہیں۔

شعبہ تحریک جدید ووقف جدید: لجنہ کے کام کے آغاز اس شعبہ میں باقاعدہ کوئی کام نہیں تھا۔ جیسے جیسے لجنہ میں کام منظم ہوا اس شعبہ میں بھی کام شروع ہوا۔1990ء میں اس شعبہ کی سیکرٹری بنائی گئی۔ سال بہ سال یہ شعبہ بھی ترقی کرتا چلا گیا۔ باقاعدہ سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔ ہفتہ وصولی منایا جاتا ہے۔ بفضلی تعالیٰ ہر دو تحریکات میں لجنہ، ناصرات اور بچگان کو سوفیصد چندہ دہندگان بنائے کی کوشش جاری ہے۔ وفات شدہ بزرگان کے نام ہر دو تحریکات میں چندہ ادا کیا جاتا ہے۔

شعبہ مال:لجنہ کے آغاز سے ہی یہ شعبہ کام کر رہا۔ چندہ ممبری 10 کرونر سے شروع ہوا۔ خدا تعالیٰ نے ان ابتدائی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے مزید قربانیوں کی توفیق دی۔ لجنہ کی بڑھتی ہوئی تجنید کے ساتھ اس کا سالانہ بجٹ لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ کافی عرصہ تک لجنہ کا بنک اکاؤنٹ جماعت کے ساتھ تھا۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لجنہ نے اپنا الگ اکاؤنٹ بنایا۔ 1992ء سے وصولی اور اخراجات کے حساب کا آڈٹ ہوتا جو کہ مرکز سے بھیجے ہوئے ایڈیٹر صاحب کرتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ لجنہ اماء اللہ ناروے کا حساب بے مثال رہا۔ 2012ء سے سیکرٹری محاسبہ مال بنائی گئی جس سے لجنہ کے تمام مالی ریکارڈ کا آڈٹ لجنہ خود کرنے لگی۔

شعبہ وصیت:لجنہ میں اس شعبہ معاونہ صدر 2011ء میں بنائی گئی۔ لجنہ کو نظام وصیت سے آگاہ کیا جاتا۔ وقتاً فوقتاً اس تحریک میں شامل کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ 2004ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی خصوصی تحرک فرمائی تو حضور کی آواز کو ہر ممبر تک پہنچایا۔ سرکلر لکھے، مضامین شائع کیے، سیمینار منعقد کیے۔ لجنہ کی ایک بہت بڑی تعداد اس تحریک میں شامل ہوئی اور ہو رہی ہے۔

شعبہ امور طلباء:2017ء میں اس شعبہ کا قیام عمل میں آیا جس کا مقصد طالبات کی پڑھائی میں مدد، اعلیٰ تعلیم کی طرف راغب کرنا ہے۔

شعبہ نومبائین:نومبائعات کو جماعتی نظام سے متعارف کروانا، اسلامی تعلیمات سکھانا اور احمدیت سے مضبوط تعلق قائم کرنا ہے۔

شعبہ واقفات:واقفات کی اعلیٰ تربیت، خلافت سے مضبوط تعلق قائم اس شعبہ کہ ذمہ داری ہے۔ شروع میں یہ کام جماعت کے زیرِ نگرانی ہوتا تھا۔ بعد میں حضورِ انور کے ارشاد کی روشنی میں لجنہ میں اس کا قیام عمل میں آیا۔ اور معاونہ صدر واقفات کے زیرِ نگرانی یہ شعبہ اپنی ذمے داریاں ادا کر رہا ہے۔ ہر ماہ مسجد میں ہونے والی کلاسز میں ایک بڑا حصہ واقفات کو ان کا نصاب پڑھانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس وقت واقفات کی تعداد 84 ہے۔ ہر سال باقاعدگی سے ان کا اجتماع منعقد کیا جاتا ہے **مساعی مسجد فنڈ:**مسجد نور ہو یا بیت النصر، ذاتی قربانیاں تو ہمیشہ سے ہوتی آرہی ہیں لیکن لجنہ کی بحیثیت تنظیم مختلف مواقع پر سٹال لگا کر فنڈز اکٹھے کرنا عدیم الامثال ہے۔ اب تک ان سٹال کی مدد سے 4 000 000 سے زائد کی رقم مسجد فنڈ میں جمع کروائی جاچکی ہے اور یہ عمل جاری وساری ہے۔

نئی صدی کا آغاز اور ہماری ذمہ داریاں

(طاہرہ زرتشت مجلس اولن ساکر)

اس زندگی میں انسانی اقدار کی بقا کے لیے بہت بڑی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے عورت پر ڈالی ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تمام حسن وخوبی سے آراستہ کرکے وہ تمام قوتیں عطا کی ہیں جو تقویٰ کی راہوں پر چل کر اپنی اولاد کو ملائکتہ اللہ بنادیتی ہے اوران کے اردگرد ایک جنت بنا کر دکھادیتی ہے۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔** اللہ تعالیٰ نے پیدائشِ انسانی کو مرد وعورت میں تقسیم کرکے مختلف قویٰ اوراستعدادیں عطا فرمائیں لیکن مقصدِ حیات دونوں کا ایک ہی قرار پایا یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کا شکر گزار بندہ بننا اوراس کی رضا پر راضی رہنے کی جنت۔ ان دونوں کو اس کام کے لیے تیار کیا گیا کہ ابتدائی طور پر دنیاوی زندگی میں ایک اعلیٰ معاشرے کو قائم کریں جو اس حیات میں ایک جنت کا نمونہ ہو اسی لیے آغاز میں ہی فرمایا!یَا آدَمُ اسکن اَنتَ وَ زوجَکَ الجنّتہ یعنی تم دونوں اکٹھے رہو یا اکٹھے رہوگے تو یہ جنت، جنت بنے گی۔ ان اقدار کی مزید وضاحت یوں فرمائی- ھُن لباسَ لکم وَ اَنتم لِبَاسَ لَھُنّ جس طرح لباس انسانی برہنگی کی پردہ پوشی کرتا ہے بدن کے عیوب چھپاتا ہے۔ سردی گرمی کے اثرات سے بچاتا ہے۔ افراط وتفریط سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ زیبائش کا موجب ہوجاتا ہے۔ اسی طرح تم ایک دوسرے کے لیے لباس بنوگے تو وہ جنت پیدا ہوگی جس کو رہائش وآسائش کے لیے اللہ تعالیٰ نے ودیعت کیا ہے۔ جب یہ ماحول پیدا ہوتا ہے تو ہر گھر اردگرد کی آلائشوں سے پاک ایک جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ گھروں کے امن سے جنت نظیر اور خوبصورت معاشرہ جنم لیتا ہے جس میں قومیں اعلیٰ اقدار پر قائم رہتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرتی ہیں۔ اور نئی نسلیں پیدا ہوتی اور پھلتی پھولتی ہیں۔

سب سے پہلے تو ہمیں اپنے گھروں میں یہ جنت پیدا کرنی ہے۔ اور یہ باہم محبت وتعاون سے ہی ممکن ہے۔ ہمارے سامنے بہت ساری مثالیں موجود ہیں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت اسمائیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ایک تنہا عورت مکہ کی غیر ذی ذرع، بے آب وگیاہ وادی میں جہاں دور دور تک کوئی انسان بحثیت مددگار موجود نہ تھا۔ توکل علی اللہ کی مجسم تصویر بن کر اپنے شوہرِ نامدار کو طمانیت سے دلاسہ دیتی ہیں "اگر تو آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑ کر جارہے ہیں تو گھبرائیے نہیں وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا" اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس جرآت مندانہ جذبے کو قبولیّت کا شرف بخشا۔ مکہ اور تاریخِ اسلام اسی بیج کا پھل ہیں۔ حضرت اسمائیل کی تربیت کا فرض اس تنہا عورت نے ادا کیا کسی مرد کی سرپرستی حاصل نہ تھی۔ ساری دنیا نے دیکھا یہ بچہ نبی بنا بلکہ عدیم المثال نبی کا جدّامجد بنا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ حضرت محمد ﷺ بڑی نیک اور نہایت اعلیٰ خلق کی حامل تھیں۔ جب آپ نے آپ ﷺ کو غارِ حرا سے پر شکستہ اور ماندہ دیکھا تو آپ کو یقینِ کامل سے حوصلہ دیا۔ "آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کسی کا حق نہیں مارتے خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا" جس سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی کو توانائی کا احساس ہوا۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسری ازواج نے گھریلو امن و سکون اور پیار کی فضا ہر قسم کے حالات میں قائم رکھی اور رسولِ کریم ﷺ قوم کی تربیت و اصلاح اور اسلام کی تبلیغ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اسلام جب آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند کے دور میں داخل ہوا تو خواتین کا کردار قرونِ اولیٰ کی خواتین سے کسی طرح بھی کم نہ تھا۔

حضرت نصرت جہاں نُور اللہ مرقدھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صیح معنوں میں بہترین ساتھی ثابت ہوئیں۔ عبد الطیف شہید نور اللہ مرقدہ کی بیگم صاحبہ نے شوہر کو طمانیت کے احساس سے جامِ شہادت پینے کا حوصلہ دیا۔ آج بھی احمدیت ایک آزمائش کے دور سے گزر رہی ہے۔ خواتین کئی موقعہ پر مردوں کی دستِ راس بن رہی ہیں انہیں حوصلہ دے رہی ہیں انہیں بشاشت سے قربانی کا جذبہ وولولہ دے رہی ہیں اپنے شوہروں کی شہادت اور اسیری کے دکھ سہہ کر بچوں کی تربیت کر رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا کی وہ جماعت ہے جنھوں نے ساری دنیا کو دکھ کے جہنم سے نکال کر سکینت کی روحانی جنتوں کا وارث بنانا ہے۔ پس اس کے لیے ہمیں مثال قائم کرنا ہو گی۔ سب سے پہلے اپنے گھروں کو جنت بنا کر دکھانا ہو گا۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے گھروں سے اس کام کا آغاز کریں اور اپنے گھروں کو جنت بنا دیں ”ایں کار است دل اگر آئد میسرّم“ اپنے بچوں کی بہترین پرورش کریں۔ اپنے جیون ساتھی کے لیے بہترین رفیقہ حیات بنیں انہیں قوم و ملک کے لیے ایک مفید اور نافع النّاس وجود بنائیں۔ نیک کاموں میں ان کا بھرپور ساتھ دیں۔

دنیا کے لیے اپنے کردار کے پاک نمونے پیش کریں یہ اپنی ذات میں بہترین تبلیغ ہو گی۔ جس پاک اور توحیدِ خالص کی بنیاد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اور آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خلفاء جس کے لیے مسلسل قربانیاں کرتے آئے ہیں ان کے نقشِ پا پر چلنے کی کوشش کریں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآنی علوم کا محافظ اور اس کی پیشگوئیوں پر صداقت کی مہر ثبت کرنے والے اود اس کے ذریعے سے ترقی کے زینے طے کرنے والے وجود بنائیں جو نہ صرف خدا تعالیٰ کی عظمت کے پاسبان ہوں۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کی اُمت ہونے کا حق بھی ادا کر سکیں۔ یہ یاد رکھیں کہ تمام برکتیں خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ خلیفۂ وقت کے تمام ارشادات پر عمل کریں۔ اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ آج کے دور کے انسان کو مادیت پرستی کے کرب سے نکال کر روحانیت کی جنّت میں بسا دیں ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کے لیے اپنے اوپر ایک موت وارد کرنا ہو گی۔ ایسی موت جس سے اسلام کو زندگی ملے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر احمدی خواتین اپنی ذمہ داریاں پورا کریں گی تو وہ اپنے گھروں، اپنے شہروں، اپنے ملکوں اور پوری دنیا میں ایک بڑا اخلاقی و روحانی انقلاب لا سکتی ہیں اور لائیں گی۔ انشاء اللہ

(روزنامہ آن لائن 6 دسمبر 2022)

سو سال تری خدمت و عظمت پہ ہیں شاھد!

(طاہرہ زرتشت ناز)

دامن ترا قدرت نے ستاروں سے بھرا ہے
دن رات کی خدمت کا ثمر تجھ کو ملا ہے

محمود کی پُر سوز دعاؤں کی بدولت
لجنات کی محنت کا شجر پھولا پھلا ہے

برکت سے خلافت کے ہے سب عزّت و حشمت
چنری میں تری مولا نے ہیروں کو جڑا ہے

جو عزّت و توقیر تجھے بخشی خدا نے
سب اس کی عنائت ہے، یہ محنت کا صلہ ہے

سو سال تری خدمت و عظمت پہ ہیں شاھد
تحسین کے قابل یہ ترا صدق و صفا ہے

مہدی کے حسیں خوابوں کی تعبیر کی صورت
جو کچھ بھی ملا سب مرے مولا کی عطا ہے

سب حکم بجا لائیں گی ہم اپنے خدا کے
بس اس کی رضا میں ہی ہماری بھی رضا ہے

ہو شکرِ خدا کیسے، نہیں نُطق میں طاقت
ہر ذرّہِ تن ناز! مرا اُس پہ فدا ہے

تعارف کشتی نوح (دعوت الایمان اور تقویت الایمان)

(فہمیدہ سہیل مجلس اولن ساکر)

کشتی نوح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کی وہ معرکتہ الآرا تصنیف لطیف ہے جس میں حضور نے سچی اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان فرمایا ہے۔ وہ تعلیم جس پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کا قرب ملنے کے ساتھ ساتھ انسان آسمانی اور زمینی آفات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ آپ نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا پہلے حصے کا عنوان رکھا "**طاعون کا ٹیکہ**" اور دوسرے حصہ کا "**ہماری تعلیم**" کشتی نوح کی اشاعت 5 اکتوبر 1902ء کو ہوئی۔ ٹائٹل صفحے پر لکھا گیا "رسالہ آسمانی ٹیکہ جو طاعون کے بارے میں اپنی جماعت کے لیے تیار کیا گیا" اس کی 500 جلدیں شائع ہوئیں 6 فروری 1898ء کو حضور نے رؤیا میں دیکھا کی خدا تعالیٰ کے فرشتے پنجاب کے مختلف مقامات پر سیاہ رنگ کے چھوٹے قد کے بد شکل پودے لگا رہے ہیں۔ حضور کے استفسار پر رؤیا میں ہی حضور کو بتایا گیا کہ وہ طاعون کے پودے ہیں جو جلد ملک میں پھیلنے والی ہے۔ اس رؤیا کے بعد جب طاعون کی وبا پھیلی تو حکومت کی طرف سے طاعون کی بیماری سے بچنے کے لیے ٹیکے کی مہم چلائی گئی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکومت کی طرف سے عوام کی بہبود کے لیے چلائی گئی اس مہم کی تعریف فرمائی اور فرمایا "کہ حکومت عوام کی سچی خیر خواہی میں یہ کام کر رہی ہے۔" اس کے ساتھ ہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کہ اگر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے روک مانع نہ ہوتی تو میں اور میری جماعت کے لوگ سب سے پہلے اس سے فائدہ اٹھاتے۔" آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا "کہ اسباب سے کام لینا منع نہیں اور حدیث میں درج ہے کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کا خدا تعالیٰ نے علاج نہ رکھا ہو۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ نشان مجھے عطا کیا ہے میں اس کو ٹیکہ کے ساتھ مشتبہ نہیں کرنا چاہتا، کہ ایسا کرنا خدا تعالیٰ کے وعدہ پر اعتبار نہ کرنا شمار ہو گا۔" آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کہ خدا کے وعدے کے مطابق وہ تمام لوگ جو میری تعلیم پر سچے دل سے عمل کرتے ہیں وہ اس بیماری سے محض اللہ کے فضل سے بچائے جائیں گے اور چونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اور اس کے ذریعہ وہ چاہتا ہے کہ اپنی پاک قدرت کے ذریعہ قوموں میں فرق کر کے دکھائے۔"

اس لیے آپ نے ممبران جماعت کو ٹیکہ نہ لگوانے کی ہدایت فرمائی لیکن اس کے ساتھ ہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کہ میری جماعت کے جن لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ضروری ٹیکہ لگوانے کی ہدایت ہے ان کو میں ٹیکہ لگوانے سے منع نہیں کرتا۔" اس کے علاوہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ان لوگوں کو بھی جو پوری طرح اسلامی تعلیم پر کاربند نہیں

تھے ٹیکہ لگوانے کی ہدایت فرمائی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا"کہ میں نہیں چاہتا کے ایسے لوگ جو خود کمزور ہیں اس کی وجہ سے اپنے اور دوسروں کے لیے ابتلا کا باعث بنیں۔"

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹیکہ نہ لگوانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لیے ایک رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہو گا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔" آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے الہام میں وعدہ فرمایا **"انی احافظ کل من فی الدار"** یعنی **"ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا"** آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو لوگ میری مکمل اطاعت کرتے ہیں وہ بھی میرے گھر کی چاردیواری کے اندر شامل سمجھے جائیں گے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ اپنے غضب کے نتیجے میں آنے والی ابتلاء کے وقت اپنے مقرب بندوں کی حفاظت کے سامان نہ فرمائے اور شریروں سے الگ کر کے نہ دکھائے لوگ اس کے نیک بندوں کو شناخت نہ کر سکیں۔ خدا کے جو بندے اس کی خاطر دنیا کو چھوڑتے ہیں انہیں کے لیے وہ خارق عادت نشان دکھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کے بیس برس پہلے سے طاعون سے متعلق پیشین گوئی آپ کی کتاب "براہین احمدیہ" میں درج ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجانب اللہ ہونے کا نشان ہو گا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ٹیکہ نہ لگوانے کے باوجود بہت بڑی تعداد میں اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس طریقہ سے اپنی تجلی دکھا کر اپنے قادر ہونے کا ثبوت دے رہا ہے۔ انسان گناہ وفسق وفجور میں مبتلا ہو گئے ہیں گزرے ہوئے آسمانی نشانوں کو لوگوں نے بطور قصہ سمجھ لیا ہے۔ جو لوگ ظاہر میں اسلام کا نام لیتے ہیں ان کا بھی حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خدا تعالیٰ بہت عرصے سے خاموش رہا، مگر اب وہ خاموش نہیں رہے گا۔ اور اپنی قدرت کا نشان ضرور دکھائے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ تورات اور انجیل بھی یہ خبر دیتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی۔ لہذا یہ بھی میری صداقت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ آپ نے اپنے مخالفین کو بھی مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے میرے دعوے کے حق میں آسمانی نشان کسوف وخسوف رمضان کے مہینے میں دکھا کر فیصلہ فرما دیا ہے۔ اور اب زمینی نشان بھی میرے حق میں دکھانے کی خبر مجھے دی ہے۔ اور زمین کے نشانوں میں طاعون سے حفاظت ایک نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تمام مخالفین کو چیلنج دیا کہ وہ بھی اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے طاعون کے دنوں میں خدا تعالیٰ سے اسی طرح کا کوئی نشان مانگیں۔

دوسرے حصے "ہماری تعلیم" میں آپ نے اپنی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا ہے۔

آپ کی وہ تعلیم اصل میں اسلام کی سچی اورارفع تعلیم ہے جس پر عمل والے بلاؤں سے بچائے جاتے۔یعنی خداسے اس طرح دل لگاؤ کہ مکمل اسی کے ہو جاؤاوراس کی خاطر ہر گناہ سے نفرت اور کراہت کرو۔اس سے اتنی محبت کرو کہ دنیاکی محبت اُس کی محبت کے سامنے ہیچ ہو جائے تمھاری ہر رات یہ گواہی دے کہ تم نے دن تقویٰ سے گزارہ ہے۔توحید کوزمین پر پھیلانے کے لیے اپنی تمام قوت صرف کرو۔ مخلوق خداسے ہمدردی اوررحم کاسلوک کرو تحقیراور تکبر سے بچو۔ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔آپس میں جلد صلح کرو۔آپس میں اس طرح رہو، جس طرح ایک ماں کی کوکھ سے جنم لینے والی اولاد۔قرآن کو ہر قول اور ہر حدیث سے مقدم رکھو،اوریادرکھو کہ جو قران کو عزت دیں گے وہی آسمان پر عزت پائیں گے۔اس بات پر پختہ یقین رکھو کہ آنحضرت ﷺ کہ ہم مرتبہ کوئی رسول نہیں۔خدانے اس رسول ﷺ کو رہتی دنیاتک زندہ رکھنے کے لیے مجھے مسیح بناکر بھیجاتا کہ میں اُن کی روحانی تعلیم کوزندہ رکھ سکوں۔آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایاکہ بیعت کے وقت زبان سے اقرارکے ساتھ دل سے عمل کرنا بھی ضروری ہے۔اور جو شخص میری تعلیم پرپوری طرح عمل کرتاہے وہ میرے گھر میں شامل ہو گا۔خداتعالیٰ پراوراس کی قدرتوں پر مکمل ایمان ہی اس سلسلے کی بنیاد ہے اور میری روح آفتوں سے بچنے کے لیے اسی کی شفاعت کرے گی جو سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے۔اور میری اطاعت کرکے ہر بدارادے کو چھوڑتا ہے۔اس کے بعد حضور نے تفصیل سے اُن نیکیوں کاذکر کیاہے کہ جو یہ اپنائے گاوہی میری جماعت میں شمار کیاجائے گا۔پانچ وقت کی نمازایسے خوف اور شوق سے اداکرو کہ جیسے کہ خداکو دیکھ رہے ہو۔روزوں کی ادائیگی صدق دل سے کرو۔ہر صاحب حثیت زکوۃ اداکرے۔جس پر حج فرض ہے اگر کوئی روک نہ ہو تووہ اداکرو۔ہر رنج اور تکلیف کے وقت اس بات پرپختہ یقین رکھو کہ یہ تمھاری آزمائش ہے۔زمین کی بلائیں تمھاراکچھ نہیں بگاڑسکتیں اگر آسمان سے پختہ تعلق ہے۔آپ نے لوگوں پر قرآنی، تاریخی اور عقلی دلائل سے واضح کیاکہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور بتایاکہ آپ کی قبر کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں ہے۔جس مسیح کے آنے کاوعدہ تھا۔اورپہلے صحیفوں میں پیشگوئیاں تھیں وہ آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔آپ نے محمدی سلسلے کاموسوی سلسلے سے موازنہ کرتے ہوئے فرمایاکہ جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جو موسیٰ علیہ السلام کاسلسلہ کھوچکاتھا، مگر آپ کی شان موسیٰ سے ہزارہادرجہ بڑھ کر ہے۔ اسی طرح آپ کے غلام مسیح محمدی کی شان بھی مسیح ابن مریم سے ہزارہادرجہ بڑھ کر ہے۔آپ کے کوئی نبی نہیں مگروہی جسے آپ کی غلامی میں نبی کادرجہ عطاکیاگیا آپ نے اس حصہ کتاب میں ان لوگوں کاذکر کیاجو آپ کی جماعت کاحصہ نہیں سمجھے جائیں گے جو دنیاکہ لالچ میں پھنساہوئے ہیں اورآخرت کی طرف آنکھ اُٹھاکر بھی نہیں دیکھتے جو پوری طرح ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے نہیں بچتے۔یعنی شراب۔بدنظری۔خیانت۔رشوت پنجگانہ نمازکاالتزام نہ کرنے والے۔انکسار سے خداکویادنہ کرنے والے۔دعامیں نہ لگے رہنے والے۔ماں باپ کی عزت نہ کرنے والے۔اوراُن کی خدمت سے لاپرواہ رہنے والے اپنی اہلیہ اوراس کی عزیزواقارب سے نرمی اوراحسان کے ساتھ معاشرت نہ کرنے والے جوہمسایہ کوادنیٰ سے ادنیٰ خیر سے محروم رکھتاہے۔کینہ پرورواوراپنے بھائیوں کے قصورمعاف نہ کرنے والے۔خراب

مجالس کو نہ چھوڑنے والے۔ بہنوں اور بھائیوں پر تہمت لگانے والے۔ میاں بیوی کا ایک دوسرے سے خیانت سے پیش آنا۔ ہر وہ شخص جس نے بیعت کے وقت جو عہد کیا اس عہد کو پورا نہ کرنے والے۔ جو کوئی آپ کو مسیح موعود و مہدی موعود نہیں سمجھتا۔ امور معروفہ میں آپ کی اطاعت کرنے کو تیار نہیں۔ آپ نے تعدد ازدواج کی اجازت کی صورت میں مردوں کو خواتین کے حقوق کے بارے میں نصیحت بھی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نظام میں سزا دینے میں نرمی رکھی گئی ہے اور اگر انسان جرم و زیادتی کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اس کی قدرت بھی حرکت میں آتی ہے۔ اور مجرم آخر کار سزا پاتے ہیں آپ نے حدیث کو بالکل نہ ماننے والوں کے لیے واضح کیا کہ انسان کی ہدایت کے لیے تین چیزیں خدا نے دی ہیں۔ جس میں سے اول قران۔ دوسرا سنت اور تیسرا احدیث۔ آپ نے قرآن کی فضیلت بھی تفصیل سے بیان کی۔ آپ نے فرمایا جو قران کے سات سو حکم سے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے اوپر بند کرلیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر انسان اس کے تمام معنی اور مطالب کو سمجھ کر اس کو پڑھے اور عمل کرے تو یہ ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے قران کی فضیلت بیان کرنے کے بعد انجیل کی تعلیم اور قران کی تعلیم کا موازنہ بھی پیش کیا جو اس طرح ہے۔ انجیل بد نظری اور شہوت کے خیال سے عورتوں کو دیکھنے منع کرتا ہے۔ مگر قران نیک نظری سے بھی دیکھنے سے منع کرتا ہے۔ تاکہ ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہی نہ رہے جس پر حج فرض ہے اگر کوئی روک نہ ہو تو وہ ادا کرو۔ انجیل شراب پینے کی اس حد تک اجازت دیتا ہے جس میں ہوش قائم رہیں۔ لیکن قران مکمل اس سے منع کرتا ہے کہ اس کے استعمال سے تو پلیدیوں سے پاک نہیں ہو گا اور نہ ہی خدا تجھ سے ہم کلام ہو گا۔ انجیل اپنے بھائیوں پر بے سبب غصہ سے منع فرماتا ہے۔ لیکن قران رحم کرنے اور دوسروں کو بھی رحم کی نصیحت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ انجیل بیوی کی ہر ناپاکی پر سوائے زنا کہ صبر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن قران اس کے برعکس تعلیم دیتا ہے کہ اگر وہ ارادہ بھی رکھتی ہے اور خاوند کے سمجھانے پر نہیں سمجھتی تو خاوند طلاق دے سکتا ہے۔ انجیل ہر قسم کھانے سے روکتا لیکن قران بعض عدل کے تقاضوں کی صورت میں قسم کو جائز سمجھتا ہے آخر میں آپ نے فرمایا کہ ان تمام نصائح سے غرض یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور وہ خدا کے غضب اور طاعون سے بچائی جائے۔

میری نانی جان

(مریم سکینی مجلس اولن ساکر)

میری نانی جان محترمہ نیاز بیگم صاحبہ کا تعلق مشرقی پنجاب کے شہر جالندھر کے مضافاتی علاقے بارہ بستیوں میں سے ایک بستی بنام دانش منداں سے تھا۔ آپ کے والد کا نام حسن خان تھا۔ آپ کی پیدائش 1896 کی ہے۔ آپ پندرہ دن کی تھیں کہ آپ کی والدہ عائشہ خانم کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی پرورش ماموں اور ممانی نے کی۔ آپ کی ممانی شہربانو خانم آپ کی رضائی والدہ بھی تھیں۔ 1926 میں آپ کی شادی نانا جان ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سے ہوئی جو آپکی ممانی جان کے سگے بھانجے تھے۔ نانا جان 1922 میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں زیر تعلیم تھے اور اپنے ہم جماعت احمدی طلبا کے اثر اور تبلیغ سے احمدیت قبول کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے۔ آپ کی شادی پر برادری کے کچھ لوگوں کے اعتراض اور بائیکاٹ کا سامنا بھی کرنا پڑا، مگر قریبی رشتہ داروں کی رضا مندی سے رشتہ طے پا گیا۔ نانا جان کا کہنا تھا کہ انہوں نے کبھی نانی جان کو احمدیت قبول کرنے کا مشورہ بھی نہیں دیا۔ نانی جان نے بھی اس بیان کی تصدیق کی۔ نانی جان نے خود ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے شادی کے کچھ عرصے بعد نانا جان سے حضرت خلیفتہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور بیعت کرنے کے بعد عمر بھر عہد بیعت کو ایک فدائی کی طرح نبھایا۔ آپ کو اللہ تعالی نے دو بیٹے اور بیٹیوں سے نوازہ، دونوں بیٹوں احمد اور طاہر کا صغر سنی میں انتقال ہو گیا، جس پر آپنے انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ ابتدائی ممبرات لجنہ کے ساتھ ساتھ آپنے اپنے عہد لجنہ کو بھی خوب نبھایا اور اپنی دونوں بیٹیوں حمدیٰ اور عائشہ کی تربیت اور تعلیم میں اس بات کا خیال رکھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کی سچی پیروکار اور غیرت دکھانے والی بنیں۔ خاندان کے تمام افراد نانی جان اور دونوں بیٹیوں سے محبت اور شفقت کا سلوک کرتے، جس کی وجہ سے میری والدہ اور خالہ بھی ان کی بہت عزت کرتی تھیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو ضرور جواب دیتیں اور خاموش نہ رہتیں۔ 1939 میں جنگ عظیم دوم شروع ہوئی اور نانا جان جو رائل انڈین میڈیکل کور میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے سنگاپور میں کام کر رہے تھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاپانیوں کی قید میں چلے گئے۔ اور چار برس ملایا (ملائیشیا) میں ان کی قید میں رہے۔ اس تمام عرصے میں نانی جان اور ان کے عزیزوں کو نانا جان کے بارے میں کوئی اطلاع نہ تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ نانا جان اور نانی جان کے خاندان کے افراد نے بھی نانی جان کا اور ان کی دونوں بیٹیوں کا نانا جان کی غیر موجودگی میں بہت خیال رکھا۔ نانی جان نے یہ تمام عرصہ کمال ہمت سے اور نہایت ثابت قدمی سے گذارا اور ایک مکمل غیر احمدی ماحول

میں رہتے ہوئے بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھا۔ میری والدہ کا بیان ہے کہ جماعت کی کتب، رسالے اور اخبار الفضل کا مطالعہ مستقل گھر میں رہتا۔ نانی جان خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نانی جان نے بیٹیوں کی دنیاوی اور مروجہ تعلیم کو بھی بہت اہمیت دی۔ اور جس طرح حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ نے لجنہ کو قائم کرتے وقت خواتین کی تعلیم کی اہمیت کے لئے جو رہنما اصول قائم فرمائے ان پر عمل کرتے ہوئے ان کو عربی، اردو اور انگریزی کی تعلیم دلانے کی طرف بہت توجہ دی۔ نانی جان محترمہ کو خود بھی اردو ادب سے لگاؤ تھا اور نثر اور شاعری کا مطالعہ بھی جاری رکھتیں۔ نانی جان ایک ایسی برادری سے تعلق رکھتی تھیں جہاں پر شادیاں صرف اپنے خاندان کے افراد سے ہی طے پاتی تھیں اگرچہ نانا جان اور نانی جان کے علاوہ تمام افراد خاندان غیر احمدی تھے اس کے با وجود دونوں کی نیکی اور شرافت کے قائل تھے اور احمدیت کے فرق کے باوجود آپ کی بیٹیوں سے رشتے کے بہت خواہش مند بھی۔ مگر نانی جان نے نانا جان کے اس فیصلے کی بھرپور حمایت کی کہ بیٹیوں کے رشتے صرف احمدی خاندانوں میں ہوں۔ اس طرح آپ نے خاندان والوں کے دباؤ کے باوجود دونوں بیٹیوں کے رشتوں میں سب سے پہلے احمدیت کو ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عزت کرنے والے، متقی اور قابل داماد عطا کئے۔ حضرت المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی حرم محترم حضرت سیدہ سارہؓ سے رشتہ داری کا تعلق بھی قائم ہوا جب آپ کی بیٹی حمدی خانم کی شادی سیدہ سارہ کے سگے بھتیجے پروفیسر عباس بن عبد القادر سے ہوئی۔ پروفیسر عباس صاحب سیدہ سارہ کے بڑے بھائی حضرت پروفیسر محمد عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ خلافتِ ثالثہ کے دور میں 2 ستمبر 1974 میں خیرپور میں پروفیسر عباس صاحب نے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی چھوٹی بیٹی عائشہ خانم کی شادی ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کے بیٹے کیپٹن بشیر احمد صاحب (بعد میں بریگیڈیئر ریٹائرڈ) سے ہوئی۔ انہوں نے لمبا عرصہ جماعت پر پاکستان میں مشکل حالات آنے کے دوران امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی (پاکستان) کی اہم ذمہ داری نبھائی۔ اور اسی ذمہ داری کے دوران 16 فروری 2020 میں انکی وفات ہوئی۔ نانی جان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایک صاحب ثروت خاتون تھیں اور بے حد خدا ترس تھیں۔ اپنے بچوں اور عزیزوں رشتہ داروں کے علاوہ گھر میں کام کرنے والے افراد کا، غرض ہر ایک کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ تمام لوگوں سے بہت محبت سے پیش آتیں۔ زندگی کے آخری چند سال ربوہ میں رہائش رہی اور بزرگان جماعت سے قریبی تعلق رکھا۔ 1961 میں 66 برس کی عمر میں آپ کا لاہور میں انتقال ہوا۔ اور تدفین ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 11 نواسے نواسیوں سے نوازا جن کی آئندہ اولاد ملا کر الحمد للہ 30 افرادِ خاندان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نیک نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روایت: ڈاکٹر کرنل محمد ابراہیم مرحوم (نانا جان)، نیاز بیگم مرحومہ (نانی جان) حمدی خانم مرحومہ (میری والدہ) عائشہ خانم (میری خالہ)

سیرت حضرت اماں جان

(سرور مبارک مجلس نور ستراند)

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہاعورتوں میں بیکاری سخت ناپسند فرماتی تھیں۔ **آپ نہ خودبیکاررہتیں نہ دوسروں کوبیکاررہناپسندکرتی** بسااوقت خود چرخہ لے کر بیٹھ جاتیں اور اگر اسی دوران میں کوئی ایسی بہن آجاتی جسے کاتنانہ آتاہوتووہ اسے اپنی گودکی سائیڈ پہ بٹھا کرچرخہ سکھلاتیں۔آپ کی طبیعت میں بےانتہاسادگی تھی۔گفتگوسادہ،طریقِ ملاقت بناوٹ سے خالی،رہنے سہنے کاڈھنگ تکلّف سے مبّرا۔ کوئی ملنے آتاتوسادگی اورمحبت وہاں بھی آپ کے ساتھ ہوتی۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہاکی مہمان نوازی توایک مسلمہ حقیقت ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کواللہ تعالیٰ نےبذریعہ الہام خبردی تھی کہ بڑی کثرت سے آپ کے پاس لوگ آئیں گے۔ ان آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کابار حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہاہی کے کندھوں پر تھا۔ اس فرض کو آپ نے جس خوبی،خوش اسلوبی اور عمدگی سے نبھایاکہ ایک دنیااس کی گواہ ہے۔ حضرت اماں جان اپنے بھائیوں کے لیے بہترین بہن،اپنےبچوں کے لیے بہترین ماں،اپنےخاوند کے لیے بہترین بیوی اوراپنےماں باپ کے لیے بہترین بیٹی تھیں۔ غریبوں کے لیے آپ کے دل میں خاص تڑپ تھی۔ اوران کی امداد کے لیے آپ کاہاتھ ہروقت درازرہتاتھا۔ اپنے خادموں پرخاص شفقت فرماتی تھیں۔اگرکسی نوجوان خادمہ کے تنگ کرنے پر کبھی اسےڈانٹ ڈپٹ کی بھی توپھر جلدی محبت،شفقت اور انعام واکرام سےاُسےخوش کردیا۔ گھرکی چھوٹی خادماوں کوبیٹی کہہ کرپکارنا،اُن کے کپڑوں اور کھانے پینے کاخودخیال رکھنااوردوسری عورتوں پرنہ چھوڑناآپ کاطریق تھا۔

شکوہ شکایت ،عیب چینی اورغیبت سے آپ کوازحدنفرت تھی ایسی باتیں نہ خودکرتیں نہ کسی سے ایسی باتوں کوسنناپسندفرماتیں۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کے صحابہ اوران کی اولادکے ساتھ آپ خاص طورمحبت اورشفقت سے پیش آتیں اوران کے لیے دعائیں فرماتی تھیں۔آپ کواللہ تعالیٰ نےیونہی مومنوں کی ماں نہیں کہہ دیا۔بلکہ حقیقت یہ ہے۔کہ ایک ماں کی مامتاہرفردکے لیے آپ کے دل میں جاگزیں تھیں۔

(سیرت حضرت اماں جان صفحہ 139 تا140)

دھنک کے رنگ آپ کے سنگ

(ثمینہ حفیظ مجلس بیت النصر)

حدیث نبی ﷺ:

”آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ دشمنی ہے۔ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے۔“

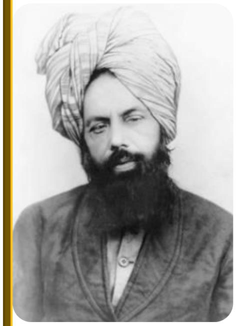

(بخاری کتاب الدیات باب من طلب دم امرئ بغیر حق)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں　　خاک راہ احمد ﷺ مختار ہیں

(از درثمین نظم وفات مسیح ناصری علیہ السلام شعر نمبر24)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”انسان میں ایک مرض ہے جس میں یہ ہمیشہ اللہ کا باغی بن جاتا ہے اور اللہ کے رسول اور نبیوں اور اولوالعزموں اور ولیوں اور صدیقوں کو جھٹلاتا ہے۔ وہ مرض عادت، رسم ورواج اور دم نقد ضرورت یا کوئی خیالی ضرورت ہے۔“

(خطبات نور صفحہ 650)

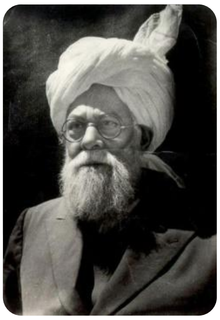

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”فضول رسمیں قوم کی گردن میں زنجیریں اور طوق ہوتے ہیں جو اسے ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔“

(خطبہ نکاح 27مارچ 1931ء۔خطبات محمود جلد 3 صفحہ 301)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگر تم قرب الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہ ہدایت اور صراط مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔جب تک رسوم بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھل نہیں سکتے۔“

(خطبات ناصر جلد 1 ص 379:378)

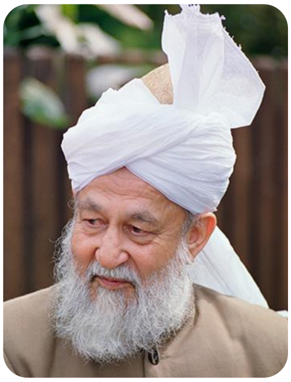

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”پس یہ ساری وہ رسمیں ہیں جن کے خلاف ہمیں جہاد کرنا ہے اور جماعت کو ان بوجھوں سے آزاد کرنا ہے ورنہ بہت سے جھگڑے بھی چل پڑیں گے۔ **رسمیں اپنی ذات میں بھی بے ہودہ چیزیں ہیں** اور آپ کو ان سے آزاد کرانا آپ کی اپنی بھلائی میں ہے۔“

(خطبات طاہر جلد 2 ص 636)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔“

(خطبات مسرور جلد اوّل ص 379.)

گھریلو آزمودہ ٹوٹکے: شہد گلا خراب ہونے کی صورت میں ادرک کے رس میں شہد ملا کر تھوڑا تھوڑا چاٹیں سوزش ختم ہو جائے گی۔ شہد کو سرکہ میں گھولیں اور اس کی کُلیاں کریں، دانت اور مسوڑھے مضبوط ہو جائیں گے۔ زکام سے بچاؤ کے لیے شہد اور لیموں کا رس ملا کر پینے سے زکام سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر شہد میں کافی نمک ملا کر چہرے پر لگائیں تو چہرے کی چھائیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ شہد میں زیادہ سا کالی مرچ کا پاوڈر ڈال کر جب کھانسی شروع ہو اسے تھوڑا سا چاٹ لیں، افاقہ ہو گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: اپنا سر اونچا رکھو کہ کسی سے نہیں ڈرتے لیکن اپنی نگاہیں نیچی رکھو تا کہ پتہ چلے کہ تم ایک باعزت گھرانے سے تعلق رکھتے ہو. اگر کوئی تم سے جلتا ہے تو بجائے غصہ ہونے کہ ان کی جلن کی قدر کرو کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو تمہیں خود سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ہر سنی ہوئی بات کو بیان نہ کرو ورنہ تمہاری بیوقوفی کے لئے یہی بات کافی ہو گی- .رشتوں کی خوبصورتی ان کی باتوں کو برداشت کرنے سے ہے۔ بے عیب انسان تلاش کرو گے تو اکیلے رہ جاؤ گے۔ صرف پیسے کا ہونا رزق نہیں ہے۔ نیک اولاد، اچھا اخلاق اور مخلص دوست بھی رزق میں شامل ہیں۔ تجربہ انسان کو غلط فیصلے سے بچاتا ہے مگر تجربہ غلط فیصلے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ انسانیت بہت بڑا خزانہ ہے اسے لباس میں نہیں انسان میں تلاش کرو۔ جو تمھیں خوشی میں یاد آئے سمجھو تم اس سے محبت کرتے ہو اور جو تمھیں غم میں یاد آئے تو سمجھو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ تین کام کسی کے دل میں آپ کی عزت بڑھا دیتے ہیں سلام کرنا، کسی کو جگہ دینا، اور اصل نام سے پکارنا۔

نظم

(فوزیہ یاسمین ملک)

آؤ ویرانوں کو سجائیں — بستی اک سندر سی بنائیں
امن سکوں کا ساز بجا کر — گیت محبت کے ہم گائیں
پیار کی خوشبو سے ہم یارو — ہر گھر کا آنگن مہکائیں
راج ہو ہر سُو مُسکانوں کا — دیپ محبت کے بھی جلائیں
کوئی بھی آنکھ نہ آنسو بہائے — ہر اک جان کا درد بٹائیں
امن سندیسہ امن کا نعرہ — فوزی مل کر سارے لگائیں

مجلس Bodø

مجلس Bodø کی طرف سے لجنہ اماءاللہ کو صد سالہ جوبلی کی مبارکباد!

جس مقصد کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی تھی لجنہ اس مقصد کو پورا کرنے کی ہمیشہ جدوجہد کرتی رہے۔ آمین

لجنہ اماءاللہ کی صد سالہ جوبلی کے حوالے سے شعبہ جات کی رپورٹ

رپورٹ شعبہ تعلیم

شعبہ تعلیم کے تحت مندرجہ ذیل کاموں کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لی گئی تھی۔

- لجنہ کو قرآن کریم کے پہلے 10 پارے باترجمہ سکھائے جائیں۔
- تیسواں پارہ حفظ کیا جائے۔
- تلفظ قرآن مجید کے 50 اساتذہ تیار کئے جائیں۔
- لجنہ کو کشتی نوح میں سے ہماری تعلیم والا حصہ ازبر کروایا جائے۔

اللہ کے فضل وکرم سے نیشنل صدر لجنہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ کی ہدایت پر جنوری 2017 سے شعبہ تعلیم کے تحت ان کاموں کا آغاز ہوا۔سب سے پہلے نیشنل سیکرٹری تعلیم طیبہ مبارکہ رضوان نے مرکزی طور پر سکائپ پر ایک ترجمہ وتفسیر کلاس کا اجرا کیا جو ہفتے میں چار دن شام کے وقت آدھے گھنٹے کے لئے ہوتی تھی۔اس کلاس میں قریبا 20 ممبرات شامل تھیں۔اس کلاس میں روزانہ ایک رکوع پڑھایا جاتا اور اگلے دن سبق سنا جاتا۔اور ایک پارہ مکمل کرنے کے بعد اس کا تحریری امتحان لیا جاتا۔شروع میں صرف اس کلاس میں شامل ہونے والی ممبرات نے جوش وخروش سے ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دی اور امتحان بھی دیا۔بعد میں نیشنل سیکرٹری تعلیم نے صبح کے وقت میں بھی ایک کلاس شروع کی اور مزید 18 ممبرات نے ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی طرف توجہ کی۔ اور سپاروں کا امتحان دینا شروع کیا۔الحمدللہ یہ کلاسز باقائدگی سے جاری رہیں۔اور شام کی کلاس تو ابھی تک جاری ہے۔بعد ازاں محترمہ شاہدہ ناصر صاحبہ، منصورہ نصیر صاحبہ اور صدیقہ وسیم صاحبہ نے بھی ترجمہ کلاسز شروع کیں مرکزی سطح پر سپاروں کا ماہانہ امتحان لینے کے سلسلہ میں محترمہ منصور نصیر صاحبہ کا تعاون ہمیشہ حاصل رہا۔پھر مجالس کی سطح پر بھی کلاسز شروع ہوئیں اور اب تک 63 ممبرات دس پاروں کا امتحان مکمل کر چکی ہیں۔ذیل میں ان خوش نصیب ممبرات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ان ممبرات میں ایک ناصرہ بھی شامل ہیں جنھوں نے لجنہ کے ساتھ پہلے دس پاروں کا امتحان دیا۔

دس پاروں کا امتحان پاس کرنے والی 63 ممبرات: لائبہ محمود (ناصرہ)، نسیم مظفر، ، شمسہ کنول، ثمینہ ظہور، منصورہ نصیر، امتہ الباسط شاہد، فرخندہ کنول، سیدہ بشریٰ خالد، طاہرہ افتخار، شمع احمد، شازیہ نعیم، ریحانہ نعیم، سعیدہ فرحت رانا، عصمت صدف، یاسمین لیاقت، سیدہ امتہ السلام، امتہ المنان، امتہ السلام ناصرہ، امتہ الجمیل، فہمیدہ سہیل، سارہ رفیق، صدیقہ وسیم، عطیہ رفعت، شمائلہ مبین، فوزیہ ملک، امتہ النور منعم، عفت باسط، ا، شمع راحیلہ، راشدہ عفت، لبنیٰ غزالہ، انیلا شان، مبشرہ احمد، مدیحہ محمود، عائشہ اعجاز، فاخرہ جاوید، عامرہ ناظرین، صباحت البشریٰ، شازیہ منیر، سعدیہ جاوید، آصفہ کوکب، نبیلہ صدف، عطیہ عدنان، ماہ منیر، امتہ المتین طاہرہ، سلطانہ قدوس، مریم مسلم، سرور مبارک، نصرت خواجہ، حافظہ طوبیٰ احمد، لبنیٰ کریم، فرح ذوالفقار، نصرت ادریس، حنا ذیشان، ریحانہ متین، زاہدہ جمیل، امتہ المحسن رائے، قرۃ العین، سعیدہ انور، آسیہ منصور، صبیحہ اطہر، ثنا فرخ، منصورہ بشریٰ، نبیلہ انور۔

تیسواں پارہ حفظ کرنے والی 47 ممبرات: منصورہ نصیر، فہمیدہ مسعود، نسیم مظفر، سارہ نور العین، ماہم قریشی، سعیدہ فرحت رانا، عائشہ چیمہ، بریوان، شازیہ نعیم، یاسمین لیاقت، امتہ الباسط شاہد، طیبہ رضوان، بلقیس اختر، شمع احمد، عفت باسط، صباحت البشریٰ (حافظہ)، عطیہ رفعت، شمائلہ مبین، نبیلہ رفیق، نبیلہ صدف، سیدہ بشریٰ خالد، طاہرہ افتخار، لبنیٰ کریم، مبشرہ احمد، راشدہ عفت، شازیہ علی، سعیدہ انور، ندرت انور، صبا انور، ثمینہ ظہور، صبیحہ اطہر، فریدہ ظہور، انعم اسلام، خالدہ چغتائی، ماہ منیر، لائبہ محمود، عصمت صدف، سیدہ امتہ السلام عقیل، سارہ رفیق، عابدہ باری، نبیلہ انور، سعدیہ جاوید، شاہدہ ناصر، ریحانہ خالد، ندا کومل ساجد، حافظہ طوبیٰ احمد، فائزہ فواد۔

تلفظ کا امتحان پاس کرنے والی 60 ممبرات: بلقیس اختر، طیبہ مبارکہ رضوان، سیدہ امتہ السلام، آسیہ منصور، ماہم قریشی، حنا رفیق، طاہرہ عزیز، سیدہ بشریٰ خالد، سارہ رفیق، عفت باسط، مبشرہ احمد، سلمانہ بتول، مہرین شاہد، سمعیہ احمد، مریم رضوان، صبا انور، صدیقہ ناصرہ، نبیلہ طیب، ندا طارق، روبینہ خلیل، عامرہ ناظرین، ماریہ سوسن، ، پروین اختر، نصرت خواجہ، شمائلہ ڈار، ، طاہرہ افتخار، عائشہ اعجاز، رملہ ہارون، عطیہ نصیر، عابدہ باری، امتہ الحلیم عامرہ، فائزہ نجیب، حافظہ طوبیٰ احمد، راشدہ عفت، امتہ المتین طاہرہ، منصورہ نصیر، دردانہ نور، ماہا قریشی، فریدہ داؤد، ربیعہ عبدالسلام، مومنہ احمد، لائبہ محمود، ناصرہ تبسم، رابعہ قیصرانی، مائدہ چیمہ، فریدہ ظہور، خالدہ چغتائی، ریحانہ خالد، منہا ملک، شازیہ منیر، نبیلہ انور، لبنیٰ طارق، ماہ منیر، صباحت البشریٰ، فرح ذوالفقار، شمع یاسمین، فائزہ فواد، شازیہ راجہ، راشدہ بٹ۔

حفظ پارہ 30 کے سلسلہ میں محترمہ شاہدہ ناصر صاحبہ کا تعاون ہمیں مسلسل حاصل رہا۔ قرآن کریم کا تلفظ سکھانے کے سلسلہ میں سیدہ امتہ السلام عقیل کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ تلفظ پڑھانے اور امتحان لینے کے لیے شازیہ نعیم اور مبشرہ احمد صاحبہ کا تعاون نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حاصل رہا۔

اس سال ”ہماری تعلیم“ مجالس اور مرکزی سطح پر پڑھائی جا رہی ہے۔ اور انشا اللہ ستمبر میں اس کا امتحان لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جوبلی کے کاموں میں حصہ لینے والی تمام ممبرات کو بہت برکتیں عطا فرمائے اور جن ممبرات نے ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد کی ان کو بھی بہترین جزا عطا فرمائے اور دنیا اور آخرت میں ان کا مددگار ہو۔ آمین

رپورٹ شعبہ خدمت خلق

- خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ شعبہ خدمت خلق ناروے کو 2019 میں پہلی مرتبہ A- HUS ہوسپیٹل میں کرسمس کے موقع پر بچوں کے لیے گفٹ دینے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد سے اب تک کرسمس اور عید کے مواقع پر بیمار بچوں کو تحائف دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ کینسر کے بچوں کے لیے اون سے بنی ہوئی مختلف اشیاء جن میں بیگ، سوئیٹر اور ہاتھ سے بنے ہوئے کھلونے شامل ہیں ہنرمند ممبرات نے بڑی محنت اور خلوص سے تیار کر کے دیئے۔
- 2022 میں عید الفطر کے موقع پر RIKS ہوسپیٹل سے بھی رابطہ کیا گیا اور تقریباً 100 کی تعداد میں تحائف اور ناصرات کے ہاتھ سے بنے ہوئے خوب صورت عید کارڈ دیئے گئے۔
- 2022 دسمبر میں کرسمس کے موقع پر 100 کی تعداد میں تحائف ہوسپیٹل پہنچائے۔
- کرونا کی وبا کے دوران لجنہ اماء اللہ ناروے نے 36 مختلف اداروں جن میں ہوسپیٹل، چرچ، کنڈر گارڈن، رفاہی ادارے، اولڈ ہاؤس، لینگویج سینٹر، ٹیچرز اور ہمسائیوں کو کھانا تحائف پھول اور فروٹ باسکٹ پہنچائیں۔
- یوگینڈا میں لجنہ ناروے کی مساعی سے سکول تعمیر کروایا گیا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سکول کو مزید وسیع کرنے کا ارشاد فرمایا جس پر لجنہ ناروے نے لبیک کہتے ہوئے مزید قربانی کی اور سات لاکھ چالیس ہزار کی ٹوٹل رقم سے یہ سکول تعمیر ہوا۔

- لجنہ اماء اللہ کی سو سالہ جوبلی کے موقع پر لجنہ ناروے نے نائجر میں سلائی سکول جس کی مالیت ایک لاکھ کرون ہے کی تعمیر کی منظوری خلیفہ وقت سے لی ہے۔ ہومینیٹی فرسٹ کے تعاون سے جلد ہی اس پر کام ہو گا۔

- رمضان المبارک 2022 میں ممبرات کو مریم فنڈ اور طلبہ فنڈ کی طرف خاص توجہ دلائی گئی جس کی مساعی درج ذیل ہے۔
    - مریم فنڈ:155 ممبرات 64063 کرون
    - طلبہ فنڈ:55 لجنہ اے 17500 کرون

- دسمبر 2022 کے آخری عشرہ میں ایک دن انفرادی یوم خدمت خلق منایا گیا جس میں 352 ممبرات نے اپنی سہولت سے کسی کی بھی مالی مدد، عیادت، تعزیت، بزرگوں کا خیال یا ہمسائیوں کو نئے سال کا تحفہ دیا۔
- کرسچن سند مریم مسجد میں جوبلی کے تحت پودے لگائے گئے ہیں۔
- مارچ 2023 میں مریم شادی فنڈ کے لیے 101 سوٹ پاکستان میں ضرورت مند بچیوں کے لیے بھجوائے گئے۔

- عید الفطر 2023 کے موقع پر جماعت کی بزرگ خواتین کو جوبلی اور عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لیے تحائف دیئے گئے۔

رپورٹ نیشنل سیکرٹری خدمت خلق شمسہ کنول

رپورٹ شعبہ صنعت و دستکاری

نمائش:۔ صد سالہ جوبلی کے حوالے لجنہ کی مساعی پر نمائش تیار کی گئی۔ اس میں لجنہ کا تعارف مقاصد، کام کرنے کا طریقہ کار اور ناروے میں لجنہ اماء اللہ کی مساعی کا خاص طور پر ذکر ہے جس میں۔ شعبہ خدمت خلق، تبلیغ، اشاعت اور مالی قربانی کی مساعی کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے نیز یورپ میں لجنہ کی مالی قربانی سے تعمیر شدہ مساجد کے ماڈل بنائے گئے۔ یہ نمائش پورے سال مسجد کی گیلری میں لگی رہے گی۔

پمفلٹ:۔ تعارف لجنہ، لجنہ کا عہد اور مساعی پر مشتمل ایک پمفلٹ نارویجن زبان میں تیار کیا گیا ہے ۔جس میں عورتوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء احمدیت کے ارشادات کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔

لوگو لجنہ ناروے: لجنہ کا لوگو بنانے کے لیے ٹیم بنائی گئی جس کی تجاویز کے مطابق لوگو تیار کیا۔ لوگو میں لجنہ کا جھنڈا اور نارویجن جھنڈے کے رنگوں کا شامل کیا گیا ہے ۔

سوئیز:۔ اس موقع پر سوینز بنائے گئے جس میں چائے کے مگ، بٹن بیجز، فریج کے میگنٹ پین شامل ہیں ان تمام اشیاء پر لجنہ کا لوگو پرنٹ کروایا گیا۔

مسجد کی تزئین و آرائش: نئے پودے رکھے گئے، لجنہ کے داخلی راستہ پر جھنڈیاں اور لائٹس لگائیں گئیں۔ مسجد پر مناسب چراغاں کیا گیا ۔

بینر: ایک بینر بنایا گیا ہے جس پر لجنہ کا لوگو ہے اور نارویج زبان میں لکھا ہے کہ لجنہ اماء اللہ سو سالہ جوبلی۔ یہ بینر مسجد کی بیرونی دیوار پر لگایا گیا تھا۔

تحائف: مختلف لوگوں کو دینے کے لیے گفٹ بنوائے گئے ہیں۔ جس دستانے اور ماتھے پر پہننے والی پٹی شامل ہے۔ یہ تمام اشیاء نارویجن اون سے لجنہ کی ممبرات نے نٹنگ کیں ہیں۔ اور ان کو خالص نارویجن ڈیزائن کے مطابق تیار کیا گیا۔ نیز مختلف پروگرامز میں مہمانوں کے لیے سوئیزز پر مشتمل گفٹ پیک

تیار کئے گئے جس میں مگ، پین، بٹن بیج، فریج میگنٹ۔ لجنہ کا تعارفی پمفلٹ شامل تھا۔

ہاتھ سے بنی اشاء: مقامی ہسپتال میں کینسر کے بچوں لئے گڑیا کے کپڑے، ٹیڈی بیئر، نٹنگ کر کے دئے گئے۔

مئی پروگرام : لجنہ کے مئی کے پروگرام میں صد سالہ جوبلی کے مطابق ہال کو ڈیکوریٹ کیا گیا۔

مجالس کی ممبرات سے مئی اور لجنہ کی جوبلی کے حوالے سے اشیاء بنوائیں۔

نٹنگ، کروشیا مقابلہ : ہر دو کا مقابلہ رکھا گیا جس میں ممبرات اور لجنہ گروپ اے کی بچیوں نے مختلف اشیاء بنا کر دیں۔

(سیکرٹری صنعت و دستکاری)

رپورٹ شعبہ واقفات:

جوبلی کے کام: دوران سال چھ واقفات نے تلفظ ٹیسٹ پاس کیا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:

عزیزہ مریم رضوان، محترمہ روبینہ خلیل، عزیزہ منہاملک، عزیزہ فریدہ ظہور، عزیزہ رملہ ھارون۔ محترمہ نبیلہ انور

واقفات نے ترجمۃ القرآن بھی پڑھنا شروع کیا۔ پانچ واقفات نے چار سیپارے مکمل کر کے امتحان دے دیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں:۔

عزیزہ مریم رضوان، عزیزہ خافیہ شاہد، عزیزہ ضویا سامہ شاہد، عزیزہ فریدہ ظہور اور عزیزہ رملہ ہارون

تیسواں پارہ حفظ کرنے والی واقفات:

محترمہ نداکومل ساجد، محترمہ نبیلہ انور، عزیزہ شاذیہ علی، عزیزہ ندرت انور اور فریدہ ظہور

رپورٹ شعبہ اشاعت:

لجنہ اماء اللہ ناروے کا رسالہ زینب قدم بقدم

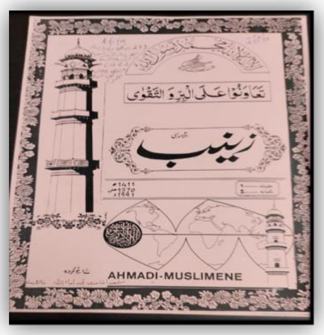

1991ء میں اس رسالہ کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ” زینب “ رکھا اور منظوری بھی عطا فرمائی۔ یہ رسالہ دو زبانوں پر مشتمل ہے اردو اور نارویجن صفحات مختص نہیں۔ عموماً اردو کے صفحات نارویجن سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پہلے شمارہ کے اردو حصہ کی ایڈیٹر ”محترمہ نبیلہ رفیق“ اور نارویجن حصہ کی ”محترمہ نسرین رشید“ تھیں اور اس کو ہر تین ماہ بعد شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ابتدا میں رسالہ ”زینب“ کی کتابت کا کام محترمہ عفیفہ نجم صاحبہ کے سپرد کیا گیا۔ اس کی ترتیب و تدوین میں شروع میں کافی مشکلات پیش آئیں کیونکہ کسی کو کوئی تجربہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی خاص رہنمائی میسر تھی۔ محترمہ عفیفہ نجم اس وقت اوسلو سے کافی دُور رہائش پذیر تھی۔ صدر صاحبہ چند مضامین اور رسالہ کے لیے کاغذ بذریعہ ڈاک بھجا کرتی تھیں۔ آغاز بالکل ناتجربہ کاروں کی طرح ہوا۔ ان کے پاس بھی وہاں رسالہ لکھنے کا کوئی سامان نہ تھا یعنی کوئی خاص قلم کاغذ وغیرہ اور نہ ہی وہاں اس چھوٹی سی جگہ پر ایسا سامان میسّر تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بھائی سے لندن سے قلم اور سیاہی وغیرہ منگوا کر لکھنا شروع کیا جس سے لکھائی بہتر ہوگئی۔ ان سے ہی رسالہ کے سرورق کے لیے ”زینب“ لکھوایا۔ ہاتھ سے پورا رسالہ لکھنا کافی مشکل اور وقت طلب کام تھا اس وقت ان کے بچے چھوٹے تھے اور بعض اوقات لکھے ہوئے صفحات میز پر پڑے ہوتے تو بچے خراب بھی کر دیتے تھے، بس محض خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہمت اور اس کے فضل سے یہ کام ہوتا رہا اور رسالہ کا معیار بھی وقت کے ساتھ ساتھ بہتر ہونے لگا۔ زینب میں خطبہ جمعہ اور خطابات حضور انور، علمی، تعلیمی، تربیتی، ادبی، مذہبی، حضور انور کے دورہ جات پر واقفات اور واقفین کے ساتھ کلاس میں پوچھے گئے سولات اور حضور انور کے پر حکمت جوابات، ناصرات کے صفحات، صحت، پکوان، انٹرویو، یادرفتگان دعائیہ اعلانات، پکنک اور تنظیمی پروگرامز کی رپورٹس۔ ان مضامین کے ساتھ ساتھ کچھ کالم اور مخصوص صفحات بھی شروع کیے گئے مثلاً درسِ قرآن، ودرسِ حدیث، درسِ ملفوظات، بچیوں کے لیے، ناصرات کا صفحہ، خواتین کی دلچسپی کیلئے، صحتِ جسمانی اور پکوان وغیرہ۔ اسی طرح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب میری والدہ بہت سی اقساط بنا کر سب کے استفادہ کے لیے لکھی گئی۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے محترمہ عفیفہ نجم نے 1991ء سے لے کر 2003ء تک رسالہ زینب کی کتابت کا کام سرانجام دیا۔ ابتداء سے لے کر 1998ء تک انہوں نے یہ رسالہ ہاتھ سے ہی کتابت کیا 1999ء میں انہیں کسی سے اردو کے پروگرام INPAGE کے متعلق پتہ چلا تو انہوں نے وہ لے کر خود ہی اس پروگرام کو سیکھا اور پھر رسالہ کمپیوٹر پر لکھنا شروع کیا جس سے اس میں خوبصورتی پیدا ہو گئی۔ اس طرح لکھنے میں ہاتھ سے لکھنے کی نسبت وقت بھی بہت کم لگنے لگا اور تصحیح و تدوین کے ضمن میں بہت سی مشکلات بھی دور ہو گئیں۔ چنانچہ 2003ء تک انہوں نے اس کی کتابت کا کام اور بعد کچھ عرصہ پروف ریڈنگ کا کام بھی کیا مگر پھر بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر یہ کام جاری نہ رکھ سکی۔ **محترمہ عفیفہ صاحبہ نے** دوبارہ اکتوبر 2012ء سے ستمبر 2021ء تک **پروف ریڈنگ** کی اور محترمہ **طاہرہ زرتشت صاحبہ** نے بھی پروف ریڈنگ کا کام کیا۔ اکتوبر 2021 سے **محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ** پروف ریڈنگ کا کام کر رہی ہیں۔

خلفاء کے پیغامات:

حضرت خلیفۃ المسیح کے زینب کے آغاز پر اور بعد میں بھی مختلف موقع جات پر آنے والے پیغامات زینب رسالے کی زینت بنتے رہے۔ مثلاً لجنہ اماء اللہ کے نیشنل اجتماع کے موقع پر جلسہ سالانہ کے، خصوصی شماروں کے موقعوں پر وغیرہ وغیرہ۔

انٹرویوز:

سکنڈے نیوین کے پہلے مبلغ : محترم سیّد کمال یوسف صاحب

پہلے نارویجن مسلمان احمدی : محترم نور احمد بولستاد صاحب

سابق امیر جماعت احمدیہ ناروے: محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب

صحابہ اور صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولادوں کے انٹرویو کیے گیے: مثلاً، محترمہ منیرہ کمال یوسف صاحبہ، محترمہ نذیرہ بانو بیگم صاحبہ۔

انٹرویو امہات واقفین مبلغین: محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب، محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم یاسر عتیق فوزی صاحب ، محترمہ سعدیہ جاوید صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم محمد غالب جاوید صاحب، محترمہ آسیہ پرویز صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم ہارون احمد چوہدری صاحب، محترمہ مبارکہ شاہد صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم مصور احمد شاہد صاحب، محترمہ طاہرہ زرتشت صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم سفیر احمد زرتشت صاحب، محترمہ فائزہ فواد صاحبہ والدہ مربی و مبلغ سلسلہ مکرم مطاہر محمود خان صاحب۔

مبائعین کے انٹرویوز: محترمہ بلقیس اختر صاحبہ اور محترمہ سارہ رفیق صاحبہ -

نارویجن مبائعین کے انٹرویوز:

Ine Aicha Møller Anwer, /Saleha,Amandus A.M.Mustafa Bøe, Berivan Muhammadsaeed/ Monica T.Ahmad/Zeliha Doganog, Fatima Mohammed Mustfa /Trine Tandbrg

خدمت دین کی توفیق پانے والی نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ:

محترمہ قانتہ مبشر صاحبہ، محترمہ عفت باسط صاحبہ، محترمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ، محترمہ نسیم منیر صاحبہ، محترمہ سعدیہ جاوید صاحبہ، محترمہ شہلا اشرف صاحبہ، محترمہ سیّدہ بشریٰ خالد صاحبہ اور موجودہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ ہیں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت بطور مدیرہ:

محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ، محترمہ خالدہ چغتائی صاحبہ، محترمہ امتہ المنان صاحبہ، محترمہ شہلا اشرف صاحبہ، محترمہ مبشرہ مبارکہ حامد صاحبہ، محترمہ مدیحہ احمد صاحبہ اور موجودہ منصورہ نصیر صاحبہ۔

نارویجن حصے کی ٹیم:

محترمہ نسرین رشید صاحبہ، محترمہ درثمین زرتشت صاحبہ، محترمہ قراءۃ العین زرتشت صاحبہ، محترمہ طیبہ منیر صاحبہ، محترمہ مہرین حیات صاحبہ عندلیب انور، محترمہ شائستہ باسط صاحبہ، شازیہ علی، مدیحہ احمد۔

ڈیزائننگ کا کام کرنے والی لجنہ:

معیار دوئم: عزیزہ مدیحہ احمد، عزیزہ ضویا سامہ شاہد، عزیزہ فاکہہ چوہدری، عزیزہ ماہم نعیم عزیزہ صوفیہ خلیل، عزیزہ خافیہ شاہد اور عزیزہ فریدہ ظہور

خصوصی شمارہ جات اور مجلے جس میں ناروے کی لجنہ اماءاللہ کی تاریخ محفوظ ہے

اپریل، مئی، جون 2003ء **سیرت النبی ﷺ نمبر** جولائی، اگست، ستمبر 2003ء **حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نمبر** اکتوبر نومبر دسمبر 2005ء مجلّہ شمارہ نمبر 3: اپریل، مئی، جون 2008ء **خلافت نمبر** حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ **جشن صد سالہ خلافت جوبلی نمبر**: اکتوبر، نومبر، دسمبر 2008ء **قندیل خلافت**، اکتوبر، نومبر، دسمبر 2012ء **سیرت النبی ﷺ نمبر**: اکتوبر نومبر دسمبر 2015ء، **تحریکات (تحریک جدید ووقف جدید) نمبر** جولائی اگست ستمبر 2016ء: **عائلی زندگی نمبر** اکتوبر، نومبر دسمبر 2016ء: **25 سالہ جوبلی مجلّہ**: اکتوبر 2019ء تا مارچ 2020ء، **ششماہی سیرت النبی ﷺ نمبر**، سہ ماہی **زینب جنوری تا مارچ 2022ء ششماہی قرآن نمبر**: اپریل تا ستمبر 2022ء اور (اکتوبر 2022ء تا ستمبر 2023ء **مجلّہ صد سالہ جوبلی لجنہ اماءاللہ**

ویب سائٹ ایڈریس: Lajna.no

رپورٹ شعبہ ناصرات:

رپورٹ ناصرات جوبلی ٹارگٹ: لجنہ کی تنظیم کے سوسال پورے ہونے سے قبل 2018 میں نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے نے چند ٹارگٹ لجنہ وناصرات کے لیے مقرر کیے جو کہ لجنہ کے سوسال پورے ہونے پر 2023 تک مکمل کرنے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ان کی منظوری لی گئی۔ اور خدا کا نام لے کر ان پر کام شروع کیا گیا۔ ناصرات کے پاس تین ٹارگٹ تھے۔

- **معیار کے مطابق سورتیں حفظ کرنا**
- **نماز سادہ اور باترجمہ یاد کرنا**

سال بہ سال ان کاموں کی نگرانی کی جاتی رہی۔ماؤں اور مجالس کی سیکریٹریان ناصرات نے بھرپور تعاون کیا۔ رپورٹ کچھ یوں ہے۔

دونوں ٹارگٹ مکمل کرنے والی ناصرات۔ 21

صرف سورتوں کا ٹارگٹ مکمل کرنے والی ناصرات۔ 4

نماز کا ٹارگٹ مکمل کرنے والی ناصرات۔ 14

- **10 انبیاء کی کتب اُردو اور نارویجن میں شائع کرنا۔**

انبیاء کی کتب کی اشاعت کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی محنت اور لگن سے کام کیا جارہا ہے۔ 2018 سے اس پر کام کیا جارہا ہے۔ اللہ کے فضل سے 9 انبیاء کی کتب کا اُردو مسودہ ڈیزائن کر کے کتب کی صورت میں تیار ہو گیا۔ جسے عنقریب پرنٹ کے لیے بھیجا جائے گا۔ 6 انبیاء کے مسودہ کا نارویجن تراجم ہو چکا ہے۔ اُردو کی کتب کے بعد انشاء اللہ نارویجن تراجم کو انہی تصاویر اور oppsett کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

Lajna Ima'illah 100 års Jubileums mål
Shoba Nasirat 2018 - 2023

De som har oppnådd begge mål

Myare Awal

	Navn	Majlis	Siste 20 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut med oversettelse
1	Maleha Nasir	Nor	Ja	Ja
2	Palwasha Ahmad	Ullensaker	ja	ja
3	Malaika Malik	Ullensaker	ja	ja
4	Aira Afkari	Lillestrøm	Ja	Ja
5	Bushra Tabasum	Baitun Nasr	Ja	Ja

Myare Doem

	Navn	Majlis	Siste 15 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut med oversettelse
1	Avira Hayat	Ullensaker	ja	ja
2	Adila Suboh	Kristiansand	ja	ja
3	Shumaila Anwar	Nordstrand	ja	Ja

Myare Soem

	Navn	Majlis	Siste 10 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut
1	Maira Yasfeen Ahmad	Ullensaker	ja	ja
2	Tamseela Ahmad	Baitun Nasr	Ja	ja
3	Zenab Tahir	Baitun Nasr	Ja	Ja
4	Alisha Zohra Ahmad	Drammen	Ja	Ja
5	Romeesa Ahmad	Ullensaker	Ja	Ja

De som har gått til Lajna nå

	Navn	Majlis	Siste 20 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut med oversettelse
1	Samiyah Ahmad	Ullensaker	ja	ja
2	Maryam Rizwan	Ullensaker	ja	ja

3	Laiba Mehmood	Ullensaker	ja	ja
4	Attia Muzafar	Ullensaker	ja	ja
5	Sadaf Rehman	Ullensaker	ja	ja
6	Afia Mehroosh	Baitun Nasr	ja	ja
7	Frida Zahoor	Lillesterøm	Ja	Ja
8	Maha Qureshi	Lillestrøm	Ja	Ja

De som har oppnådd Sura mål

Myare Awal - Ingen

Myare Doem

	Navn	Majlis	Siste 15 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut med oversettelse
1	Zoha Ahmad	Nordstrand	ja	
2	Manahil Khan	Baitun Nasr	Ja	

Myare Soem

	Navn	Majlis	Siste 10 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut
1	Aira Adeel	Nordre Follo	ja	
2	Irij Munawar	Nordre Follo	Ja	

De som har oppnådd Namaz mål

Myare Awal

	Navn	Majlis	Siste 20 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut med oversettelse
1	Sabiqa Mehmood	Nordstrand		ja
2	Inaya Ahmed	Nittedal		Ja
3	Hibba Khawaja	Fredrikstad		ja
4	Iman Munawar	Nordre Follo		Ja

Myare Doem

	Navn	Majlis	Siste 15	Hele salat og Dua-e-qunut

			suraer	med oversettelse
1	Maizah Choudry	Lillestrøm		Ja
2	Najia Ahmad Khawaja	Fredrikstad		Ja
3	Dia Adil	Fredrikstad		Ja
4	Delisha Farrukh	Baitun Nasr		Ja
5	Eliza Shah	Nordre Follo		Ja

De som har gått til Lajna nå

	Navn	Majlis	Siste 20 suraer	Hele salat og Dua-e-qunut med oversettelse
1	Kazma Anwar	Nordstrand		ja
2	Nigar Ahmad	Nordstrand		Ja
3	Manal Waseem	Nordstrand		Ja
4	Madiha Rashid	Nittedal		Ja
5	Romana Nor			Ja

Nasirat som oppnådd 2 mål = 21
Nasirat som oppnådd bare sura mål= 4
Nasirat som oppnådd bare Salat mål = 14

Totalt= 39 Nasirat

Trøndelag مجلس

ناروے کی تمام لجنہ کو جوبلی مبارک ہو۔ اللہ ہماری لجنہ کی اس تنظیم کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی برکات سے نوازتا رہے۔ آمین

نظم

(قدسیہ لطیف مرحومہ (والدہ فرح ذوالفقار) مجلس فرید رکستاد)

اُوڈاچی والیا موڑ مُہار وے
تیری ڈاچی دے گل وچ ٹلیاں

میں تے ست سمندر پار ٹُر چلی آں
میں تے لندن ایئرپورٹ تے کھلی آں

میں تے اسلام آباد دے موٹروے تے کھلی آں
میں پیارے خلیفہ رابع دے مزار اُتے چلی آں

ایتھے بی بی آصفہ دے ڈیرے نیں
ایتھے دعاواں کرن والے بتھیرے نیں

ایتھے پیارے خلیفہ نال ملاقات اے
ایتھوں دعاواں دیاں جھولیا بھر کے ٹُر چلی آں

میں تے مڑ حدیقۃ المہدی ٹُر چلی آں
ایتھے اُوچے تے نیوے ٹِبے تے ٹیلے نیں

میں تے حدیقۃ المہدی وچ کَھلی آں
ایتے چٹیاں دودھ مارکیاں نیں

ایناں مارکیاں وچ رونقاں لگیاں نیں
ایتھوں دیس دیس توں احمدی آئے نیں

ایتھے سرسبز جنگل تے بیلے نیں
ایتھے احمدیاں دے میلے نیں

اَسی جنگل دے وچ منگل لاواں گے
اَسی حدیقۃ المہدی نوں ربوہ ونگر سجاواں گے

ایتھے احمدی پئے گجدے نیں
امام مہدی دے نعرے وجدے نیں

جلسہ سالانہ آوے سال دے سال نی
رکھو روزے پڑھو نمازاں کر کے نیک خیال نی

دیکھونی دیکھو سیئو چن چڑیا ساناں تے
منو کی آکھدے سارے لوکی پئے جاندے نے

اُوڈاچی والیا موڑ مہار وے
تیری ڈاچی دے گل وچ ٹلیاں
میں تے حدیقۃ المہدی وچ کَھلی آں

لجنہ اماء اللہ ناروے کی لجنہ کی تنظیم کے بارے میں اپنے تاثرات

قدسیہ عتیق لکھتی ہیں

مجھے لجنہ اماءاللہ سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ ہمارے اپنے سارے پروگرام ہوتے ہیں اور اپنے اجلاس ہوتے ہیں جس سے ہم بہت علم حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہماری اپنی تنظیم نہ ہوتی تو پھر ہم ایسے اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی ہمارا ایمان تازہ ہو تا رہنا تھا۔ الحمدللہ

صباحت ماہ منیر لکھتی ہیں

لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے تحت ہم عورتیں ایک جگہ آزادی کے ساتھ جمع ہو کر تعلیمی اور تربیتی کاموں اور پروگراموں میں حصہ لیتی ہیں۔ اس وجہ سے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر سکتی ہیں جس سے ان میں خدا سے محبت اور نظام جماعت سے وابستگی کا معیار بلند کر سکتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی اطاعت اور ان سے تعلق کو مضبوط بنا سکتے ہیں اور اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کے پیارے بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔

شمسہ کنول لکھتی ہیں

لجنہ اماءاللہ کی ایک ممبر کی حیثیت سے مجھے ہمیشہ اپنی تعلیمی و تربیتی قابلیت کو بڑھانے کے مواقع میسر آئے تعلیمی نصاب، تربیتی جائزے، اجتماعات، قرآن کلاسز، ماہانہ اجلاسات اور دیگر پروگراموں کے ذریعے اپنی معاشرتی اخلاق اور روحانی حالت کو بہتر بنانے میں رہنمائی ملی۔ الحمدللہ

محترمہ فوزیہ خلیل صاحبہ اپنے دلی تاثرات یوں لکھتی ہیں

السلام علیکم پیاری بہنوں!

لجنہ کے سو سال ہونے پر آپ سب کو دلی مبارک

لجنہ کی تنظیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 22دسمبر 1922 میں قائم کی۔ لجنہ کی تنظیم پہلی تنظیم تھی ہم سب خوش قسمت ہیں کہ ہم نے لجنہ کی تنظیم کو سوسال ہوتے دیکھا ہے اوراس تنظیم میں رہ کر میں نے بہت کچھ سیکھا،اس سے برکتیں حاصل کیں اوراللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکرادا کرتی ہوں کہ یہ دن دیکھا اوراس دن کو تہجد،نفلوں اور صدقات سے گزارہ اور مرکز میں بھی اس دن کو منایا۔ اللہ کرے یہ لذّتیں قائم رہیں اور ہمارے ہر عمل میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کاعکس ہو۔ یہ نعمتیں اور خلافتیں بھی ہمیں ملتی رہیں۔ آئندہ آنے والے سوسال تک اللہ تعالیٰ ہماری لجنہ کو ایک اچھی نسل کی تربیت کرنے والا بنائے۔

اللہ کی خادمات ہیں لجنہ کی ممبرات

ہر لمحہ ساتھ ہیں احمد کی ناصرات

محترمہ سلمٰی ساجد لکھتی ہیں! میں اللہ تعالیٰ کی بے حد مشکور ہوں کہ میں لجنہ اماءاللہ کی ممبر ہوں۔ اس تنظیم سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اوراپنے بچوں کی بہتر رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق پائی۔ یہ تنظیم خلیفہ وقت کی ہدایات کی روشنی میں جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق پارہی ہے۔ صدسالہ جوبلی پر تنظیم کو بہت بہت مبارک ہو۔

محترمہ لبنیٰ غزالہ احمد لکھتی ہیں! خدائے رحمٰن ورحیم کا ہر لحظہ شکر بجالارہی ہوں کہ میں لجنہ امااللہ کی صدسالہ جوبلی منارہی ہوں۔ آپ سب کو بھی میری طرف سے صدسالہ جوبلی مبارک ہو۔ خداتعالیٰ سے دعاہے کہ ہم لجنہ امااللہ کے عہد کو نبھانے والیاں ہوں۔ آمین۔

محترمہ حافظہ طوبیٰ احمد لکھتی ہیں! تمام لجنہ امااللہ کو صدسالہ جوبلی بہت بہت مبارک ہو۔لجنہ اماِللہ کی تنظیم ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک ایسافضل اوراحسان ہے جو مسلسل خلافتِ احمدیہ کے زیرِسایہ پھل پھول رہی ہے اور یہ نہ صرف ہم لجنہ کو ہمارے اعلیٰ مقام اور ذمہ داریوں کو پہچاننے اوران کی یاددہانی کرانے کی ضامن ہے بلکہ ہماری اخلاقی، دینی اور روحانی حالتوں میں بہتری کے لیے مسلسل جدوجہد کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق، خلافت سے وفا،اوردین کی خدمت اوراشاعت کا حق اداکرتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں کے بچاؤ کی ضمانت بن جائیں اور معاشرے میں ایک انقلاب پیدا کردیں۔ آمین۔

محترمہ سیّدہ فرزانہ نثار لکھتی ہیں! ناروے میں میراپہلا اجلاس 1978 ایک ٹیبل پہ پانچ لجنہ ممبرات کی تنظیم کے ساتھ ہوا اس منظر نے مجھے لجنہ کے قیام کی یاددلائی جو 14 ممبرات سے شروع ہوا تھا۔ مجھے آج بھی یاد ہے اس دوران تنظیمی خدمات سرانجام

دیتے ہوئے جو ترقی کے مراحل طے ہونے کا سلسلہ دیکھنے کو ملا اسے چند سطروں میں سمیٹنا ناممکن ہے۔ خلافت کے سائے تلے لجنہ نے اپنی علمی اور عملی خدمات کو نکھارتے ہوئے لوگوں کو حق کی طرف بلایا اور دینِ حق کا پیغام جگہ جگہ پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آج یہاں کی 600 سے زائد لجنہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشن کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری کو احسن رنگ میں آگے لیکر بڑھنے والوں میں سے ہے۔ اس سو سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر سب کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

محترمہ صائمہ صفدر لکھتی ہیں "خدمتِ دیں کو اِک فضلِ الٰہی جانو" الحمدللہ آج لجنہ کی تنظیم ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے سو سالہ جوبلی منا رہی ہے ترقی کے اس دور میں مشکلات اور محدود وسائل کے ساتھ ہمارے بڑوں نے ہمارے لیے اور نسلوں کی تربیت کے لیے ایسا مضبوط نظام دیا جس کی برکات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور الحمدللہ اِس تنظیم کی وجہ سے مختلف کام کرنے کا موقع بھی مل رہا ہے اور اس طرح بچوں کی تربیت کرنے میں بھی آسانیاں ہوئیں۔ میں 60 کلو میٹر سے بچوں کو لے کر جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتی ہوں اللہ کے فضل سے جماعت سے تعلق رکھنے کا نمایاں اجر عطا ہو رہا ہے اتنی سہولتوں کے باوجود کبھی کبھی مشکل بھی لگتا ہے تو اپنے بڑوں کا وقت یاد کرتی ہوں جن کے پاس اتنے وسائل نہیں تھے مگر حوصلے مظبوط تھے۔ انہی مظبوط ارادوں سے اپنی نسلوں کو اس مضبوط نظام سے جوڑ گیے۔ دل سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے عہد کرتی ہوں اس مشن کو آگے بڑھانے میں انشاءاللہ اپنا فرض نبھاتی رہوں گی۔ دعا گو ہوں کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس سلسلہ کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ معاون بنائے رکھے۔ آمین جس میں لجنہ کا عہد ہم سے تقاضا کرتا ہے اس کی حفاظت کرتے ہوئے اس کی تعلیم کو دوسروں تک پہنچائیں۔ خدا کرے ہم یہ حق ادا کرنے والیں ہوں۔ آمین

محترمہ شمع احمد لکھتی ہیں! لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قائم ہونے کے سو سال پورے ہونے پر دنیا بھر کی تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اس تنظیم سے وابستگی میری پہچان ہے۔ اس تنظیم کی متحرک کارکن ہونے نے مجھے بہت سی دنیاوی لغویات سے بچا کر مجھے میری زندگی کے اعلیٰ مقصد کی راہ پر گامزن کیا۔ میرا سارا وقت جماعتی و تنظیمی کاموں میں بسر ہوتا ہے۔ کئی بار جب لگتا ہے کہ کوئی کام مشکل ہے یا زیادہ ہے لیکن ہر بار اس کام کو مکمل کرنے کے بعد بہت خوشی ملتی اور خدا کے حضور سجدہ شکر ہوتا ہے کہ مجھے اس طرح کام کرنے کا موقع اور توفیق دے رہا ہے۔ سچ ہے کہ ہم سب بہت خوش قسمت ہیں اور ہمارے وہ بڑے جنہوں نے احمدیت کی سچائی کو قبول کیا اور ہمیں ان راہوں پر ڈالا اللہ تعالیٰ انہیں بھی اعلیٰ درجات سے نوازے اور ہمیں اپنے عہد لجنہ اما اللہ کو پورا کرنے والا بنائے کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والیاں ہوں۔ آمین۔

عزیزہ منہا ملک لکھتی ہیں! ناصرات میں تھی تو شوق تھا کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں جلد از جلد شامل ہوں۔ اب جبکہ میں لجنہ اماء اللہ میں شامل ہوں اور اپنی بہتری کے لیے سب سے پہلے نظامِ وصیت میں شامل ہوئی تاکہ میں اپنی کمزوریوں کو دور کر سکوں اور احسن رنگ میں دین کی خدمت کر سکوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے نائب سیکرٹری تبلیغ کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس کے ساتھ مرکزی طور پر بھی تھوڑا کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ الحمدللہ

محترمہ فریدہ داؤد لکھتی ہیں! لجنہ کی تنظیم واقعی میں بہت برکتوں والی ہے اور اس بات کا تجربہ میں خود کئی بار کر چکی ہوں۔ جب میں ناروے آئی تو اس وقت لجنہ کی تعداد بہت کم تھی لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقت کے ساتھ ساتھ یہ بڑھتی اور پھولتی چلی گئی مجھے خود اس بات کا مشاہدہ ہے کہ ہماری تربیت کے ساتھ ساتھ بچوں کی دینی تربیت ہو یا دنیاوی تربیت، بچوں کے شادی کے معاملات ہوں یا کوئی اور مسائل، اس تنظیم بدولت سے آسانیان پیدا ہوئیں آپس میں مل بیٹھنے سے ہمارے اندر پیار و محبت کا جذبہ بڑھا، واقفیت بڑھی۔ اس کے علاوہ مالی قربانی ہو یا جسمانی قربانی اس میں بھی لجنہ اما اللہ پیچھے نہیں رہی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تنظیم کی بنیاد رکھ کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور آج یہ تنظیم دنیا بھر میں لاکھوں کام سر انجام دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ آخر میں میری طرف سے تمام لجنات ناروے کو صد سالہ جوبلی مبارک ہو۔

محترمہ نبیلہ انور لکھتی ہیں! لجنہ کی تنظیم کے فائدے اس قدر ہیں کہ دو تین لائنوں میں بیان کرنا دریا کو کوزے میں بد کرنے کے برابر ہے بہر حال تنظیمِ لجنہ نے لجنہ، ناصرات اور بچوں کو ایک موتیوں کی لڑی میں پرویا ہوا ہے میں غور کر رہی تھی کہ اگر ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیے ہوئے لائحہ عمل پر عمل کریں تو اس لڑی کا ہر موتی ایک انمول موتی بن سکتا ہے اور یہ تنظیم ہی ہے جس کے ذریعہ ہم ہر موتی کی صفائی ستھرائی کر کے ایک قیمتی ہیرا جماعت کو پیش کر سکتے ہیں اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ

چھوڑدیں جو سستیاں تو بار اٹھائیں ہم

دعا ہے میری کہ ہم سستیاں ترک کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گھر سے لے کر تمام معاشرے کی اصلاح کا موجب بننے والیاں ہوں۔ آمین ثم آمین

سیّدہ بشریٰ خالد لکھتی ہیں! ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہیے جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ ہم بنی نوع انسان کا ایک حصہ ہیں۔ اور قوموں کی ترقی و تنزل میں ہمارا بھی ہاتھ ہے۔

عورت کی گود آئندہ نسل کا گہوارہ ہے اگر عورتیں نیکی و تقویٰ میں آگے بڑھنے والی ہونگی تو اولاد بھی نیکی و تقویٰ پر چلنے والی ہوگی۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے کہ لجنہ کی اپنی ایک تنظیم ہوتی اس کے تحت علم حاصل کرنا اور دوسروں تک علم پہنچانا، اسلام کی حقیقی تعلیمات جاننا اوران پر عمل کرنا، جماعت میں اتفاق اور وحدت کی روح قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہنا، اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی ہمہ وقت کوشش کرنا، بچوں میں خدا اور رسولِ خدا ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی محبت پیدا کرنا، خلافت کی اطاعت کا درس دینا اور سب سے اہم یہ دعا کرنا کہ ہمیں وہ مقاصد حاصل ہوں جو ہماری پیدائش میں خالقِ حقیقی نے مد نظر رکھے ہیں۔ یہی سارے مقاصد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ کی تنظیم کی بنیاد رکھتے ہوئے رکھے اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اس تنظیم کی ممبر ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو آزادانہ استعمال کر سکتی ہوں۔ اپنی نسلوں کی، معاشرے کی، قوم کی حفاظت کر سکتی ہوں کیونکہ ہم جیسے ہی مل کر معاشرے بناتے ہیں۔ ہماری ہی نسلیں دین اور ملک کے کام آتی ہیں۔ الحمد للہ۔

محترمہ ذکیہ ملاحت فوزی لکھتی ہیں! لجنہ اماءاللہ Vestlandet جن کا تعلق ناروے کے جنوب مغربی حصّے سے ہے۔یہ علاقہ ملک کے مرکز اوسلو سے بہت دور ہے۔ 2019ء میں اس شہر کی چند خواتین کو باقاعدہ لجنہ اماء اللہ کی مجلس بنانے کا اعزاز حاصل ہوا۔اس وقت لجنہ کی کم وبیش تعداد 9 ہے۔اس **مجلس کی صدر** ذکیہ ملاحت فوزی **نائبہ** منیرہ احمد ہیں اور **جنرل سیکرٹری** اقصیٰ صاحبہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں جماعت کے نئے خرید کردہ مشن ہاؤس میں ایک دفتر اور نماز کا کمرہ بھی میسّر ہے۔ باوجود مرکز سے دوری کے ہم ممبرات گاہے بگاہے مرکزی پروگرام میں شامل ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور نیکی کی وہ شمعیں جو ہماری بزرگ ہستیوں نے سو برس قبل روشن کی تھیں انہیں روشن رکھنے میں مصروف ہیں جب ہم حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مایہ ناز کوشش اور اس وقت کی اوّلین بزرگ ہستیوں کی تاریخ پڑھتی اور سنتی ہیں تو دل سے بے اختیار ان کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔

خوشگوار بات

(عفت باسط مجلس للے ستروم)

خدا تعالیٰ کے منجملہ فضلوں کے ایک عظیم فضل لجنہ اماءاللہ کا قیام بھی ہے۔یوں تو بچپن سے ہی اپنی بزرگ خواتین کو اس تنظیم سے وابستہ خدمت دین کرتے ہوئے پایا۔اس وقت تو زندگی حسب معمول نظم وضبط سے گذر رہی تھی۔ جب بیاہ کر ناروے آئی تو پاکستان میں ہزاروں پابندیوں سے اپنے آپ کو آزاد پایا۔سونے،جاگنے باہر نکلنے،مغرب سے پہلے واپس آنے کی پابندیوں سے بے نیاز زندگی مزے میں لگی لیکن جب ناروے کے معاشرے میں عورتوں کی نام نہاد آزادی دیکھی تو پاکستان کی پابندیاں خوبصورت نظر آئیں۔آبگینے کی حفاظت پر فخر ہونے لگا۔ ان دنوں ناروے میں لجنہ کی تنظیم کا قیام ہو چکا تھا۔بے شک لجنہ تقریباً ہم عمر ہی تھیں لیکن اس ڈور کا دوسرا سرا پاکستان میں چھوٹی آپا کے ہاتھ میں تھا جو اپنے نصائح سے ہماری زندگی کو ایک منظم طریق پر گامزن کر رہی تھیں۔ دوسری طرف غیر از جماعت خواتین کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا وہ اس زمانے کی مسموم فضا میں آلودہ ہو رہی تھیں،بے راہ روی کی طرف بڑھ رہی تھیں گھروں کا سکون برباد ہو رہا تھا۔ ہم اپنی خوش بختی پر نازاں تھے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم سے منسلک ہو کر زہریلی فضا سے محفوظ رہے۔ لجنہ اماء اللہ سے وابستہ ہونے سے ہی نیکیوں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جزبہ پروان چڑھا۔ پھر قدم بہ قدم دینی، تعلیمی اور معاشرتی لحاظ سے ترقی کے مواقع ملے جنہوں نے کایا پلٹ دی۔ اجلاسات ،عیدین، سوشل پروگرامز میں شمولیت پر غیر از جماعت خواتین ہم پر رشک کرتیں۔ کیونکہ ان کے ہاں پارکوں میں اکٹھے ہو کر وقت گذارنا اور غیبت کرنا ہی مشغلہ تھا۔الغرض!وقت کے ساتھ ساتھ ایمان مضبوط ہوتا چلا گیا اور لجنہ کی تنظیم قائم کرنے والے کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

لجنہ کی تنظیم اور اپنی محسنات کے لیے شکر گزاری

(فہمیدہ مسعود مجلس اولن ساکر)

لجنہ کے سو سال ہونے پر شکرانے کے طور پر ہر ملک کی لجنہ اپنے اپنے طور پر مختلف پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ اسی طرح لجنہ ناروے اپنے رسالہ زینب کا خصوصی شمارہ شائع کر رہی ہے۔ نیشنل سیکرٹری صاحبہ نے اس سلسلے میں خاکسارہ کو تنظیم کے حوالے سے اپنے تاثرات لکھنے کو کہا۔ جب بھی ایسے تاثرات بیان کرنے کا کہا جاتا ہے تو خود نمائی کی ہچکچاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن حکم عدولی بھی دل کو منظور نہیں۔ حضور کا اس تنظیم کو قائم کرنے کے جو مقاصد تھے اور اوڑھنی والیوں کے لیے پھول میں جو آپ کی لجنہ سے توقعات کو یاد کیا اور اُس حوالے سے اپنا جائزہ لیا تو خدا کے شکر کے بعد حضرت مصلح موعود کی دوراندیشی کی معترف ہوتے ہوئے بے اختیار اس پیارے وجود کے لیے دل سے دعا نکلی۔ اے خدا تو نے ہمیں مسلمان اور ایک احمدی گھرانے میں پیدا کیا۔ جہاں خلافت کی بدولت ایسے وجود عطا کیے جن کی رہنمائی سے ایک عام انسان اپنی صلاحیتوں سے متعارف ہو جاتا ہے مجھے بھی کچھ لوگوں کی رہنمائی میسر آئی خدا ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ میں طالبعلمی میں اردو میں بہت کمزور تھی۔ زینب میں مَیں نے پہلی دفعہ مضمون 1994 میں دعوت اللہ پر آنٹی نسیم منیر مرحومہ جو کہ اُس وقت کی نیشنل صدر تھی کے بے حد اصرار پر لکھا۔ میں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ میرے بس کا روگ نہیں ہے اور مذاق سے یہ بھی کہا کہ آنٹی مجھے تو اردو کے مضمون میں صبح کی سیر بھی خود نہیں لکھنا آیا کرتا تھا۔ لیکن وہ میری کسی بھی بات کو خاطر میں نہ لائیں، ناچار اُن کی بات کے احترام میں کوشش کرنی پڑی۔ پھر اُسی سال اُنہوں نے ایک اور ٹاسک دیا کہ یوم مسیح موعود پر تقریر کرنی ہے وہ بھی خود لکھی ہوئی اُس کو کیسے لکھا؟ کیسے بیان کیا؟ یہ ایک لمبا اور جدوجہد کا پُر صراط تھا۔ اُن کے بعد میری کوششوں کو مزید نکھارنے میں، بشریٰ ظفر صاحبہ جو کہ ہماری مجلس کی صدر تھیں کا بہت زیادہ کردار ہے، پاکستان شفٹ ہونے کے دوران چھ سال میں نے ان کے ساتھ نائب صدر اور سیکرٹری تربیت کا کام کیا۔ ان کے اصرار پر میں نے ایک مقالہ لکھا جو کہ پورے ربوہ میں سوئم پوزیشن پر رہا۔ اور مزید ذمہ داری یہ رہی کہ ایک ماہ میں چار اجلاس پر مختلف ٹاپک پر مضامین بیان کرنا، رمضان کے ماہ فقہی مسائل اور قران کا درس دینا سیکرٹری تربیت یعنی خاکسار کو ذمہ داری دی اور ان سب کاموں کی ادائیگی کے دوران بہت حوصلہ افزائی کرتیں۔ میرے لیے یہ بہت ایک بڑی بات تھی جس کو دین کی

بنیادی سمجھ بوجھ تھی وہ قرآن اور فقہی مسائل کو دوسروں کو سمجھانے کے لیے بیان کرتی۔ 2007 میں واپس ناروے شفٹ ہونے کے بعد پہلی مرتبہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شہلا اشرف صاحبہ کے کہنے پر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے متعلق خلافت نمبر زینب میں لکھا۔ اور یہ سلسلہ خدا کے فضل سے جاری ساری ہے۔ اور گاہے بگاہے زینب کے لیے بھی لکھتی رہتی ہوں اور جب ناروے کی لجنہ نے مضمون نویسی شروع کی تو اُس میں بھی حصہ لیتی رہتی ہوں اور پوزیشن بھی آہی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ خدا کا جو میرے پر اس تنظیم کے تحت فضل ہوا وہ قران کا ترجمہ اور تفسیر۔ اور قران کی گرائمر سیکھنا ہے۔ اور خاص آخری پارہ حفظ کرنا ہے۔ اس کا بھی مختصر احوال یہ ہے کہ بشریٰ خالد صاحبہ جو کہ اُس وقت کی صدر تھیں نے نیشنل عاملہ، صدران اور جو بھی کسی نہ کسی کمیٹی کی ممبر تھیں اُن کی میٹنگ بلوائی کہ تنظیم کے سو سال ہونے پر اس کے شکرانے کے طور پر کیا کیا جائے۔ ایک لجنہ کی تجویز آئی کہ تیسواں سپارا حفظ کروایا جائے۔ میرے دل میں فوری مایوسی آئی کہ میں تو یاد کرنے میں بہت کمزور ہوں میں تو اس میں حصہ نہیں لے سکوں گی۔ کیونکہ میں پہلے کافی دفعہ قرآن کے کچھ حصوں کو حفظ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی اور پھر چھوڑ دیتی تھی کافی دن طبیعت میں بہت بے چینی رہی۔ لیکن ایک دن سوچا کرنا ہے حصہ لینا ہے اس لیے جو سورتیں یاد تھیں اُن کو دہرایا اور بارہ سورتیں اکھٹی سنا دیں۔ بس پھر خدا کا ایسا کرم اور فضل ہوا کہ خاکسار نے چھ یا شاید سات ماہ میں پورا پارہ سب لجنہ سے پہلے مکمل کر لیا صد شکر اُس ذات کا جس نے مجھے توفیق دی۔ خاکسار کی اس تمام کارکردگی میں حضور کی دوراندیشی کی جھلک بہت واضح نظر آتی ہے کہ جس کے تحت آپ نے یہ تنظیم قائم کی۔ جس کا ایک مقصد یہ تھا کہ نافع وجود دوسروں کو اس قابل بنائیں کہ وہ اپنے لیے بھی مفید ہوں اور دوسروں کے لیے بھی۔ اور خاص طور پر اپنے بچوں کی خود دینی تربیت کر سکیں۔ خاکسار نے جو کچھ سیکھا اسی پلیٹ فارم سے ان محسنات سے سیکھا۔ جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا۔ ایک ماں کے لیے بہت فخر کا مقام ہوتا ہے جب اُس کے بچے اُس کی محنت کا فیڈ بیک دیتے ہیں میرا بڑا بیٹا جو کہ اب مربی سلسلہ ہے وہ ہمیشہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ جامعہ کی پڑھائی میرے لیے آپ کی وجہ سے آسان رہی اور خاص طور پر قرآن کے ترجمہ اور تفسیر میں اس لیے پہلی پوزیشنوں میں رہا کہ آپ نے جو بچپن سے ہمیں قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ حضرت مصلح موعود خدا آپ سے راضی ہو آپ کی دوراندیشی نے مجھ ایک عام ماں کو بچوں کی نظر میں خاص ماں بنا دیا۔ تنظیم کے سو سال پورے ہونے پر شکر کا اصل مقام یہ کہ ہے ہم میں سے ہر ایک جائزہ لے کہ کیا ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقاصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آمین

فریدرکستاد میں لجنہ اماءاللہ کا قیام

(محترمہ فرح ذوالفقار مجلس فریدرکستاد)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ”یاد رکھو کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک عورتیں ترقی نہ کریں۔ پس اسلام کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ تم بھی ترقی کرو۔“

اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے 2006ء میں ہم نے یعنی باجی پروین اور میں نے مربی صاحب سے درخواست کی کہ کیا ہم ناصرات کو اکھٹا کر کے کلاس لے لیا کریں۔ مربی صاحب کی اجازت کے بعد ہم نے اسکائپ پر ناصرات کی کلاس شروع کر دی۔ جب ہم مسجد میں کسی کو بتاتے کہ ہم اس طرح کلاس لیتے ہیں تو ان کو بہت حیرت ہوتی۔ اب یہ بات اتنی حیران کن نہیں ہے کیونکہ کووڈ کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے جماعتی تو کیا ہر جگہ ایسا ہو رہا ہے اور جدید سے جدید پروگرام ایجاد ہو گئے ہیں مگر اس وقت یہ واقعتاً حیرت کی بات تھی مگر ہم اپنی دھن میں مست بہت باقاعدگی سے کلاسسز لیتے رہے اور کلاس کے بعد نظمیں وغیرہ بھی پڑھتے جس سے ہمیں بہت مزا آتا۔ ہماری شدید خواہش تھی کہ ہماری جماعت قائم ہو جائے ہم نے 2012ء میں پھر اس سلسلہ میں مربی صاحب سے درخواست کی چنانچہ نیشنل امیر محترم زرتشت منیر صاحب، مربی سلسلہ شاہد محمود کاہلوں صاحب، نیشنل صدر لجنہ محترمہ بشریٰ خالد صاحبہ اور نیشنل جنرل سیکریٹری فاخرہ جاوید صاحبہ جنوری 2012ء میں فریدرکستاد تشریف لائے اور ہماری جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ فریدرکستاد مجلس کی پہلی صدر محترمہ پروین صاحبہ تھیں اور پہلی جنرل سیکریٹری خاکسارہ تھیں۔ سارے عہدے ہم دونوں کے پاس تھے کیونکہ لجنہ ہم دو ہی تھے باقی ناصرات اور بچے تھے اور ہمارا حال پہلی کلاس کے بچوں جیسا تھا۔ ہم چونکہ چند گھر تھے ہمارے ساتھ تعاون کرنے کو جماعت میں سے کوئی تیار نہ ہوتا کسی کے بچے چھوٹے تھے تو کسی کا آنے جانے کا مسئلہ تھا۔ ہم نے اس سلسلہ میں محترمہ طاہرہ زرتشت صاحبہ سے اپنی اس پریشانی کا اظہار کیا تو انہوں نے اپنی کہانی سنائی کہ کس طرح جب وہ کلوفتہ شفٹ ہوئے تو اکیلے احمدی تھے مگر بعد میں خدا کے فضل سے احمدی فیملیوں نے شفٹ ہونا شروع کر دیا اور آج ہماری بڑی اور فعال جماعت ہے تم لوگ بھی دعائیں کرو۔ یوں اس طرح کے حالات میں ہم نے کام کے ساتھ ساتھ بہت دعائیں کرنی شروع کیں کہ خدا تعالیٰ کام کرنے والے لوگوں کو اس طرف بھیج دے۔ باجی پروین نے ایک بہت ہی پیارا خواب دیکھا وہ یہ تھا کہ **”فجٍّ عمیق“** کی

صدائیں آرہی ہیں جس سے ہمیں امید ہوئی کہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سن رہا ہے اور یہ بھی کہ جماعت میں اور لوگ شامل ہونے والے ہیں۔

اس خواب کے کچھ ہی عرصہ بعد محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ اپنی فیملی کے ساتھ ہمارے حلقہ میں شفٹ ہوئیں ہمیں اس بات کی بہت خوشی ہوئی کیونکہ وہ اوسلو میں جماعت کا کام کرتی ہوئی آئی تھیں اور کچھ عرصہ انہوں نے صدر حلقہ بیونڈال بھی کام کیا تھا چنانچہ ہم نے پہلی فرصت میں ان کے سپرد صدارت کا کام کیا اور خود ان کی مدد کے لیے کمربستہ ہوگئے یوں ان کی مدد اور مرکز کی رہنمائی سے ہمارے حلقہ میں ایک نیا جوش اور جذبہ بیدار ہوا۔ یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا یوں چند ہی سالوں میں خدا کے فضلوں کی کھل کے بارش برسی اور یکے بعد دیگرے بہت ساری کام کرنے والی ممبرات ہمارے مجلس میں شامل ہوئیں۔ آج ہماری لجنہ کی تعداد 26 اور ناصرات کی 6 ہے اور ہماری موجودہ صدر بیریوان سعید صاحبہ ہیں جنہوں نے 2011ء میں احمدیت قبول کی اور موجودہ جنرل سیکریٹری محترمہ عطیہ صاحبہ ہیں۔ اب ماشاء اللہ ہماری مجلس کی تعداد اتنی ہوگئی ہے کہ گھروں میں اجلاس کرنا ناممکن ہی ہوتا ہے اس لیے اب زیادہ تر اجلاسات ہال لے کر منعقد کئے جاتے ہیں اور تمام شعبہ جات پر کام ہو رہا ہے۔ سب ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کرتی ہیں خدا تعالیٰ ہمارے مجلس کو یوں ہی پھلتا پھولتا رکھے۔ آمین۔ ایک اور بات جو بتانا ضروری ہے جس کے بغیر یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا وہ یہ کہ جب ہم مسجد میں ناصرات کو لے کر جاتے تھے اور وہ ہمیں بیرون حلقہ کہتے تھے تو ہمیں اچھا نہیں لگتا تھا ہم نے ان سے کہا کہ ہماری جماعت کا نام بیرون نہیں بلکہ جماعت فریدرکستاد ہے۔ اس کے بعد جب ہماری جماعت قائم ہوئی تو اس کا نام فریدرکستاد رکھا گیا۔ لیکن جب کچھ عرصہ کے بعد اور احمدی خاندان اس حلقہ میں آباد ہوئے تو پھر اس کا نام اوست فولڈ جماعت رکھا گیا لیکن ہم نے خدا سے دعا کرنی شروع کی کہ اس کا نام فریدرکستاد ہو جائے پھر کچھ ہی عرصہ کے بعد ہمارے جماعت کا نام پھر سے فریدرکستاد رکھ دیا گیا اس پر ہم سب بہت خوش ہوئے اور اپنے خدا کا شکر ادا کیا کہ جس نے ہم کمزوروں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔

لجنہ کی قربانیاں

(عفیفہ نجم)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب سے عورتوں کے لیے تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا، احمدی مستورات اپنے خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان ومال اوراولاد کو راہِ حق میں پیش کرتی رہیں۔ وسائل کی کمی کے باوجود ہر مشکل وقت، جنگ، حادثات اور قدرتی آفات وغیرہ میں بلا تفریقِ رنگ ونسل بے لوث خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ اسی طرح اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاحِ نفس اور تعلیم وتربیتِ اولاد پر بھی خاص توجہ رہی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے گھر، محلہ اور ربوہ میں لجنہ کو بہت فعّال پایا۔ مصیبت یا مشکل کے وقت سب کو اخوّت کی ایک لڑی میں پرو یا دیکھا۔ اس کی کئی مثالیں ہیں مگر ایک کام جو ہمیشہ میرے ذہن پر نقش رہا وہ 1971ء کی جنگ میں ہمارے محلہ کی لجنہ کی بے لوث خدمت ہے۔ میری امی نے چونکہ بہت لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ محلہ کام کیا تو میں نے بہت سے فلاحی کام اپنے گھر میں ہوتے دیکھے۔ اس جنگ کے دنوں میں محلہ کی عورتیں روزانہ ہمارے گھر آکر مشرقی پاکستان محاذ پر گئے فوجیوں کے لئے صدریاں سیتی تھیں۔ برآمدے میں دریاں بچھا کر اوپر سلائی مشینیں قطار میں رکھی ہوتی تھیں اور جس عورت کو جب وقت ملتا، آکر کٹائی اور سلائی کا کام کرتی۔ سارا دن ایک تانتا سا بندھا رہتا تھا۔ روئی کے ڈھیر لگے ہوتے۔ صدریاں سی کر اُن میں روئی بھری جاتی اور پھر ان پر اور سلائی لگائی جاتی۔ کٹائی اور سلائی کا یہ کام صبح سے شام تک جاری رہتا اور تمام خواتین بہت خوشی اور جذبے سے یہ کام کرتیں۔ ان بے شمار صدریوں کی کٹائی سلائی کے بعد جو کترنیں وغیرہ تھیں، ان کے مصرف کا آئیڈیا بھی بے مثال تھا۔ ان کترنوں سے روئی دھننے والی مشین سے روئی بنوائی گئی اور پھر اس روئی پر کام شروع ہوا۔ اب سلائی مشینوں کی جگہ چرخوں نے لے لی۔ محلے کی مستورات نے دن رات ایک کر کے اس روئی سے دھاگہ بنایا جو کہ آسان کام نہیں تھا۔ اس پر بھی کافی وقت لگا۔ جب یہ دھاگہ تیار ہو گیا تو اس کو کھڈی پر بھیج کر لجنہ کے اجلاس میں بیٹھنے کے لئے دریاں بنوائی گئیں۔ یہ دریاں بہت لمبا عرصہ لجنہ کے اجلاس، میٹنگز اور کلو اجمیعا وغیرہ کے موقع پر کام آتی رہیں۔ غرض کچھ بھی ضائع کیے بغیر لجنہ نے اَن تھک محنت سے ہر شے کو کارآمد بنایا۔ اسی طرح 1974ء میں جب بہت سے مہاجرین ربوہ آئے تو ان کی خدمت میں بھی لجنہ اماء اللہ نے دن رات ایک کر دیئے۔ ان کی رہائش اور ضروریاتِ زندگی مہیا کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔ جب بھی ضرورت پڑی مختلف جگہوں پر ڈیوٹی دینے کے لئے حاضر ہوئیں۔ 1981ء۔ 1982ء میں روس کے حملہ کے بعد جب کثیر تعداد میں افغان مہاجرین صوبہ سرحد میں آئے تو تب بھی لجنہ نے صدریاں سی کر اور کپڑے وغیرہ بمع دوسرا سامانِ ضرورت ان کو بھجوایا۔ غرض ہر مصیبت کے موقع پر بے لوث خدمت میں پیش پیش رہیں۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

(محترمہ سارہ رفیق)

جماعت احمدیہ میں شمولیت نے میرے لیے خدا کی رحمت کے سب دروازے کھول دیے، میرے دل کی مردہ زمین ہری ہو گئی۔ احمدیت کا جو بیج میرے دل میں پنپ رہا تھا اس کو ایک تناور اور بار آور درخت بنانے میں لجنہ اماء اللہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ یہ تنظیم ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس نے بطور ماں، بیٹی، بیوی، بہن، دوست، ہمسایہ یہاں تک کہ معاشرے کا ایک بہترین فرد بننے کے لیے میری بہترین تربیت کی، نیز احمدیت کو قبول کرنے کی وجہ سے جو رشتے دور ہو گئے تھے تو لجنہ اماء اللہ کی صورت میں مجھے محبت کرنے والے تمام رشتے مل گئے۔ مجھے ماں کا پیار اور بہن کا مان بھی ملا، مجھے اور میرے بچوں کو بزرگوں کی شفقت اور دعائیں بھی ملیں، بہترین سہیلیاں بھی ملیں اور رہنمائی کرنے والے بہترین استاد بھی ملے جنہوں نے انتہائی محبت سے مجھے دین کی تعلیم دی، قرآن کا تلفظ اور ترجمہ سکھایا، میری سستیوں اور سخت رویوں کی پردہ پوشی کی میری کجیوں اور کمزوریوں کو درگزر کیا، میرے دل میں خدا کی محبت پیدا کی نیز مجھے یہ موقع بھی دیا کہ میں بھی اس تعلیم اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤں اور تنظیم کی فعال ممبر بنوں۔ میں تمام لجنہ ممبرات اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی بہت شکر گزار ہوں۔

کیوں کر ہو شکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا

جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

کلونجی کے فوائد

(نبیلہ طیب nordre Follo)

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ"

(صحیح البخاري، باب الحبة السوداء:۷/۱۲۴،ط:دار طوق النجاة)

کلونجی کے دانے میں سوائے موت کے ہر چیز کا علاج ہے کلونجی کھانوں میں ذائقہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ انسانی صحت، جلد اور بالوں کے لیے انتہائی مفید سمجھی جاتی ہے، یہ چھوٹا سادانہ غذائیت سے بھرپور ہے اور اس کا روزانہ استعمال آپ کو بہت سی بیماریوں سے دور رکھ سکتا ہے۔ آیئے ہم آپ کو کلونجی کے ایسے فوائد بتائیں جو کہ آپ نے پہلے کبھی نہیں سنے ہوں گے۔

کلونجی کا تیل بال گرنے سے بچاؤ اور ان کی بہترین نشو نما کے لیے بے حد مفید سمجھا جاتا ہے، یہ تیل آپ کے بالوں کو غذائیت فراہم کرتا ہے جو کہ انہیں چاہیے ہوتی ہے جب کہ یہ بالوں کی جڑوں کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ اگر آپ بالوں کی بہترین نشو نما چاہتے ہیں تو کلونجی کے تیل کو نیم گرم کر کے ہلکے ہاتھوں سے بالوں کی جڑوں میں مساج کرنے کے بعد ایک گھنٹے تک اسے لگا رہنے دیں۔ ایک گھنٹے بعد تیل کو دھولیں اور یہ عمل ہفتے میں دو سے تین بار کریں۔ آج کل نوجوانوں میں بھولنے کی عادت بہت عام ہو گئی ہے، اس مسئلے کا علاج بھی کلونجی میں ہی موجود ہے، کلونجی حافظہ تیز کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

حافظہ تیز کرنے کے لیے ایک گلاس پانی میں ایک سے دو چٹکی کلونجی اور چند پودینے کے پتے شامل کر کے ابال لیجیے اور اس کا استعمال روز کیجیے۔ اس کے علاوہ کلونجی کو کوٹ کر شہد میں ملا لیجیے اور روزیہ ایک چمچہ کھانے سے بھی یادداشت بہتر ہو جاتی ہے۔ دل کی صحت کو بہترین بنانے کے لیے کلونجی کا استعمال نہایت ہی مفید سمجھا جاتا ہے، اگر دل کی صحت کو اچھا کرنا ہے تو ایک کپ بکری کے دودھ میں

کلونجی ملا کر دن میں 2 مرتبہ پیئیں اور یہ عمل 10 دن کریں، 10 دن مکمل ہو جانے کے بعد اب کلونجی اور بکری کے دودھ کو دن میں صرف ایک مرتبہ پیئیں۔ ایسا کرنے سے دل صحت مند ہو جائے گا مگر اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جب تک یہ عمل جاری ہے تو اس دوران تلی ہوئی چیزیں اور کولیسٹرول والی چیزوں سے بالکل پرہیز کریں۔

مضبوط دانت

کلونجی نہ صرف دانت کی مضبوطی کے لیے مفید ہے بلکہ یہ پورے منہ کی صحت کے لیے فائدے مند ہے۔ کلونجی دانتوں کو مضبوط کرتی ہے جبکہ یہ مسوڑوں سے خون آنے کی شکایت کو دور اور سوجن کو بھی ختم کرتی ہے۔ کلونجی کے تیل میں سرکہ شامل کرکے ایک ماؤتھ واش تیار کیجیے اور اس کا استعمال روز کرنے سے بہترین نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

پکوان

چیکڑ چھولے (لاہوری چنے)

(مبشرہ بشارت مجلس نور ستر اند)

اشیاء

چنے: کلو

تیل: 6 کھانے والے چمچ

ہلدی: 1 چائے کا چمچ

گرم مصالحہ: 3 کھانے کے چمچ

میٹھا سوڈا: ڈیڑھ چائے کا چمچ

نمک، مرچ: حسب ذائقہ

سرخ شملہ مرچ کا پاؤڈر: 1 چائے کا چمچ

ترکیب

چنے اچھی طرح دھو کر رات کو پانی میں بھگو دیں پانی اتنا ڈالیں کہ اسی میں پکالیں۔ کُکر میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ اس کے اوپر جھاگ آئے گی۔ وہ اتارتے جائیں جب جھاگ ختم ہو جائے تو کُکر بند کر دیں۔ تیز آنچ پر 2 منٹ پکائیں کُکر کھول کر اس میں میٹھا سوڈا، تیل، نمک مرچ ہلدی اور شملہ مرچ کا پاؤڈر ڈال کر مکس کریں اور اتنا پکائیں کہ چنے گل جائیں۔ آخر میں گرم مصالحہ ڈالیں اور آنچ بند کر دیں۔ اب کُکر کو چولہے سے اتار لیں مزیدار چنے تیار ہیں۔

گجریلا

(نائلہ اسلام مجلس نورستر اند)

اشیاء

گاجر کدو کش کی ہوئی: 1 کلو

چینی: حسب ذائقہ

چاول : 4 کھانے کے چمچ

دودھ: ڈھائی لیٹر دیسی گھی: 250 گرام

سبز الائچی: 7 عدد

بادام : حسب پسند

ترکیب

سب سے پہلے دیسی گھی گرم کریں اور گاجروں کو اچھی طرح بھون لیں۔ جب گاجروں کا پانی خشک ہو جائے اور گھی چھوڑ دیں تو دودھ شامل کر دیں۔ جوش آنے پر پہلے سے بھیگے ہوئے چاول بھی شامل کر دیں اور آنچ ہلکی کر دیں اور چمچہ چلاتے رہیں۔ جب دودھ آدھا رہ جائے تو چینی شامل کر دیں اور مسلسل چمچہ چلاتے رہیں۔ چاول اور گاجریں یک جان ہو جائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو بادام ڈال دیں نہایت شاندار تیار ہے۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(آصفہ کوکب از شعبہ واقفات)

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں میں دوسرے نمبر پر تھیں جو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہاسے تین سال چھوٹی تھیں۔ آپ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے دعویٰ نبوت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ کی عمر 33 برس تھی۔ رسول اکرم ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل ابولہب کے بیٹے عتبہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا تھا۔ لیکن دعویٰ نبوت کے بعد جب آیت تبت یدا آبي لہب وتب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے بیٹے سے کہا اگر تم نے اس (محمد ﷺ) کی بیٹی کو طلاق نہ دی، تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ چنانچہ اس نے رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نعم البدل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت میں عطا کیا۔ چنانچہ الٰہی منشا کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ابتدائی سالوں میں اسلام قبول کیا۔

نبوت کے پانچویں سال جب کفار مکہ کے مظالم کی وجہ سے پہلی ہجرت ہجرت حبشہ کا واقعہ پیش آیا۔ تو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک سفر تھیں۔ رسول اکرم ﷺ کو طبعاً اس جدائی کی وجہ سے دل پر بڑا بوجھ تھا اور فکر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ حبشہ سے آنے والوں سے اپنی بیٹی اور داماد کے حال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ ہجرت حبشہ میں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو مصائب برداشت کرنے پڑے، اس میں ایک بڑا صدمہ یہ پیش آیا کہ آپ کا ایک بچہ اسقاط حمل سے ضائع ہو گیا اس کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک اور صاحبزادے عبداللہ پیدا ہوئے لیکن وہ بھی کم عمری میں ہی فوت ہو گئے۔ ان کی عمر دو سال تھی جب ایک مرغ نے ان کے چہرے پر چونچ مار کر ان کا چہرہ زخمی کر دیا تھا اور اسی زخم کے بگڑ جانے سے ان کی وفات ہو گئی تھی۔ ان کا جنازہ رسول اکرم ﷺ نے پڑھایا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود ان کی قبر میں اُترے۔ اس کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حبشہ میں ایک عرصہ رہنے کے بعد جب دونوں

مکہ واپس لوٹے تو رسولِ کریم ﷺ مدینہ ہجرت فرما چکے تھے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اہل وعیال ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔

نبی کریم ﷺ کو اپنی بیٹی سے بہت پیار تھا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھریلو کاموں کے لیے اپنی ایک خادمہ، اُم عیّاش نامی عطا فرمائی تھی۔ جو ان کے ساتھ ہی رخصتی کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف نبی کریم ﷺ کا اُسامہ بن زید کے ذریعہ تحفے تحائف بھجوانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے ابتدائی زمانہ کے اپنے بچپن کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول کریم ﷺ نے میرے ہاتھ ایک طشت دے کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا۔ جس میں کچھ گوشت تھا۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو وہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بیٹھے تھے۔ میں نے ان دونوں جیسا خوب صورت جوڑا اور کوئی نہیں دیکھا۔ کبھی میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھتا اور کبھی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف۔ جب میں حضور ﷺ کے پاس واپس آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے مل آئے ہو؟ میں نے کہا کہ جی۔ فرمایا کہ کیا تو نے ان سے زیادہ حسین جوڑا دیکھا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں! پھر بتایا کہ یارسول اللہ میں کبھی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھتا تھا اور کبھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ دو ہجری میں غزوہ بدر کے موقع پر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں۔ ان کی تیمارداری کی خاطر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ صرف غزوہ بدر سے رخصت عطا فرمائی بلکہ اس مخلصانہ خدمت اور جنگ بدر میں ان کے معصّم ارادہ شرکت باعث اموال غنیمت سے انہیں حصّہ بھی دیا۔ رسول کریم ﷺ ابھی بدر کے محاذ پر ہی تھے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تکلیف مزید بڑھ گئی اور انہوں نے اکیس سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اپنی لختِ جگر کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ مغموم ہو گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ رسول اکرم ﷺ غزوہ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن غزوہ بدر سے مدینہ تشریف لا کر حضور ﷺ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر حاضر ہوئیں تو وہ بھی آبدیدہ تھیں۔ آنجناب ﷺ نے ان کو تسلی دی اور آنسو پونچھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تدفین کے بارہ میں کوئی صراحت نہیں ملتی۔ تاہم قرینِ قیاس یہی ہے کہ جنت البقیع میں دیگر اہل بیت کے ساتھ تدفین ہوئی۔

(ماخوذ از کتاب اہل بیت رسول باب اولاد النبیؐ)

حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو لجنات و ناصرات کی ملاقات

بتاریخ 7 اور 12 اکتوبر 2013ء بمقام سڈنی، آسٹریلیا

(از شعبہ واقفات)

سوال۔ واقفات نو لجنہ شادی ہو جانے کے بعد، اپنی گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ اپنے وقف کو کیسے نبھا سکتی ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: سب سے پہلے پانچ نمازیں جو فرض ہیں وہ صحیح طریقے سے پڑھو اگر تہجد پڑھ سکتی ہو تو وہ پڑھو۔ قرآن شریف پڑھو اور اس کا ترجمہ پڑھو۔ اگر لجنہ کا کام تمہارے سپرد ہوتا ہے تو جس حد تک ہو سکتا ہے اسے کرو۔ پھر سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ جو بچے ہیں ان کی ایسی تربیت کرو کہ ان کا خدا سے تعلق قائم ہو جائے۔ خاوند کو یہ realise کرواؤ کہ میں وقف ہوں اور میرا کام اپنی تربیت کرنا اور اپنے بچوں کی تربیت کرنا، تم اس میں میرا ساتھ دو کیونکہ اگر باپ اپنا رول صحیح طریقے سے ادا نہ کریں تو بچوں کی تربیت صحیح طریق سے نہیں ہوتی۔ سب سے بڑی ذمہ داری گھر کی ہے اور تم لوگوں کی لیے یہی بڑا ثواب ہے۔

سوال: وقف کا مطلب اور خدا سے تعلق کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: بچے کے پیدا ہونے سے پہلے والدین وقف کرتے ہیں پھر بچے بچیاں بڑے ہو کر خود اپنی زندگی وقف کرتی ہیں۔ وقف نو بچوں کو دوسرے بچوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ماننے کی ضرورت ہے، سیکھنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی۔ نمازیں پڑھنے سے تعلق قائم ہو گا۔ تو پانچوں نمازوں کی ادائیگی اچھی طرح کرو، پھر نفل بھی کبھی کبھی پڑھو۔ جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ باقاعدہ پڑھیں جب بھی پڑھنے کی اجازت ہے۔ آپ اچھی واقفات نو تبھی بنیں گی ورنہ فائدہ کوئی نہیں۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر جماعت کی خدمت کرو۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2013)

ناصرات کارنر

یادرکھنے کی باتیں: نماز

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ ص
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
(2:129)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی فرمانبردار اُمّت (پیدا کردے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ تمام فرائض میں سے نماز اسلام کا سب سے بڑا فرض ہے۔ نماز اسلام کے پانچ ارکان اسلام میں سے ایک ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس شرائط بیعت میں سے ایک ہے۔ دس سال کی عمر سے ہر بچہ پر پنج وقتہ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ لیکن صحیح نیت کے بغیر نماز کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ہمیں خود اپنی نیت کا جائزہ لینا چاہیے۔ نماز انسان اور اس کے خالق کے درمیان ایک پُل ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی

غلطیوں کے لیے معافی مانگ سکتے ہیں اور اور اللہ کی برکتوں کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔

نماز ہمیں اپنے خالق کے قریب لاتی ہے۔

(زار انواز مجلس Vestfold og Telemark ترجمہ اردو میں: سیکرٹری اشاعت ناصرات)

کلام امام علیہ الصلوۃ والسلام

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 215-216 ایڈیشن 1988)

سوال اور جواب

ایمان منور مجلس نوروے فولو

ہم اللہ تعالیٰ کے لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؟ فرماتی کیوں نہیں کہہ سکتے۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نا تو مرد ہے نا عورت، اللہ تعالیٰ کی کوئی جنس نہیں۔ اردو زبان ایسی ہے اس میں عزت اور احترام کا لفظ بولنا، پڑھنا جس میں کسی کے لیے بہت عزت و احترام ہو یا کسی کی طاقت کا اظہار کرنا ہو تو وہاں فرماتے ہیں کی طرح کے الفاظ بولتے ہیں یہ زبان کی وجہ سے ہے کسی بھی بڑے طاقت اور عزت و احترام والے آدمی کے لیے۔ اردو زبان کا ایک تصور ہے جب مذکر کے لحاظ سے بولا جائے تو زیادہ طاقت ظاہر ہوتی ہے بہر حال ایک طاقت کا اظہار ہے جو اردو زبان میں ہے، اللہ تعالیٰ نا مرد ہے نا عورت بلکہ ہر چیز سے بلند و بالا ہستی ہے وہ ہر چیز پہ حاوی ہے ہر چیز کو اس نے گھیرا ہوا ہے۔

آپ کی اپنے امی ابو کے ساتھ سب سے پسندیدہ مشغلہ activity کیا تھی؟

پتہ نہیں، بے شمار activities تھیں پر 70-60 سال کے بعد تو میں ویسے ہی بھول گیا ہوں۔ امی ابا کی نصیحتیں یاد ہیں۔ سحری کرنا، پہاڑوں پہ چڑھنا ایسی activities ہوتی تھیں۔ (27.01.2023)

اگر آپ کے والدین آپ کو جو بننے کو کہیں وہی بننا چاہیے یا اپنی مرضی کر سکتے ہیں؟

میرا تو خیال ہے کہ اپنی مرضی کرنی چاہیے لیکن یہ نہیں کہ والدین کہیں شریف آدمی بنو اور آپ کہو نہیں میں تو بدمعاش ہی بنوں گا یہ مرضی نہیں۔ اگر والدین کہیں کہ ڈاکٹر بنو اور آپ کہیں نہیں میں نے وکیل بننا ہے، انجینئر بننا ہے اور اس طرف آپ کا دل بھی اور اس طرف آپ کی دلچسپی بھی ہو تو وہ بننا چاہیئے انسان کو جس میں دل بھی ہو۔ میرے سے جب کوئی پوچھتا ہے میں کیا بنوں تو میں کہتا ہوں جس میں آپ کی سب سے زیادہ دلچسپی ہو وہ پڑھائی کریں کیوں کہ پڑھنے میں ہر ایک کی دلچسپی ہوتی ہے پڑھنے کی اپنی چوائس ہوتی ہے اور جہاں پہ زیادہ incline ہو وہاں جانا چاہیے۔ ماں باپ کو سمجھائیں کہ آپ کو کیا پڑھنا ہے اور کون کون سی نئی چیزیں آگئی ہیں۔(01.04.2022)

کیا احمدی لڑکی کو لاء، نیوی، سول سروس اور آرمی میں جانے کی اجازت ہے؟

لاء کرنے کی اجازت ہے، اچھی بات ہے ہیومن رائٹس کے اوپر پڑھیں تو اور اچھا ہے۔ کرمنل لاء میں نہیں جانا چاہیے لڑکیوں کو، مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ سول سروس میں جا سکتی ہیں لیکن وہاں پہ اپنے لباس اور پردے کا خیال رکھنا پڑے گا۔ یہ نہیں کہیں کہ ان علاقوں میں پوسٹنگ ہو گئی ہے جہاں نقاب پہننا اور برقعہ پہننا منع ہے۔ لباس اور پردے کا خیال کریں تو جا سکتی ہیں، باقی رہ گئی نیوی اور آرمی یہ دونوں مناسب نہیں ہیں احمدی لڑکیوں کے لیے، کیوں کہ آج کا ماحول ایسا نہیں ہے کہ ان جگہوں پہ لڑکیاں جائیں۔

لطیفے

باپ اپنے سست اور کاہل بیٹی سے: اب میں تمہارے لیے ایسا انتظام کردوں گا کہ بٹن دباتے ہی تمہارے سامنے ہر چیز حاضر ہو جائے گی۔ جیسے ہی بٹن دباؤ گی تمہارے سامنے کھانا حاضر ہو جائے گا بٹن دباتے ہی کپڑے آجائیں گے۔ بٹن دباتے ہی جوتے تمہارے سامنے آجائیں گے۔ بٹن دباتے ہی لیکن ''بابا!'' لڑکی نے باپ کی بات کاٹتے ہوئے کہا: یہ بٹن دبائے گا کون؟

ایک بچہ رو رہا تھا۔ باپ نے رونے کا سبب پوچھا تو بولا: ''ایک روپیہ دیں تو بتاؤں گا''
باپ نے جلدی سے روپیہ دیا اور کہا ''بتاؤ کیوں رو رہے تھے؟''
''اس روپے کے لیے ہی رو رہا تھا'' بیٹے نے چپ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

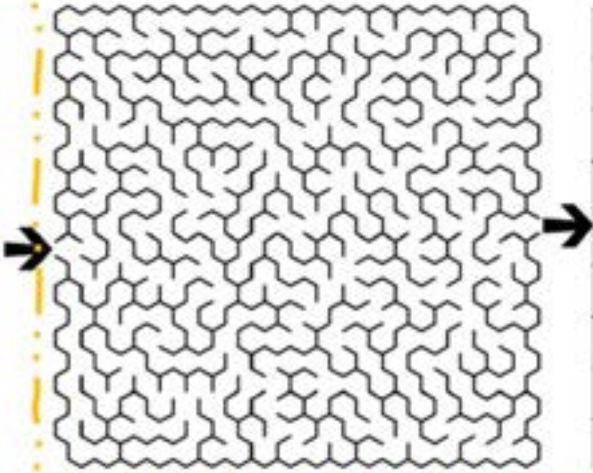

	7		5	8	3		2	
	5	9	2			3		
3	4				6	5		7
7	9	5				6	3	2
		3	6	9	7	1		
6	8				2	7		
9	1	4	8	3	5		7	6
	3		7		1	4	9	5
5	6	7	4	2	9		1	3

Region Akershus

تمام لجنہ کو لجنہ اماء اللہ کے سو سال ہونے پر ریجن کی عاملہ کی طرف سے بہت بہت مبارک ہو!

صدر: محترمہ فہمیدہ مسعود صاحبہ — نائب صدر: محترمہ عفت باسط صاحبہ

جنرل سیکرٹری: محترمہ مبشرہ حامد صاحبہ — محاسبہ مال: محترمہ ماہ رخ صاحبہ

"اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بد دل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ۔ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا، رسول ﷺ، مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ اسلام کی خاطر اور اس کے منشا کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو اس لئے اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔"

(ماخوذ از لجنہ اماء اللہ کی بنیاد اور اس کے شاندار نتائج)

اٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیشہ — ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ — ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

Region Nordstrand

لجنہ اماء اللہ کے سو سال ہونے پر ریجن کی عاملہ کی طرف سے سب کو بہت بہت مبارک ہو

صدر: سیدہ امتہ السلام عقیل صاحبہ — نائب صدر: محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ

جنرل سیکرٹری: محترمہ گل رعنا صاحبہ — محاسبہ مال: محترمہ عدیلہ صاحبہ

ہر احمدی عورت پر بھاری ذمہ داری ہے اور ہمیں اس ذمہ داری کا حق ادا کرنا ہے کیونکہ ہم ایک عام عورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں جنہوں نے دنیا کو روحانی چھاؤں انشاء اللہ عطا کرنی ہے۔ اپنی نسلوں کو احمدیت سے جوڑنا ہماری ذمہ داری ہے، انہیں حقیقی اسلام کی تعلیمات سکھانا اور ان پر عمل کروانے کی کوشش کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آج دنیا دین سے ہٹ گئی ہے، مذہب کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے، ایسے میں ہمیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم نے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو خدا سے جوڑنا ہے انہیں دین کے قریب کرنا ہے اور انہیں خلافت سے محبت سکھانی ہے۔

مبارک بنت نورالدین تیرا صدق کام آیا

بنی لجنہ اماء اللہ زمانے بھر میں نام آیا

لگے بھر دی ہے مالک نے کہ طائر غول بن بن کر

چہکتے ہیں گلستاں میں، مسیحا کا پیغام آیا

Region Bait-ul-Nasr

لجنہ اماءاللہ کے قیام کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر تمام دنیا کی ممبرات لجنہ اماءاللہ کو ریجن

بیت النصر کی عاملہ کی طرف سے بہت بہت مبارک ہو۔

صدر: محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ — نائب صدر محترمہ: فوزیہ ملک صاحبہ

جنرل سیکرٹری: محترمہ ثناء فرخ صاحبہ — محاسبہ مال: محترمہ سارہ رفیق صاحبہ

"یہ نہ سمجھیں کہ متقیوں کا امام صرف مرد ہے۔ ہر عورت جو اپنے بچے کے لیے دعا کرتی ہے اور آئندہ نسلوں میں اس روح کو پھونکنے کی کوشش کرتی ہے کہ اللہ سے دل لگاؤ، اس کے آگے جھکو، نیکیوں پر قائم ہو وہ متقیوں کا امام بننے کی کوشش کرتی ہے اور بنتی ہے۔ اپنے گھر کے نگران کی حیثیت سے وہ امام ہے۔" (خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ یوکے، 4 نومبر 2007ء)

مجلس Lillestrøm

لجنہ اماءاللہ کے قیام کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر ممبرات لجنہ مجلس للے سٹروم کی طرف سے

تمام دُنیا کی ممبرات لجنہ اماءاللہ کو

دلی مبارک باد!

مجلس Ullensaker

احمدیت اور تنظیمِ لجنہ اماء اللہ کی بے پناہ ترقیات کے لیے دعا گو

ہم ممبرات اولن ساکر لجنہ اماء اللہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے پر

"دلی مبارک باد" پیش کرتی ہیں۔

ہاتھ میں دیں کا پرچم ہیں تھامے ہوئے
عہد پورا کریں، دل میں ٹھانے ہوئے

عزم کی اک صدی، آج پوری ہوئی
صد مبارک ہو لجنہ کو یہ جوبلی

(طاہرہ زرتشت نازؔ)

مجلس Nordre Follo

سو سالہ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے اس موقع پر تشکر کے جذبات کے ساتھ

مبارک باد پیش کرتی ہیں اور دعا گو ہیں

کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودا جو تینتالیس سال تک اپنے بانی کی نگہداری میں پھلا پھولا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے پیچھے ایسی نسلیں چھوڑ جائیں جو اس باغ کی سیرابی کرتی رہیں۔

مجلس Kristiansand

لجنہ اماء اللہ کے سو سال پورے ہونے پہ تمام ممبرات کی طرف سے دلی مبارکباد

یارب قبول کرلے تو لجنہ کی خدمتیں　　ہے کرم، ملا یہ موقع، تیرا شکر ہم کریں

ہر آرزو میں تو ہو اور تیری ثنا کریں　　سو سال اور بھی دے یہی التجا کریں

❀ مجلس Bait-ul-Nasr ❀

پیغامِ تہنیّت

صد سال مبارک ہوں جی صد سال مبارک　　سو بار مبارک ہو جی صد سال مبارک

تنظیم لجنہ اِماءاللہ عالمگیر کی صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پہ لجنہ و ناصرات مجلس بَیت النصر کی جانب سے پُر خلوص دعاؤں کے ساتھ مبارک باد کا تحفہ پیشِ خدمت ہے اور ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرِہ العزیز کی شاندار قیادت میں احمدیت کی مزید ترقّیات اور جماعتِ احمدیہ عالمگیر کے لیے ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے رسالہ زینب کی وساطت سے صد سالہ جوبلی کی خوشیوں اور مبارک گھڑیوں میں شامل ہیں اور اس عزم اور نیک خواہشات کے ساتھ دست بہ دعا ہیں **صدر مجلس، مجلسِ عاملہ، معزز ممبرات اور پیاری ناصرات مجلس بیت النصر**

تھامے عَلم مسیح کا بڑھتی ہی جائیں ہر سُو　　اِن باندیوں کی خود ہی حفاظت خدا کرے

کہیں ڈگمگا نہ جائے، پائے ثبات ہرگز　　ہم سب کو ایسی ہمت عنایت خدا کرے

لجنہ اِماء اللہ کی ہر فرد کا رُکن ہے　　راضی ہو سب سے مِیر خلافت خدا کرے (آمین ثم آمین)

مجلس Drammen

ہم سب کی طرف سے آپ سب کو صد سالہ جشن لجنہ اماء اللہ مبارک ہو۔

ہم جوبلی کے دور سے گزریں گی اس طرح
حمد و ثناء کے ورد سے نکھریں گی اس طرح

فتح و ظفر کی بن کے علم دار آگئیں
دین خدا کی مونس و غم خوار آگئیں

عورت خدا کا روپ ہے دعا ہے کہ ہماری ہر لجنہ خدا کے ہر رنگ کو اپنے اندر جذب کر کے اپنے بچوں کی تربیت کرے تاکہ وہ مقصد پورا ہو جس کے لیے اللہ نے اس آخری زمانے میں حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو مبعوث کیا۔ اور خلافت علی منہاج نبوت کا آغاز کیا۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

مجلس Fredrikstad

قارئین زینب کو لجنہ اماء اللہ کے بابرکت سو سال مکمل ہونے پر مجلس Fredrikstad کی طرف سے دلی مبارکباد

درخواست دی ابا کے کہنے پہ مصلح موعود کو امۃ الحئی نے

مقبول ہو گئی دعا اور قرار پایا ابا کی روح نے قیام لجنہ سے

لچک ہے لجنہ میں اتنی کہ سب غول اس میں سما جائیں

تم دیکھو گے آئیں گے غول در غول لجنہ کے

مجلس Nor

سروں پہ آنچل، لباس تقویٰ، ہمارے تن پر حیا کا گہنا

ہمیں ہے ازبر سبق وفا کا، سدا اطاعت کے ساتھ رہنا

ہے دورِ خامس، مگر وہی ہے وفا لجنہ، وفا لجنہ

جہاں میں دائم رہے گا اونچا، لوائے لجنہ، لوائے لجنہ

لجنہ اماء اللہ مجلس نور اور ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے دلی مبارکباد

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے

سایہ کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے

مجلس Nordstrand

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مجلس Nordstrand لجنہ اماء اللہ کے قیام کے صد سالہ جوبلی کے موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

رب العزت کا ہم پہ بڑا احسان ہے کہ نازک آبگینوں کی حفاظت کے سامان کر دیے۔ ہم لجنہ کی تنظیم سے وابستہ رہ کر دینی، روحانی و اخلاقی تعلیم و تربیت حاصل کر سکتی ہیں۔ ہم خلیفہ وقت سے خلوص و وفا کا تعلق قائم کریں تا کہ ہم اللہ کی خادمائیں ہونے کا حق ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کی کتاب قرآن پاک کی محبت دلوں میں پیدا کریں تا ہماری گود میں پروان چڑھنے والی نسلیں بھی انہی عادات کو اپنانے والی ہوں یوں شمع سے شمع کو جلاتی چلی جائیں اور کرہ ارض پر ایک حسین معاشرہ وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن سیکھنے اور سکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کے حکموں پر عمل پیرا ہونے والی ہوں۔ آمین

مجلس Vestlandet

لجنہ اماءاللہ Vestlandet اپنے مجلّہ زینب میں اس تنظیم کو قائم کرنے والے کو اور اس میں شامل تمام ممبرات کو مبارک باد پیش کرتی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس تنظیم کے اصل مقصد کو سمجھنے والیاں بنیں۔ آمین

یہ روز کر مبارک سبحان من یّرانی

مجلس Nittedal

تمام ممبرات کی طرف سے لجنہ اماءاللہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر ساری دنیا اور خصوصاً ناروے کی تمام ممبرات لجنہ اماءللہ کو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، ڈھیروں دعاؤں کا تحفہ اور صد سالہ جوبلی کی بہت بہت مبارکباد

ہے شکر ربِّ عزّ و جل خارج از بیان

Å komme fra Sinai referer til Moses komme, og å reise seg fra Se'ir handler om Jesus. Så profeten som kom i lysglans fra Paranfjellet kan ikke være noen andre enn profeten Muhammad, fordi Paran er det gamle navnet til den delen av Arabia hvor Ismaels etterkommere og profetens forfedre bosatte seg. Det arabiske navnet for Paran er nemlig Faran, som er et av Mekkas navn. Det betyr også to flyktninger, som virker å referere til Hagar og Ismael som kom til Mekka som flyktninger. Det som videre beviser at det er Den hellige Profeten (saw) det blir beskrevet om her er: «han kom med ti tusen hellige».

Under erobringen av mekka var det nettopp 10 000 tilhengere av profeten som erobret Mekka med ham. Kan alt dette virkelig være en tilfeldighet?

Det er enda en viktig profeti vi finner i Høysangen i kapittel 5, vers 10 og 16. I denne profetien er det snakk om Guds elskede. En av profeten Muhammads (sa) titler er også Habibullah, som nettopp betyr Guds elskede. I verset står det min elskede er «rødkinnet og skinnende», og det er nettopp slik profetens hudfarge var. Videre står det «han er den øverste blant ti tusen menn», som igjen referer til når profeten Muhammad ledet erobringen av Mekka. Det mest interessante står i vers 16. I den norske utgaven av Bibelen står det «alt ved ham er tiltrekkende», mens i den hebraiske utgaven er det ordet «Muhammad-im» som er brukt. Dette fjerner all tvil om hvem det er snakk om.

Bortsett fra disse profetiene er det mange, mange flere profetier i både Bibelen og andre hellige tekster om profeten Muhammad (sa) sitt komme. Jeg håper at dere gjennom disse få eksemplene har fått et lite innblikk og kanskje en litt bedre forståelse av hvordan alle hellige bøker og profeter før Profeten Muhammad (sa) har ledet opp til nettopp hans hellige ankomst.

I apostlenes gjerninger kapittel 3, vers 20-22 beskriver Peter tiden ved den tredje profetens komme på en slik måte: «Da skal det komme tider med lindring fra Herren, og han skal sende den Messias som er bestemt for dere, Jesus. Han må være i himmelen til tiden kommer da alt det blir gjenopprettet som Gud har talt om fra eldgamle dager ved sine hellige profeters munn. Moses har sagt: 'Herren Gud skal la det stå fram en profet som meg blant dere, en av deres egne brødre. Ham skal dere høre på i alt det han sier til dere.» Peters ord antyder at ankomsten til den tredje profeten vil være før Jesus sitt andre komme. I tillegg har Jesus sagt til israelittene: «Guds rike skal bli tatt fra dere og gitt til et folk som bærer de fruktene som tilhører riket» i Matteus kap. 21, vers 43. Dette gjør det klart at profeten som skulle komme etter han, ikke skulle være av Israelittene, men fra en annen nasjon, nemlig deres brødre; Ismaelittene.

Denne profetien ble oppfylt med ankomsten av grunnleggeren av islam, Profeten Muhammad (sa). For det første var han etterkommer av profeten Ismael, som i seg selv er en oppfyllelse av en profeti.

For det andre hadde Gud lovet Abraham følgende i første mosebok kapittel 12, vers 20: «Jeg har hørt din bønn for Ismael. Se, jeg vil velsigne ham og gjøre ham fruktbar og svært, svært tallrik. Jeg vil gjøre ham til et stort folkeslag." Dermed ble enda en profeti oppfylt med ankomsten av profeten Muhammad (sa). I tillegg til dette ble den tidligere nevnte profetien i femte mosebok «Jeg vil legge mine ord i hans munn, og han skal forkynne for dem alt det jeg pålegger ham», også oppfylt ved at profeten aldri talte fra seg selv, men alltid fra Gud, det ser vi når hvert eneste kapittel i Koranen begynner med «I Allahs navn, Den mest nåderike, Den evig barmhjertige».

Videre er det enda en viktig profeti i Bibelen. I femte Mosebok, kapittel 33, vers 2 står det: «Herren kom fra Sinai, fra Se'ir strålte han fram for dem, i lysglans kom han fra Paran fjellet, med titusener av hellige, som strømmet fram på hans høyre side.»

Bibelske profetier om profeten Muhammad fred være med han

Av: Majlis Ullensaker

Vi hører ofte at det har blitt profetert om Profeten Muhammad (sa) sin ankomst, lenge før han kom. Vi blir fortalt at mange av de tidligere profetene og de gudommelige bøkene som blant annet Bibelen, har profetert om Profeten. Men hvilke konkrete profetier er det snakk om, og hvordan kan vi vite at disse profetiene refererer til vår hellige profet? I denne teksten vil jeg prøve å legge frem noen profetier om profeten Muhammads (sa) komme fra Bibelen.

Vi, Ahmadiyyamuslimer, tror at Bibelen var en hellig bok. Vi tror også at de bibelske tekstene i stor grad har blitt endret på, men at noen sentrale budskap fremdeles gjenstår, som blant annet profetier om Profeten (sa).

I femte mosebok, kapittel 18, vers 17-19 profeterer Moses følgende: «Da sa Herren til meg: De har rett i det de sier. Jeg vil la det stå fram en profet som deg, en av deres landsmenn. Jeg vil legge mine ord i hans munn, og han skal forkynne for dem alt det jeg pålegger ham.» Her kan noen si «men disse versene kan referere til en hvilken som helst profet», hvordan vet vi da at det gjelder profeten Muhammad (sa)? Et av argumentene er at ingen annen profet noen gang har hevdet å være akkurat denne profeterte profeten.

I Johannesevangeliet står det at i Jesu tid ventet jødene på tre profeter. Den første de ventet på var Elia, deretter Kristus, men også en tredje profet. Jesus hevdet selv å være Kristus og kalte døperen Johannes for Elia i Matteusevangeliet kapittel 11, vers 14. Da gjenstår det en tredje profet. Videre profeterte Jesus om sitt andre komme i de siste dager når sann tro skulle ha forsvunnet fra verden i Lukas kap. 18, vers 8.

Hva gjør kulden med kroppen vår?
Råd for kuldens skadelige effekter på kroppen.

Av: Delisha Farrukh Majlis: Bait-un-Nasr

Kulden får huden til å miste mye fuktighet, som igjen fører til en redusert hudbarriere. Huden blir mer sensitiv, varm og små tørrhetslinjer kommer til syne. Man kan også få tørre og sprukne lepper.

De fleste av oss blir sittende hjemme, fordi det er kaldt ute som kan føre til et svakere immunforsvar. Det blir lettere for virus og bakterier å angripe immunforsvaret, noe som fører til forkjølelse. Feber, hoste og lungebetennelse er vanlige problemer som oppstår om vinteren. Tross alt trives virus og bakterier bedre om vinteren.

For å unngå dette er det viktig å vite hvor kaldt det er ute, slik at du vet hvilke klær du bør ha på. For tørr hud og tørre lepper bør man passe på å ha på fuktighetskrem og leppepomade jevnlig. Det er også viktig å drikke nok vann for å unngå å bli dehydrert.
For å forsterke immunforsvaret bør man spise frukt ofte, og få i seg vitamin A, vitamin D og vitamin C. Det er også viktig å få seg nok søvn for et bedre immunforsvar. For barn er det viktig å ha på ordentlige og varme klær, fordi barns hud er tynnere enn hos en voksen, og trenger derfor mer beskyttelse.

EN GOD VENN

Av: Zara Nawaz, Majlis: Vestfold & Telemark

Vennskap er veldig viktig. Det å ha venner er bra for deg og øker lykkefølelsen din. Hvis du er en sånn person som passer på vennene dine, og gir dem tid så har du bedre fysisk og mental helse enn de som ikke gjør det. Det er også viktig å ha venner for å føle seg bra!

En venn skal være snill mot deg, bry seg om deg, støtte deg, trøste deg når du er lei deg, alltid være der for deg og ikke minst respektere deg.

Hvordan kan jeg være en god venn?

Jeg kan være en god venn ved å være snill mot vennene mine, alltid være der for dem, støtte dem, hjelpe dem når de har det vanskelig og behandle dem slik jeg selv ønsker å bli behandlet.

Nasirat hjørne

Etiketter før bønn

Av: Bushra Tabassum, Majlis: Bait-un-Nasr

Før bønn er det viktig å rense seg. Under renselsen resiterer man en bønn. Hvis man er på reise kan man utføre tayammum, hvis det ikke er rent vann lett tilgjengelig. Her gjelder samme regler som wudu. Wudu handler ikke bare om å rense kroppen, sjelen må også være ren. Man må ha en riktig intensjon for hvorfor man skal be, man må ha tanker om hva man skal være takknemlig for, og hvilke synder man skal søke tilgivelse for. Det er like viktig å ha på rene klær. Wudu innebærer også det at man er vennlig med folk, viser respekt og hjelper andre både før og etter bønn. Når man drar til moskeen for bønn, bør man resitere bønn ved inngangen og utgangen av moskeen. Ved forsamlingsbønn bør man komme til riktig tid og rekkene man står i bør være rette. Første raden fylles alltid før den neste. Bønneropet er også en del av bønnen, derfor bør man lytte til den med stillhet. Hele bønnen bør gjennomføres med respekt, stillhet og med god tid. Man bør ikke haste seg med å fullføre bønnen. Under forsamlingsbønn bør man vise respekt til de som ber, og ikke passere foran dem. Når man er ferdig med bønnen og forlater moskeen, skal man hilse på alle med en anstendig stemme.

Spørsmål og svar

(Waqfat-e-nau lajna møte med Hudoor (aba), Australia, 12.oktober 2013)

S:Hvordan kan Waqfat-e-nau Lajna balansere sine verdslige og spirituelle plikter etter at de har giftet seg?

Hudoor (aba) svarte: «Først og fremst er det viktig å opprettholde de fem daglige bønnene, og be tahajjud om det er mulig. Resiter Koranen og dens oversettelse. Om dere blir bedt om å utføre arbeid for Lajna, så gjør det så godt dere kan. Deres største ansvar er å oppdra barna, på en slik måte at de skaper et godt forhold til Gud. Forsikre dere om at ektemennene deres er klare over kvinnenes plikter som Waqf-e-nau når det gjelder egen og barnas oppdragelse, samt at de støtter dere i dette. Om de ikke kan oppfylle sin rolle som fedre, vil ikke barnas oppdragelse være optimal. Kvinnenes største ansvar er å ivareta hjemmet, og de blir belønnet stort for å gjøre dette».

Gulshane Waqf-e-nau klasse Sydney, 07.10.2013

S: Hva er betydningen av Waqf-e-nau? Og hva er et forhold til Gud?

Hudoor (aba) svarte: «Foreldrene ofrer barna sine før fødselen, og barna gjør det selv når de vokser opp. Det er viktigere å lære og adlyde Guds befalinger for Waqf-e-nau enn det er for andre barn. Det er også nødvendig å ha et forhold til Gud. Og hvordan gjøres dette? Ved å be de fem daglige bønnene. Be ekstra bønn av og til. De eldre jentene burde gjøre dette regelmessig. Når studiene er fullført, kan man bidra i menighetens arbeid.

gaver til Hadrat Ruqayya(ra) og Hadrat Uthman(ra) gjennom sin tjener Osama bin Zaid. Osama bin Zaid (ra) fortalte en hendelse fra barndommen hans i Medina der han en dag ble gitt en kurv med litt kjøtt fra profeten Muhammed (sa), som skulle leveres til Hadrat Usmans (ra) hus. Da han kom dit, så han Hadrat Ruqayyah (ra) sitte sammen med Hadrat Uthman (ra). Han beskrev dem som et vakkert par og han hadde aldri sett noen som dem før. Noen ganger så han på Hadrat Uthmans ansikt og noen ganger på Hadrat Ruqayyahs. Da han kom tilbake til profeten (ra), spurte Profeten (sa) ham om han hadde møtt dem. Osama bin Zaid svarte «ja». Så spurte profeten (sa) om han hadde sett et vakrere par enn dem, og Osama bin Zaid svarte «nei». «Først vendte jeg blikket mot Hadrat Ruqayya (ra) og deretter mot Hadrat Uthman.

I løpet av slaget ved Badr i det andre året av Hijra, ble Hadrat Ruqayyah (ra) syk. Profeten Muhammad (sa) ga tillatelse til Hadrat Uthman (ra) om å forlate slaget og ta vare på henne. Som en anerkjennelse for hans uselviske tjeneste og hans deltakelse i slaget ved Badr, ga profeten Muhammad (sa) ham også en del i krigsbyttet.

Mens profeten Muhammad (sa) fortsatt var i nærheten av Badr, forverret Hadrat Ruqayyahs (ra) tilstand seg og hun døde i en alder av 21 år. Da profeten Muhammad (sa) mottok nyheten om hennes død, ble han trist og tårene rant fra øynene hans. Profeten Muhammad (sa) kunne ikke delta i begravelsen hennes på grunn av slaget ved Badr, men da han kom tilbake til Medina, besøkte han Hadrat Ruqayyahs (ra) grav. Hadrat Fatimah (ra) fulgte ham også til graven, og de uttrykte begge sin sorg og felte tårer. Det er ingen klar informasjon om begravelsen til Hadrat Ruqayyah (ra), men det antas at hun ble gravlagt på Jannat al-Baqi kirkegården i Medina, sammen med andre medlemmer av profetens familie.

Waqfat-e-nau avdeling:

Hadrat Ruqayya (ra)

(Av Ramla Haroon)

"Hadrat Ruqayyah (ra) var den andre datteren til profeten Muhammad (sa). Hun var tre år yngre enn Hadrat Zainab (ra). Hun ble født syv år før profeten Muhammad (sa) erklærte sitt profetdømmet, og på det tidspunktet var profeten 33 år gammel. Hadrat Ruqayyah (ra) var allerede gift med sønnen til Abu Lahab, Utbah, før profeten Muhammad erklærte seg som profet. Senere ba Abu Lahab sønnen sin om å skille seg fra Hadrat Ruqayyah (ra), og han fulgte sin fars råd og skilte seg.

I etterkant av dette, giftet Hadrat Ruqayyah seg med Hadrat Uthman (ra). Hadrat Uthman (ra) var en velstående mann og han aksepterte islam i de første årene. I det femte året av profetdømme flyktet en del muslimer til Abessinia, på grunn av urolighetene og grusomhetene skapt av den ikke-muslimske befolkningen i Mekka. Hadrat Ruqayyah (ra) reiste sammen med Hadrat Uthman (ra) på denne reisen. Naturligvis var profeten (sa) sterkt belastet og bekymret over denne separasjonen fra datteren. Under Hijrah til Abessinia led Hadrat Ruqayyah (ra) store vanskeligheter, inkludert det tragiske tapet av barnet hennes på grunn av spontanabort. En stund senere fødte hun en sønn, Abdullah, men han gikk også bort i ung alder. Han var to år gammel da en høne hakket i ansiktet hans og det forårsaket et sår som førte til hans bortgang. Begravelsen til Abdullah ble ledet av profeten (sa) og Hadrat Uthman (ra) gravde graven selv. I ettertid fikk ikke Hadrat Ruqayyah (ra) flere barn. Etter et lite opphold i Abessinia, vendte Hadrat Ruqayya(ra) og Hadrat Uthman(ra) tilbake til Mekka. Da hadde Profeten Muhammad (sa) allerede migrert til Medina. Kort tid etter migrerte også Hadrat Uthman (ra) til Medina.

Profeten Muhammad (sa) elsket datteren sin veldig høyt. Han hadde gitt sin tjener, Um Ayman, til Hadrat Ruqayyah (ra) for husarbeid. Da hun også migrerte til Medina pleide profeten Muhammad (sa) å sende

Pakwan

Havrekjeks

(Saeeda Naeem, Majlis nasr)

150 gr.	Mykt smør piskes hvitt
2,5. dl	sukker
2 stk.	egg
1 toppet ts.	Vaniljesukker
1 ts.	Bakepulver
100 gr.	Hvetemel
100 gr.	Sammalt mel, finmalt
100 gr.	Havregryn
100 gr.	Kokos
100 gr.	Rosiner
50 gr.	Solsikkekjerner

175^0 C (varmluft)

10 – 12 min midt i ovnen

er mye mindre predisponert. Man kan alltids forebygge utvikling av sykdommen vha. profylakse og god forebyggende behandling.

Motivasjonen vår til et godt tannstell bør være å bevare tenner. Man ønsker å møte alderdommen med friske og funksjonelle tenner da det vil ha en så stor betydning for vår livskvalitet. Vi har fått ett sett med permanente tenner, som vi bør ta godt vare på, og det starter som sagt hjemme hos hver enkelt. Store utgifter hos tannlege eller tannpleier er ofte et resultat av at man ikke har vært flink til å passe på tennene sine, eller at man ikke har vært godt nok opplyst. Det er derfor også anbefalt å ha rutinesjekk hos tannlege eller tannpleier minst én gang i året. Dersom man ser starten på en sykdom, f.eks. et lite hull eller begynnende tannkjøttsbetennelse, kan man ta fatt i disse i tidlig stadium, og da det krever vanligvis ingen store behandlinger. Et hull som har stått over mange år uten at man fanger det opp, vil bare vokse seg større og større med tiden. Når et hull når inn til tannens nerve, resulterer det i akutte smerter som mange beskriver som tannverk. Det gjør vondt i tannen, og det gjør vondt for lommeboken, for nå blir kostnadene for behandling også betraktelig større. En tannlege eller tannpleier kan gi deg god veiledning i oral hygiene. De kan hjelpe med å stanse hull, samt få kontroll på andre begynnende sykdommer før de resulterer i ubehag og smerter.

Når var du sist hos en tannlege eller tannpleier?

manglende renhold mellom tenner, resulterer i vekst av bakterier. Disse bakteriene vil først gi en lokal betennelse i tannkjøttet, kalt gingivitt, og denne tilstanden kjennetegnes av lett blødende, rødlig, og i mer alvorlige tilfeller, hovent tannkjøtt. Mange unnlater å bruke tanntråd fordi de blør mye fra tannkjøttet. Blødende tannkjøtt skal være en varsellampe, og betyr at man må bruke tanntråd (eller annen form for renhold mellom tenner) mer hyppig! Regelmessig interdentalt renhold vil ila. 1-2 ukers tid kvitte seg med mye av bakteriene, og tannkjøttet vil gradvis komme tilbake til frisk tilstand.

Dersom betennelsen i tannkjøttet står over lang tid uten at man gjør noe med dette, kan sykdommen bevege seg videre fra tannkjøttet til kjevebenet. Nå har sykdommen nådd neste stadiet og kalles periodontitt. Resultatet av dette er nedbrytning av kjeveben. Progresjon og alvorlighetsgrad avhenger av ulike faktorer, bla. alder, oral hygiene, arv, diabetes, røyker/ikke-røyker etc. Kjevebenet er støtteapparatet til tennene våre. Alvorlig nedbrytning kan resultere i løse tenner som på sikt kan falle ut.

Hvorfor skjer dette? Her er det kroppens eget immunforsvar som kommer inn i bildet. Dersom tenner bader i bakterier og forårsaker betennelse i området rundt, vil kroppen oppfatte tennene som bakenforliggende årsaken til denne betennelse. Kroppen vår liker ikke dette, og tenker at disse tennene er noe vi må kvitte oss med. Dermed vil kroppens immunforsvar begynne å bryte ned festeapparatet til tennene, rett og slett for å kvitte seg med dem! Med andre ord, har man kontroll på bakterier, vil man også ha kontroll på tennene sine.

Det er også viktig å nevne at genetikk spiller en viktig rolle når det kommer til tenner. Tannkjøttsykdom kan være arvelig, som vil si at dersom man er sløv med sin orale hygiene, er man mer predisponert for utvikling av sykdom, men det er ingen garanti for at man får det. Andre

sykdommen karies, er faktisk blant de mest forekomne sykdommene på verden basis.

Tannhelsepersonell anbefaler å *ikke* skylle munnen med vann etter tannpuss, men bare spytte ut restene av tannkremen. Dersom man skyller munnen med vann, vil mye av fluoren forsvinne ned i vasken, og man ønsker helst å la fluor bli liggende igjen på tennene da det som sagt er med på å styrke emaljen. Skyller man med vann, får man lavere dose av fluor enn det som er anbefalt, og tennene kan være mer mottakelige for syreskader og hull. Mange kan synes det er ubehagelig å ikke skylle munnen etter tannpussen, i så fall før man ta noe fluor-tilskudd f.eks. fluor-skyll, slik at man får erstattet den tapte mengden fra tannkremen.

Tannpussen gjør det veldig godt og rent på 60% av tannflaten. De resterende 40% er flaten som er mellom tennene, og her ligger det fremdeles en del bakterier som på sikt kan gi hull i tenner, i tillegg til at det en risikofaktor for utvikling av tannkjøttsykdom. Dette kommer vi tilbake til litt senere. De aller fleste har ganske tette kontakter mellom tennene sine, noe som gjør at man ikke kommer til tannbørster da den blir for stor. Nå snakker vi om interdentalt renhold. Det finnes ulike hjelpemidler for dette, men de aller fleste er nok kjent med tanntråd eller tannpirkere. Renhold mellom tenner er minst like viktig som tannpussen. Det er ofte her det kan kile seg matrester, og bakterier trives veldig godt her. Karbohydrater fra kosten vår er som energi for bakterier som forårsaker hull. Har de tilgang til denne energikilden, så kan de lage hull i tennene. Dersom man har en god rutine på tannpuss samt renhold mellom tenner, vil man regelmessig fjerne denne energikilden, og bakteriene vil ikke klare å lage hull i tennene

Tannkjøttsykdom er en sykdom som rammer tennenes festeapparat. Tenner er festet i tannkjøtt og kjeveben. Ikke-optimal tannpuss og

Helse Avdeling

Sykdommer i tenner og hvordan forebygge disse

(Av Tannlege Hadeeqa Butt)

Har du noen gang tenkt over hvor viktige tennene dine er for din generelle helse og gode livskvalitet? Snakke, smile, spise, skjønnhet, verdighet og selvsikkerhet. Det er lett å ta god tannhelse for gitt, og man erfarer hvor viktige tenner er for god livskvalitet når man først får problemer. I denne artikkelen skal vi ta for oss de vanligste tannsykdommene som rammer folk flest, og hvordan man med veldig enkle grep kan forhindre og forebygge disse.

Nøkkelpunktet til en god oral helse er forebyggende behandling, og det starter allerede i hjemmet til den enkelte – nemlig med tannpussen! Tannpuss 2 ganger om dagen i 2 minutter er en veldig god start på veien mot friske tenner – noe de alle fleste har som en daglig rutine, men hvor mange er det som har en fast rutine for renhold *mellom* tennene? Er du én som skyller munnen med vann etter tannpuss fordi du har blitt opplært til det, eller spytter du bare ut? Hva er det riktige?

De aller fleste tannkremer er tilsatt et stoff kalt fluor. Dette stoffet er med å styrke tannemaljen og gjør den motstandsdyktig mot syreangrep fra sure matvarer, samt angrep fra bakterier som kan forårsake hull. Den daglige anbefalte mengden for voksne mennesker er gjennom tannpussen 2 ganger daglig. Mutansstreptokokker og laktobasiller er de to bakteriene som spiller viktigst rolle i utvikling av hull, veldig godt kjent hos barna som Karius og Baktus. Dersom man har små begynnende hull, kan fluor også være med på å stanse disse og forhindre at de blir større med tiden. Hull i tenner, også kjent som

Hadrat Musleh Maud (ra)

(Sultana Qudoos Nordstrand)

Hadrat Musleh Maud (ra) var en svært begavet mann. For ahmadimuslimer som er kjent med profetien om denne mannen, er dette ingen overraskelse. Det Gud hadde åpenbart lenge før hans fødsel, Den guddommelige åpenbaringen, er historisk og er lett for alle å sette seg inn i.

Til tross for svært liten formell utdannelse hadde Hadrat Musleh Maud (ra) utmerket viten i alle saker. Hans kunnskapsnivå var tilsynelatende ubegrenset. Han kunnskap var grunnet hans ytterste kjærlighet til Den hellige Koranen. Han hadde bred kunnskap om hvert enkelt vers, og denne kunnskapen holdt han ikke for seg selv, men forsøkte konstant å spre den. Hans bøker, Tafsir-E-Saghir og Tafsir-E-Kabir, var unik kunnskap for hele menneskeheten. En annen egenskap Hadrat Musleh Maud (ra) hadde var at han vil «frigjøre fangene» - slik det er nevnt i profetien. Hele verden er vitne til det faktum at han brukte alle sine midler for å hjelpe, og frigjøre forskjellige nasjoner i verden. Selv hans motstandere ble tvunget til å erkjenne dette.

Kort sagt var han en unik leder av store og fremragende kvaliteter som er sjeldent kombinert i et enkelt individ. Han var en levende personifisering av alle de sjeldne kvaliteter og var et svar på Den utlovede Messias (as) sine anmodninger til Gud. Oppfyllelsen av profetien er inspirerende, og denne profetien er nok til å lede en fortapt sjel til sannheten.

Avdelingen for testamenter (Shoba Wassiyyat): Assisterende sekretær i denne avdelingen ble opprettet i 2011. I 2004 ga Hadrat Khalifatul Masih V (aba) spesielle instrukser om å fokusere mer på denne ordningen. Hudoors stemme ble videreformidlet til ethvert medlem. Det ble skrevet rundskriv, publisert artikler, gjennomført seminarer, osv.

Avdelingen for studentsaker (Shoba Amor e Taliba): Denne avdelingen ble etablert i 2017, og har som formål å hjelpe studenter i studiene, for å trekke dem til å ta høyere utdannelse

Avdelingen for nykonvertitter (Shoba Nau-Mobain): Gi opplæring til de nye og introdusere menighetens system, undervise islamsk lære og etablere en sterk tilknytning til Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn.

Shoba Waqfaat: Gi opplæring til waqafaat og en sterk tilknytning til kalifatet er denne avdelingens ansvar. Opprinnelig var dette arbeidet under tilsyn av menigheten forøvrig, men senere i lys av Hudoors oppfordring, ble den etablert hos Lajna. For tiden er antallet waqfaat 84. Hvert år arrangeres det regelmessig ijtema.

Moskefond: Personlige ofre har alltid funnet sted, men organiseringen av Lajna for å skaffe midler ved å sette opp boder ved forskjellige anledninger er enestående. Så langt, ved hjelp av disse bodene, er mer enn fire millioner satt inn i moskefondet, og dette arbeidet pågår fortsatt.

Avdelingen for fysisk helse (Shoba Seht o Jismani): I starten ble noen programmer organisert under denne avdelingen, og det ble undervist om ulike fag knyttet til helse på møtene. I 1991 ble det valgt en sekretær for denne avdelingen, for å oppmuntre medlemmene til å trene, gå turer, osv. Etter hvert ble kvinner interessert og gjorde trening til en daglig rutine. «Sports Day» startet i 1993, det ble leid en hall for Lajna og Nasirat, der ulike idretter ble organisert. Deretter ble det arrangert idrettsdager på lokalt nivå. I 2001 ble det holdt foredrag på ijtema om helse og sykdommer av menighetens leger. I 2005 ble det organisert medisinsk seminar på nasjonalt nivå, der både leger fra menigheten og andre holdt forelesninger. Det ble satt opp boder for å sjekke blodtrykk, blodsukker osv. I tillegg ble det gjennomført førstehjelpskurs på sentralt nivå. En leir ble arrangert i 2019, der det var fysisk og mental idrett for Lajna.

Avdelingen for Tahrike Jadeed og Waqf Jadid; I begynnelsen var det ikke noe vanlig arbeid i denne avdelingen. Så snart arbeidet ble organisert i Lajna, startet også arbeidet i denne avdelingen. I 1990 ble sekretæren for denne avdelingen valgt. År etter år fortsatte også denne avdelingen å utvikle seg. Det arrangeres jevnlige seminarer. Det jobbes for at alle Lajna og Nasirat skal bli bidragsytere innen dette feltet.

Avdelingen for finans (Shoba Maal): Denne avdelingen har fungert siden begynnelsen av Lajna. Den månedlige chanda startet med 10 kroner. I lang tid var Lajnas bankkonto under menighetens ansvar, men i 1991 på oppdrag fra Hadrat Khalifatul Masih IV (rh), ble det opprettet en separat konto. Fra 1992 var det revisjon av regnskapet vedrørende inntekter og utgifter. Fra 2012 ble det opprettet en sekretær for regnskapssystemet, som begynte å revidere all regnskap.

Avdelingen for industri og vitenskap (Sannato Harfat) Denne avdelingen ble etablert i 1985. Denne sekretæren jobbet hardt for å innprente ånden av manuelt arbeid hos medlemmene av Lajna. Senere bidro dyktige kvinner med å lage forskjellige gjenstander innen søm, broderi, hekling og strikking. Premier ble delt ut blant de medlemmene som deltok på dette. I år 2003 tok avdelingen arbeidet videre, ved å fokusere på at medlemmene kan drive forretning gjennom håndverk og oppnå suksess. I 2014 og 2018 ble det avholdt en borddekkekonkurranse.

Serviceavdeling (Shoba Khidmate Khalq): På tidspunktet for opprettelsen av Lajna bodde det bare noen få familier i Norge. Gradvis, da medlemmene av menigheten økte i 1991, ble det opprettet egen sekretær for denne avdelingen. Kvinner besøkte sykehjem, med vekt på individuell hjelp til folk, som å ta vare på naboer, ta seg av de syke, øke kontakten med de som ikke var i menigheten, lære Koranen til andre barn, økonomisk støtte til trengende, osv. I 1992 var det fremtredende arbeidet å tjene de undertrykte bosniske familiene. Etter slutten av krigen i Bosnia kom mange bosniere til Norge for å søke politisk asyl. Det bosniske fondet ble opprettet hvor Lajna deltok iherdig. På Eid laget Lajna klær og ga gaver til bosniere. Hver fredag ble det arrangert mat til kvinnene som kom for å be. I 1993 ble Meena Bazaar organisert. Inntektene av dette ble satt inn i moskefondet. Fra 1994 ble det sentrale månedsmøtet en fast form for inntekt, det man tjente ble satt inn i moskefondet. Dette arbeidet pågår fortsatt. I 1998 ble det for første gang organisert et innføringsmøte om begravelse, hvor det ble gitt opplæring i forbindelse med begravelse, osv. I 2001 sendte Lajna vakre klær som gaver til Qadian. I 2005, i henhold til instruksjonene fra Hadrat Khalifatul Masih V(aba), kom Khidmate Khalq fondet i drift. I 2018 ble det gitt gaver til 35 kreftsyke barn i anledning nyttår. Bekjente laget også kort til dem. Dette arbeidet fortsetter.

med uformelle besøk innen denne avdelingen i 1992. Det viste seg å være nyttig å gå hjem til medlemmene som ikke kom på møter, eller ikke var interessert i enkelte saker. Fra 1994 ble det holdt møter for nykonvertitter. Medlemmene ble informert i detalj om troen til menigheten, og spørsmålene deres ble besvart. I 1995 ble det dannet en opplæringskomité. Denne komiteen innkalte til lokale møter og holdt diskusjoner. I tillegg ble det gitt argumenter i lys av Koranen, hadith, veiledning fra kalifene, erfaringer og observasjoner.

Avdelingen for publikasjon (Shoba Ashaat) I 1990 ble sekretæren for denne avdelingen valgt. Årets fremtredende arbeid var utgivelsen av magasinet Zainab. Dette magasinet ble utgitt kvartalsvis og noen ganger 2 ganger i året. Halvparten var på urdu og resten på norsk. Kvaliteten på dette magasinet ble bedre dag for dag. Siden 2005 har følgende spesialutgaver av Zainab blitt publisert; Khilafat, Khalifatul -Masih IV, betingelsene for troskapsløftet, osv. I 2005 ble Maryam Siddiqa Library etablert under denne avdelingen. Antall bøker i den er mer enn 4000. I 2011 ble det satt opp en bokstand for medlemmer, der hvor de kunne kjøpe bøker. I 2018 ble det dannet et team som skulle jobbe med designet til Zainab. Under MTA-avdelingen driver dette teamet med videoredigering og dokumentarhåndtering. Fotografiteam og grafisk design jobber sammen under publiseringsavdelingen.

Shoba Diyafat: I likhet med andre avdelinger tok også denne avdelingen en trinnvis utviklingsreise.

Denne avdelingen startet formelt i 1985. I begynnelsen ble det arrangert konkurraner under denne avdelingen ved forskjellige anledninger. Senere ble det også holdt konkurraner på lokalt nivå. Det arrangeres konkurranser mellom de ulike lokale bydelene for å fremme lidenskap for matlaging.

lederne under denne avdelingen. Det ble lest opp som innlegg på de lokale møtene, og på slutten av året ble det gjennomført en årlig eksamen hvor medlemmene som utmerket seg, fikk premier på ijtema.

I 1993 ble det gitt spesiell oppmerksomhet til nøyaktigheten av å resitere Den hellige Koranen riktig. Et senter ble formelt etablert i 2000, der 25 lærere lærte å resitere Den hellige Koranen riktig. I 2020 ble det utarbeidet et nettkurs. Under denne avdelingen ble det også startet en rekke priser til jentene som fikk beste karakter på skolen og høyskolen. For å ivareta sitt ansvar godt, samt for å forbedre veiledningen ble det startet med et oppfriskningskurs for de lokale sekretærene. Men i dag har arbeidet blitt så omfattende at ett oppfriskningskurs i året ikke er nok, og fra tid til annen holder nasjonalsekretæren møter med de lokale sekretærene. Disse oppfriskningskursene viste seg å være svært nyttige. Fra 2005, med tillatelse fra Hadrat Khalifatul Masih V (aba), ble det opprettet en utdanningskomité med et hovedmål om å øke utdanningskapasiteten til jenter, hjelpe og veilede dem i deres utfordringer ved utdannelsen. Fra 2007 startet det akademiske rallyet. Formålet var å øke kunnskapen blant medlemmene, samt skape hengivenhet til studiebøker. Pedagogiske møter ble holdt regelmessig. I 2019 ble det utført en test om betingelsene ved troskapsløftet.

Opplæringsavdelingen (Shoba Tarbiyat) Denne avdelingen startet med etableringen av Lajna i Norge. Medlemmer av Lajna ble rådet til å be fem ganger om dagen, resitere Den hellige Koranen regelmessig og holde seg tildekket. Ulike emner ble tatt opp på møtene. Mer bevissthet ble skapt innenfor denne avdelingen da Hadrat Khalifatul Masih IV (rh) personlig ledet arbeidet til Lajna og alle rapportene ble sendt direkte til Hudoor for veiledning. Det første store møtet ble arrangert i 1986. Fra 1992 ble det sendt meldinger til medlemmene på lokalt nivå, gjennom rundskriv. Det ble startet

informasjon om Ramadan. Det ble delt ut brosjyrer om Ramadan og Eid. 50 til 180 gjester pleide å besøke de ovennevnte programmene og ble påvirket av islams lære. Denne komiteen gjennomførte også opplæring i de lokale avdelingene for å utføre de ovennevnte oppgavene.

For første gang i 1985, fikk Lajna Imaillah muligheten til å lage ulike programmer innen radio. Etter hvert jobbet Lajna hardt med det og laget mange programmer om kontroversielle spørsmål. Medieutvalget ble startet i 2005. Formålet var å holde øye med det negative aspektet knyttet til islam i media og skrive artikler for å få bort misforståelser om islam. I 2007 arrangerte Lajna for første gang «Religionenes dag». Der kvinner som tilhørte jødedommen, kristendommen og islam holdt taler. Tilstede blant publikum var det lærere, studenter, norske og pakistanske kvinner. Feiringen av den internasjonale kvinnedagen startet også i 2007. Avhengig av tidspunktet, organiserte noen lokale programmer og inviterte gjester, mens noen fortsatte å delta på seminarer i regi av andre kvinneorganisasjoner, og dermed introduserte Lajna Imaillah. I 2011 ble Koranutstillingen installert i galleriet til moskeen. Dens kjennetegn var at situasjonene og hendelsene til profetene nevnt i Den hellige Koranen ble vist i en praktisk form, samt at versene i Den hellige Koranen om Profeten (sa) ble vist på et diagram. Modeller ble laget. I 2011 begynte den norske nasjonaldagen å feires. Salen ble dekorert med fargene til det norske flagget. I tillegg til vanlige kvinner ble det også invitert politikere og Oslos ordfører til disse programmene. Det ble servert mat for gjestene. I 2018 ble den første Hijab-dagen arrangert på universitetet, deretter i 2019 på Nationaltheatret, og i 2022-23 på flere forskjellige steder. I 2013 ble nettstedet Lajna.no lansert.

Avdelingen for utdanning (Shoba Taleem): Etter opprettelsen av denne, siden 1985, ble det utarbeidet en årlig pedagogisk læreplan som ble gitt til de lokale

Litterær diskusjon: For å fremheve Lajnas litterære interesse ble mushaira startet i 2001. I starten deltok 7 kvinnelige poeter. Senere begynte antallet som skrev dikt å øke, og det ble holdt mushaira om forskjellige emner, for eks. Seerat-ul-Nabi ﷺ og hundreårsjubileum.

Det presenteres i korthet hvordan Lajna bestemte reisen steg for steg innenfor de ulike avdelingene.

Avdeling for Tabligh:Etter dannelsen av Lajna imaillah, ble tabligh arbeidet utført under "Islaho irshaad". For første gang i 1985 satte Lajna opp en stand og delte ut litteratur. I 1986 ble en formell avdeling av Tabligh opprettet og sekretær for Tabligh ble valgt. Men arbeidet til tabligh var i begrenset skala, og denne prosessen forble den samme til 1995.

I 1996, da oversettelsen av Den hellige Koranen ble publisert, arbeidet Lajna for å levere Den hellige Koranen til alle bibliotek i Oslo. Dermed begynte arbeidet å utvide seg. I 1998 ble det lagt vekt på å styrke bekjentskap til kvinner utenfor menigheten. I 2001 ble det sendt rundskriv til hver bydel, det ble arrangert seminarer og workshops for å gjennomføre tabligh arbeidet på en systematisk måte. De Lajna som ikke kunne norsk, ble oppfordret til å utføre regelmessig nawafil med formål om å be. På denne måten begynte denne sektoren å utvikle seg år etter år.

Tabligh komiteen: Etter godkjenning av Hadrat Khalifatul Masih IV (rh) ble det opprettet en Tabligh komité i 1995. I begynnelsen besto denne komiteen av 9 medlemmer. Komiteens medlemmer ble valgt hvert år ved Shoora. Formålet var å hjelpe tabligh sekretæren. Fra 2001-07 gjorde de mange ting sammen; det ble ble holdt et seminar på norsk for gjester, foredrag om islam på forskjellige skoler. Skoler ble invitert til moskeen. Kvinnelige prester ble kontaktet. Det ble skrevet innlegg til aviser for å belyse islams sannhet og noen av dem ble publisert. Det ble organisert Iftar kvelder, hvor det ble gitt

Årsmøter (Salana Ijtema):Siden 1981 har Lajna holdt sine årlige møter, der det var akademiske, litterære og sportslige konkurranser. Når antall Lajna økte for å delta i enkelte konkurranser så ble det vanskelig på kort sikt, derfor startet konkurransene i 1994 å bli holdt på lokalt nivå. Kun de medlemmene som kom på første, andre og tredje plass deltok i den nasjonale konkurransen (Itjema). Med tanke på det økende antallet av Lajna, blir ijtema nå holdt i regioner først, deretter vil de som kommer på de plassene nevnt ovenfor, gå videre til den nasjonale ijtema. Tidligere ble de nasjonale samlingene i Lajna og Nasirat holdt på samme sted, men i separate haller. Men siden 2004 har samlingene til Nasarat og Lajna blitt holdt på forskjellige datoer.

I 1987 ble det holdt en skandinavisk ijtema etter instruks fra Hadrat Khalifatul Masih IV (rh). Et av de skandinaviske landene skulle være vertskap for møtet. Denne samlingen fortsatte til 1996.

Piknik :Da Hadrat Khalifatul Masih IV (rh) besøkte Norge i 1991, ba han om å ta med Nasirat og de yngre Lajna på piknik. I begynnelsen dro Nasirat på piknik hvert år rundt omkring i Norge. Deretter til Sverige, Danmark, England, Tyskland og Frankrike.

I 2011 fikk jentene også omvisning i moskeene som ble bygget i forbindelse med hundreårsjubileet.

Majlis Shura: Det første møtet for lajna i majlis shura ble holdt i 1990-91. Shura-medlemmene kommer med forslag for å forbedre arbeidet til Lajna, som sendes til kalifen for godkjenning. Dette pågår fortsatt.

Eid fest I denne tiden hvor folk har veldig lite tid, er Lajna Imaillas innsats å organisere slike programmer der medlemmene får en mulighet til å møtes og samhandle så mye som mulig. I denne forbindelsen, etter Eid, startet Eid festen for den yngre gruppen til Lajna, fra år 2000.

Et kort overblikk over Lajna Imai'llahs arbeid i Norge

(Oversatt av Nida Sajid)

For enhver nasjons overlevelse er det essensielt at deres fremtidige generasjoner får med seg, og husker hva de eldre har ofret og gitt for sin tro. Det er nettopp dette som er formålet med å belyse innsatsen til Lajna Imaillah Norge her.

1. mars 1975 har en historisk betydning for Lajna Imaillah Norge. Vår historie er ikke så gammel, men den er beriket av Guds velsignelser. La oss se nærmere på dette, og prise Gud.

Startfasen:Denne karavanen startet med 12 Lajna og 4 Nasirat. I begynnelsen ble møtet holdt en gang i måneden, der avdelingene jobbet innenfor tillit, utdanning og opplæring. Kvartalsrapportene ble sendt til sadar Lajna Pakistan i Rabwah. Og instruksjonene deres ble fulgt. Fra 1989, i henhold til instruksjonene fra hovedkvarteret, ble alle rapportene sendt hver måned til London, til Hudoor (må Allah være hans Hjelper).

I 1985, da antall Lajna som var registrert begynte å øke, ble de delt inn i bydeler. I begynnelsen var det to, med tiden har det økt til seks. Lajna begynte å holde sine møter i bydelen. Første søndagen i hver måned ble rapporter fra hver lokale leder samlet inn på kontoret i Noor moské. Ved gjennomføringen av diverse møter, har Lajna og Nasirat organisert Sirat-ul-Nabi-møter, Den utlovede Messias-dagen, Kalifatet-dagen og Musleh Maud-dagen. Jalsa Sirat-ul-Nabi blir også holdt for de utenfor menigheten.

Senna Syed

At er det er hundre år siden Lajna Imaillah ble opprettet, er virkelig en tid for å reflektere over hva dette faktisk betyr for oss. Dette hundreårsjubileet er ikke bare en feiring av hundre år, men heller en anerkjennelse av hundre år med myndiggjøring. Det er få kvinneorganisasjoner som kan sammenligne seg med Lajna Imaillah, og det er sannelig takket være Allahs nåde at vi har kommet så langt.

Lajna Imaillah ble opprettet for at Ahmadi muslimske kvinner skulle ha sin egen plass til å utmerke seg og vokse sammen. Ikke bare i Qadian, hvor organisasjonen ble stiftet, men i hele verden. Dét har vi virkelig gjort.

De første Lajna kom til Norge på slutten av 70-tallet og bestod av få medlemmer, med få midler og ikke engang et egnet sted til å møtes. Det er takket være ofringene til disse kvinnene blant annet, at vi nå har en flott moské hvor vi kan samles og utvikle oss videre.

Vi må huske hvilke utfordringer disse kvinnene måtte kjempe seg igjennom, for å sørge for at vi skulle ha det bedre. Allah har virkelig gitt kvinner en usedvanlig styrke. Under feiringen av hundreårsjubileet må vi likevel ikke tro at arbeidet er utført. Vi må fortsette å utvikle oss og forme fremtiden til de neste generasjonene. Måtte Allah gjøre oss alle i stand til å føre Lajna Imaillah videre, insha Allah.

Ønsker alle i Lajna Imaillah Norge, gratulerer med hundreårsjubileet og ser frem til hundre nye år!

De rundt meg bidrar til å skape sterke bånd innad i menigheten. Dette styrker også vår tro.

Frida Zahoor

Vi har muligheten til å skape en unik vennegruppe gjennom Lajna Imaillah. Her møter vi kvinner som kan relatere til våre problemer, samt kvinner vi kan dele vår glede med. Alle har alltid noe positivt å dele og jeg føler meg heldig – i og med at jeg er en del av noe så vakkert. Lajna består av mange ulike kvinner med ulike opplevelser. Dette hjelper meg til å være forberedt på ting jeg kan møte og oppleve i samfunnet. Jeg føler meg hjemme blant Lajna.

Michelle Malik

Etter at jeg ble en del av Lajna Imaillah, har jeg følt at jeg har blitt gitt en ny mulighet til å utvikle og forbedre meg selv. Jeg har følt på ansvar, på en annen måte enn tidligere.

Annam Huma Rai

Gratulerer til hele Lajna Immaillah med 100 års jubileet. Å være en del av en organisasjon som bygger på felles verdier og holdninger, har gitt meg en fellesskapsfølelse og følelse av solidaritet. Jeg er takknemlig for denne opplevelsen, og ser fram til mange fine år fremover. InshAllah.

Seher Tariq

Gratulerer så mye med 100 års jubileet til alle mine Lajna. Jeg håper vi får flere slike anledninger til å feire i fremtiden.

Hundreårsjubileet til Lajna Imaillah, får meg til å tenke på hvor takknemlig jeg er overfor Gud. Han har skjenket oss denne unike velsignelsen. Denne velsignelsen gjør oss i stand til å bli gudfryktige, kunnskapsrike og moralske mennesker. Det gjør at vi oppdrar våre fremtidige generasjoner i henhold til de sanne verdiene av islam og Ahmadiyya læren, slik at de utvikler seg til å bli en positiv del av samfunnet, Insha Allah.

Sadaf Rehman

Jeg synes at det er bra at kvinnene har sitt eget opplegg, slik at vi kan føle oss en del av menigheten. Lajna skaper fellesskap og et sterkt bånd mellom medlemmene som styrker oss, samt at det i sin helhet styrker menigheten.

Saira Mubarak

Kvinner har supre evner som er med på å skape fremragende generasjoner i verden. Lajna Imaillah har bidratt til at man kan få veiledning i kompliserte situasjoner. Under pandemien bidro kvinneorganisasjonen med å forebygge at folk ble ensomme, ved å få med kvinner til å holde seg opptatte ved å bidra med sine kreative evner; f.eks. ved at de ble motivert til å hekle, strikke og sy. Samtidig ble de syke og trengende ivaretatt ved at man bidro med hjelp. Jeg sitter med stolthet her i dag, når jeg tenker på hvor viktig det er med denne organisasjonen; at vi kvinner holder sammen. Lajna Imaillah er en dyktig organisasjon som har 100 års jubileum.

Sabikah Shahid Choudhry

Ved å være medlem av Lajna Imaillah, føler jeg en tilhørighet som jeg ikke føler andre steder. Alle er inkluderende og aksepterer en slik man er.

Mine tanker …

(Maryam Sukaynah Muslim, Majlis Ullensaker)

Lajna Imaillah ble stiftet i desember 1922, av det daværende overhodet til Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn; Den 2.kalifen, Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad[ra]. Målet med dannelsen av denne organisasjonen, var å gi medlemmene en stemme, med tanke på de administrative gjøremålene i menigheten, samt muligheten til å delta i kunnskapssøkende aktiviteter. På denne måten var den nye organisasjonen et viktig verktøy for å gjøre kvinnen mer selvstendig. Lajna Imaillah var den første av flere underorganisasjoner i menigheten. Mange kunnskapsrike kvinnelige ledere har ledet Lajna fra tid til annen, siden 1922.

Foreningen startet med 14 medlemmer, og er i dag den største av alle underorganisasjonene i menigheten. Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad[ra] gjorde kvinnene mer bevisste på sine rettigheter og plikter. Et av de mer viktige poengene med å etablere organisasjonen, blir fremlagt gjennom Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmads [ra] ord:

«Det er nødvendig for kvinnene å streve sammen, for å øke kunnskapen sin, for så å formidle den videre til andre».

Jeg er beæret over å være medlem i denne organisasjonen, som feirer 100 år i 2022. Den gir meg styrke, da jeg er en liten del av en lang rekke med Lajna. Jeg går i fotsporene til først og fremst mine bestemødre, og deretter min mor. Disse kvinnene var kunnskapsrike og formidlet denne kunnskapen til meg og mine søstre. De vektla viktigheten av både religiøs og konvensjonell kunnskap. Dette sammenfaller med målene som ble oppgitt i Lajnas agenda, slik den 2.kalifen hadde anbefalt.

Det beste med å bli en del av Ahmadiyya har derfor vært mine personlige møter med Hadrat Khalifatul Masih. En stor velsignelse i livet mitt har vært muligheten til å skrive brev til Hudoor. Hudoor sine bønner som svar har vært en lettelse. Den beste gaven tenker jeg …

We have «a selfless Imam», and that is the beauty of our Jama'at.

Alhamdulillah, for denne reisen tenker jeg!

Berivan Muhammad Saeed

Hvorfor fulgte du Ahmadiyya? Dette er et spørsmål som jeg har blitt stilt av mange, helt siden 2011. Mitt svar har alltid vært at Gud er svært nær og at Han hører og svarer på våre bønner. Jeg ba til Gud i mange år, om at islam skulle seire, og at mannen som skulle bringe islams skjønnhet skulle komme. Gud svarte på min bønn og ledet meg til dette trossamfunnet, som ble grunnlagt av Den utlovede Messias og imam Mahdi – som vi har blitt fortalt om gjennom hadith. Takket være Gud, har jeg vært med i dette trossamfunnet i over et tiår, og Gud viser meg tydelige tegn på sannheten i denne menigheten og dens grunnlegger. Da jeg oppdaget den sanne islam gjennom Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn, ble jeg dypt berørt, gråt ofte og angret på den tiden som hadde passert uten at jeg kjente til den sanne islam.

Lajna Imaillah er kvinneorganisasjon som styrer sine saker selvstendig. De er svært aktive hele året – som en bikube. Lajna ble grunnlagt av den andre kalifen (ra). Da jeg først ble medlem, forventet jeg at deres aktiviteter kun skulle dreie seg om religiøs læring, men jeg ble veldig imponert da jeg så at de var engasjerte på alle områder i livet. I tillegg til religiøs læring fokuserer Lajna på å lære om kultur, sport, håndverk, fysisk helse – samt arrangerer seminarer og konferanser med temaer som er sammfunnsrelaterte. Jeg har lært mye av dem, og jeg er stolt over å være medlem av Lajna Imaillah. Lajna bidrar til å bygge og utvikle utdannede kvinners personligheter, samtidig som at de er en del av samfunnet og tar vare på hjemmene sine.

Og må vi alle finne paradis i hverandre som menighet, og hjelpe oss alle i å spre dette budskapet til alle sjeler der ute som søker etter sannheten. Ameen.

Bushra Fatima Syed

Religion og livssyn er lær, ikke medfødt. De fleste mennesker tar sin religion, livssyn eller kultur for gitt. I barndommen og oppveksten min kjente vi godt en familie som var ahmadimuslimer. Som barn besøkte jeg Noor moské noen ganger på Frogner, fikk sett Hadrat Khalifatul Masih IV (rh) på MTA, opplevde religionenes dag i Rosenkrantz gate i Oslo, på 90 – tallet med Noor Sahibs kloke taler. Vi reiste med familien min også til Rabwah. Det er mange gode barndomsminner.

For min del var det viktig å utforske som voksen kvinne om Ahmadiyya var den sanne islam. Jeg var ikke helt fortrolig med Sunni retningen, og det var noe som manglet. Samtidig har jeg hatt veldig gode og sympatiske foreldre. De har vært åpne og inkluderende overfor mennesker med forskjellig bakgrunn. Som konvertitt derimot fra en Sunni og pakistansk familie møter man prøvelser under reisen etter troskapsløftet, men Allahs velsignelser kommer også som perler på en snor, spirituelt og verdslig. Den utlovede Messias og alle tidligere profeter har gjennomgått prøvelser. En innser at prøvelser er en del av livet, men det gir deg også muligheten til å komme nærmere Gud. For Gud er vår bestevenn.

Selv om Ahmadiyya er sann islam, er menneskene i menigheten forskjellige. Det har vært ulike erfaringer, men vil belyse at jeg har møtt noen Lajna, som har vært ydmyke, sympatiske og gudfryktige. De har representert Ahmadiyya i praksis.

Vi er privilegerte i menigheten, som har en kalif, en imam i vår tid. Vi lever i en tid med store konflikter og kriger, naturkatastrofer, økt fattigdom og umoralskheter i hele verden. Gjennom Hudoors sine fredagsprekener og taler får vi kunnskap og veiledning om hva en ahmadimuslim sin oppgave og praksis skal være i denne verden. Hudoor er en leder som er tydelig og klar i sin tale, samtidig raus og standhaftig. En klok åndelig leder som veileder, men også en som ofrer sitt liv for trossamfunnet..

utmattende. Nå fant jeg endelig en måte å leve på hvor jeg følte meg beskyttet og jeg fikk en følelse av kontroll som jeg ikke hadde kjent på før. Min verdighet som kvinne og menneske var ikke lenger avhengig av hvordan jeg så ut og hvordan jeg ble oppfattet av andre, men hvordan jeg hadde det i meg selv med min Gud. Det er den største befrielsen, og så mange «guder» dør med denne praksisen.

Kvinnene i moskeen ble forbilder for meg i islam med hvordan de levde ut praksisen med anstendighet. Lajna sin iver etter å være gavmilde og hjelpsomme lærte meg også mye om hvordan man skal leve, for å følge Den hellige Profeten Muhammad (må Allahs velsignelser og fred være med ham). Det er kanskje noe man er vant til å se hvis man vokser opp med menigheten. Men jeg hadde sjelden før i mitt liv, i hvert fall som voksen, opplevd å få en gave eller et måltid hjem fra en nabo eller fra mennesker som ikke er fra min nærmeste familie. Og oppleve denne gavmildheten og iveren etter å alltid yte, satte en høy standard for meg for hvordan man skal ofre på Allahs vei, av både materielle goder og av sin tid og energi. Kjærligheten for lajna har vokst med årene når jeg selv har opplevd hvordan søstre og storesøstre virkelig ber for en, og hvordan dette blir en stor kilde til velsignelse i livet. Alene er vi ingen. Vi trenger hverandre og hverandres bønner. For veien vi skal gå er smal og full av tornebusker.

Det å oppdage menigheten var som å oppdage en hel gruppe med mennesker som ønsket det samme som meg selv, nemlig åndelig utvikling. Det som samler oss alle og som forener oss er velsignelsene av Hadrat Khalifatul Masih (må Allah være hans Hjelper). Forholdet mitt til menigheten ble sentrert rundt å høre på Hudoors (aba) veiledning til oss hver fredag. Det var som å endelig få drikke rent vann, å høre hans stemme og hans ord. Sannheten tok form. Allah velsignet mitt forhold til Hadrat Khalifatul Masih (aba) på den måten at hver uke gikk jeg med spørsmål i hodet om islam som jeg opplevde å få svar på i slutten av uken under fredagsprekenen. Jeg opplevde igjen og igjen å bli bønnhørt når jeg skrev brev til Hudoor (aba). Jeg var ikke lenger alene. Jeg hadde fått en åndelig far.

Må Allah alltid hjelpe vår kjære Hudoor med Sin mektige hånd.

vårt indre fra en tilstand av tomhet og mørke og åndelig død, til en tilstand av liv. Som å våkne fra en drøm, til å se den virkelige verden rundt en. Jeg begynte å se Allah i alle ting. Igjen kunne jeg kjenne på følelsen av å være et helt menneske, slik som jeg følte meg som liten. Og når jeg la pannen mot jorden og ba til den éne Gud, så døde hundre andre guder med Ham. Jeg trengte ikke lenger noen eller noe annet.

Men hvordan kom jeg dit at jeg la min panne mot jorden? Jeg hadde vært i mange gudshus. I min søken hadde jeg bedt i synagoger og kirker og templer. Jeg prøvde meg frem. For å finne fred. Men selv om de snakket om Gud, så følte jeg aldri noe der, og jeg kom aldri tilbake. Min sjel ble aldri tilfredsstilt.

Det var lyset i budskapet til Den utlovde Messias (fred være med ham) som tiltrakk min oppmerksomhet. Det første jeg hørte som fikk meg til å våkne var sannheten om Jesus (fred være med ham). Etter å ha vokst opp med historier om Jesus (fred være med ham) som jeg aldri klarte å relatere til, ble Jesus (as) plutselig levende for meg! Han fikk en verdi for meg. Jeg så hvem han virkelig var. Og jeg følte at jeg forsto mer av verden jeg hadde vokst opp i. Jeg følte et lys i skriftene til Den utlovde Messias (fred være med ham). Og ved å lese hans bøker ble mine tanker renset litt etter litt for alt som var usant og uklart. Fra å prøve seg fram i en evig jungel av veivalg og filosofier og ismer, fikk jeg plutselig en klar vei å gå. Jeg oppdaget Allahs enhet.

Å oppdage at Allah har veiledet oss med sin bok, Den hellige Koranen var en stor lettelse. Endelig fant jeg en sikker kilde til visdom, som ikke var avhengig av et annet menneskets forståelse. Hvert bud jeg forstod i henhold til Den hellige Koranen, føltes som en stor velsignelse. For hver lille ting jeg rettet på i meg selv følte jeg kilden til nytt liv vokse frem, og en glede og en lettelse, nesten som å fly.

Mitt liv tok form ved å følge Allahs bud. Og som kvinne var budet om anstendighet, altså læren om tildekkelse og adskillelse mellom kjønnene, en stor befrielse. Når jeg kom til moskeen for første gang, og ba med andre kvinner, fikk jeg en ny forståelse av islam. Jeg kunne gå i meg selv og dyrke mitt forhold til Allah uten forstyrrelser. Jeg følte så sårt at jeg trengte den roen i en verden som kan oppleves ganske

Konvertitter og deres tanker…

Henriette Noor Olsen

Selv om jeg kommer fra en ikke-religiøs familie, har spørsmålet om Gud, vært gjentagende i mine tanker gjennom oppveksten. Dette, sammen med konseptet om «livet etter døden», gjorde at det var noen svar som manglet for meg. Kunne det virkelig bare være oss og ingenting? De ressursene som hjalp meg med å konvertere var boken «Our God» og «Islamske grunntanker», samt programmene «Faith Matters» og «Ask an Imam», hvor jeg fikk gode svar på både de spørsmålene jeg hadde og de jeg ikke visste at jeg trengte svar på. Nettsiden alislam.org hjalp meg mye gjennom søkemotoren deres, hvor man søker opp det man ønsker og får opp relevante artikler om temaet. Det fineste med å være en del av Lajna er de åpne og imøtekommende kvinnene som alltid støtter og slår av en prat.

Saleha Solveig Grønneflåta

Alhamdulillah. Jeg konverterte til Ahmadiyya i 2008. Det var etter en lengre periode, egentlig helt siden slutten av videregående hvor jeg hadde søkt etter livets svar: Hvem er jeg? Hva gjør vi på denne planeten? Hva er meningen med min eksistens? Er universet uendelig? Vi mennesker prøver oss frem ut ifra den kunnskapen vi har foran oss. Men uansett hva jeg gjorde eller hvor jeg gikk så fant jeg aldri helt tilfredsstillelse i hjertet og i sinnet. Det var ikke før jeg ba den muslimske bønnen, at jeg følte en ro jeg ikke kunne finne andre steder. Det var på en måte ikke en helt fremmed følelse for meg. Det var mer som å endelig komme hjem, etter mange år, etter en lang, lang reise. Reisen min varte i 26 år før jeg for første gang la meg med pannen i bakken. Før jeg ble muslim, og ba til kun én Gud; Allah, min Kjære Skaper.

Et liv uten Allah er som en reise uten vann. Og når jeg endelig kom fram til mitt mål, med pannen mot jorden, så kjente jeg hvor tørst jeg egentlig hadde vært. Sjelen min sugde til seg disse ordene som vi sier i bønnen, som har en kraft til å forandre

Sadiqa (ra) giftet seg med Hadrat Musleh Maud (ra) i 1935. Etter at hun giftet seg, fortsatte hun sine studier og oppnådde master i arabisk. Hadrat Musleh Maud (ra) hadde stor tillit til at Hadrat Sayyeda Maryam Sadiqa (ra) var i stand til å oppnå mye i livet. Hun hjalp han også med å skrive taler/bøker.

Da Hadrat Sayyeda Maryam Sadiqa (ra) ble president for Lajna Imaillah, hadde antallet Lajna og Nasirat økt betraktelig. Dermed økte også arbeidet for Hadrat Sayyeda Maryam Sadiqa (ra), som en global president for kvinneorganisasjonen. Hun utførte dette arbeidet utmerket. Hadrat Sayyeda Maryam Sadeeqa (ra) holdt hjemmet sitt åpent for kvinner, slik at de kunne komme og prate med henne om sine utfordringer eller vanskeligheter. Hadrat Sayyeda Maryam Sadiqa (ra) møtte alle med empati og vennlighet. Hun pleide også å lære Den hellige Koranen med oversettelse til andre kvinner.

Hadrat Sayyeda Maryam Sadiqa (ra) reiste også utenfor Rabwah for å møte Lajna og Nasirat rundt omkring i verden. Hun reiste blant annet til England, Sverige og Danmark. Hun etablerte et godt forhold til alle, og Lajna og Nasirat ble emosjonelt knyttet til henne. Hadrat Sayyeda Maryam Sadiqa (ra) forble president helt til 1989. Litt senere ble helsen hennes svekket, og hun gikk bort i 1992.

Nasir Ahmad. Hadrat Mahmoodah Begum (ra) giftet seg med Hadrat Khalifatul Masih II (ra) i ung alder. Dermed fikk hun sin moralske og spirituelle opplæring fra Den utlovede Messias (as) og Hadrat Ammajaan (ra).

Kvinneorganisasjonen som startet i Qadian, begynte etter hvert å spre seg mer og mer til andre byer i India. Hadrat Mahmooda Begum (ra) hadde dermed ansvaret for både sin egen familie og sitt hjem, samt den lokale menigheten og menighetene utenfor Qadian. Å ha alle disse rollene var ikke lett, men hun utførte dette oppdraget med dedikasjon og engasjement. Hadrat Mahmooda Begum (ra) åpnet dørene til sitt hjem for jenter som kom for å lære Den hellige Koranen, lese bøkene til Den utlovede Messias (as) og annen religiøs og moralsk opplæring. Hun pleide også å skrive artikler for magasinet *Ahmadi Khawatin.*.

Etter delingen av India, måtte Hadrat Khalifatul Masih II (ra) migrere til Pakistan sammen med sin familie. Her fortsatte Hadrat Mahmooda Beghum (ra) arbeidet sitt. Da de bosatte seg i Rabwah, holdt hun kontakten med Lajna rundt omkring i hele verden. Hun var alltid tilgjengelig for å hjelpe dem, og gi dem veiledning. Hadrat Mahmooda Beghum (ra) startet presidentskapet i Lajna Imaillah i 1922, og fortsatte helt til sin bortgang i 1958.

Hadrat Umme Mateen (Sayyeda Maryam Sadiqa) (ra)

I 1958 ble det valgt en ny global president for Lajna Imaillah som het Hadrat Umme Mateen (Sayyeda Maryam Sadiqa). Hun var niesen til Hadrat Ammajaan (ra) og datteren til Hadrat Dr. Mir Ismail (ra). Hun var også svært intelligent og høyt utdannet. Hadrat Sayyeda Maryam

Velsignede personligheter i Lajna Imai'llah

Skrevet av Nabila Rafiq / Oversatt av Shazia Sabahat Mirza

Etableringen av Lajna Imai'llah

Hadrat Khalifatul Masih II, Mirza Bashir-ud-Deen Mahmood Ahmad (må Allah være tilfreds med ham) etablerte en organisasjon for kvinnene i Ahmadiyya menigheten. Han kalte denne organisasjonen for «Lajna Imaillah». Dette ordet betyr tjenere eller tjenerinnene til Gud. På den tiden hadde kvinner lite muligheter for å gjøre fremgang i livet, som for eksempel å utdanne seg. Da Hadrat Khalifatul Masih II (må Allah være tilfreds med ham) etablerte denne kvinneorganisasjonen, tenkte han på viktigheten av kvinners religiøse og verdslige utvikling. Han ønsket altså at kvinnene i hans menighet skulle nå sitt fulle potensiale. Den 25. desember 1922, ble det arrangert et møte hvor Hadrat Khalifatul Masih II (må Allah være tilfreds med ham) forklarte visdommen, tankegangen, prinsippene og hensikten bak denne organisasjonen. Fjorten kvinner deltok på dette møtet og var med på å starte Lajna Imaillah.

Hadrat Mahmoodah Beghum (ra)

Hadrat Khalifatul Masih II (må Allah være tilfreds med ham) anbefalte kvinnene å ha en president for Lajna Imaillah. Dermed ble kvinneorganisasjonens første president valgt, nemlig Hadrat Mahmoodah Begum (ra). Hun var den første hustruen til Hadrat Khalifatul Masih II (ra) og moren til Hadrat Khalifatul Masih III, Mirza

seg hjem. Etter ønske fra Hudoor (ra) laget hun mat til denne fetteren. Etter at han hadde dratt hjem sa hun til Hudoor (ra) at hun hadde sagt at hun ikke ønsket å møte ham og at Hudoor (ra) hadde tatt ham med seg hjem. Til dette sa Den utlovede Messias (as); «selv om de banner til oss, så var han på dette tidspunktet en gjest og man har forpliktelser overfor en gjest.»

Hun var veldig gjestfri. Og tok godt hånd om gjestene sine. Under det årlige stevnet kunne det være opptil 400 gjester i Darul Masih. Hun ordnet te på morgenen og hjalp de som hadde ansvar for maten. Hun hadde ofret sitt hjem; kvinner kom og gikk hele dagen og hun møtte dem med respekt og kjærlighet. Hun hørte på problemene deres og gav dem råd. Hun var veldig nøye i oppdragelsen av sine barn; særlig med tanke på utførelsen av bønnene. Hun sendte guttene av gårde til moskeen og formante jentene om å be hjemme. Hun sprutet dråper av kaldt vann på den som ikke våknet til Fajr. Hennes barn er som følgende;

1. Hadhrat Mirza Nasir Ahmad sahib, Hadhrat Khalifatul Masih III (rh)
2. Sahibzadi Nasira Begum sahiba, moren til Hadhrat Khalifatul Masih V (aba)
3. Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad sahib
4. Sahibzada Mirza Munawwar Ahmad sahib 5. Sahibzadi Ammatul Aziz sahiba
6 Sahibzada Mirza Anwar Ahmad sahib 7. Sahibzada Mirza Azhar Ahmad sahib
8. Sahibzada Mirza Hafeez Ahmad sahib 9. Sahibzada Mirza Rafiq Ahmad sahib

Et av hennes fremragende egenskaper var at hun ofret sine egne følelser. Da Hadrat Musleh Maud (ra) ble kalif, giftet han seg flere ganger til det beste for oppdragelsen av menighetens kvinner. Han lovet at det var Umme Nasir som skulle bistå med de nærmeste av hans oppgaver. Hun tok ansvaret for å vaske hans klær og stryke dem. Hun passet på at han spiste og hvilte. Hun var som en storesøster for de andre hustruene og tok vare på deres barn også. Hun viet livet sitt til kalifen og til Lajna Imaillah.

skulle be for dette, og at barna var små derfor kunne ekteskapet finne sted senere. I 1902, da hun var 11 år ble hun gift, og slik ble hun Den utlovede Messias' (as) første svigerdatter. Etter ekteskapet gav Hadrat Amma jaan henne navnet «Mahmooda». Hun var hustruen til Hadrat Musleh Maud (ra), svigerdatteren til Den utlovede Messias (as), moren til Hadrat Mirza Nasir Ahmad (rh) og vår nåværende kalifens (aba) mormor. Den utlovede Messias (as) tok veldig godt vare på henne. Hver gang hun hadde lyst på noe godt, gav Den utlovede Messias (as) nøkkelen til sin eske til henne, og hun spiste kjeks og søtsaker. Hun tok også veldig godt vare på Den utlovede Messias (as). Hun passet på at det var nok vann når han skulle utføre renselsen før bønnen, og på kvelden masserte hun føttene hans. Hun fikk muligheten til å bo med Den utlovede Messias (as) i 5-6 år. En gang masserte hun føttene til Den utlovede Messias (as). Hun la hodet sitt på sengen og sovnet. Da Hadrat Musleh Maud (ra) kom hjem sa Den utlovede Messias (as); «Mian Mahmood, du må komme hjem tidligere. Mehmooda er redd.» Etter dette var han aldri sen igjen.

Da Lajna Imaillah hadde møter, tok hvert medlem med seg en stol hjemmefra. Det viser seg at i starten var Lajna preget av dårlige kår, men foreningen utviklet seg under Umme Nasirs tid. Hun lot ingen utfordringer knekke dem. Umme Nasir sahiba gjorde om huset sitt til en skole, hvor det ble undervist i Koranens oversettelse og åndelig kunnskap. Det ble også gitt undervisning vedrørende Den utlovede Messias' (as) bøker. Hun pleide å ofre økonomisk.

I 1913 da Al-Fazl ble etablert, ofret hun to av sine dyrebare smykker for å sponse dette. Til dette sa Hadrat Khalifatul Masih II (ra); «Gud har plantet dette i hjertet til min hustru, slik Gud plantet dette i hjertet til Den ærverdige profetens (sa) hustru – Hadrat Khadija – om å hjelpe til.»

Alt det hun fikk i lommepenger av sin ektemann, gav hun i chanda. Hun gav 1/3 av sine penger til Wassiyyat. Hun var glad i Ahmadiyyat og elsket kalifatet. En gang kom fetteren hennes, som var en fiende av menigheten, for å besøke henne. Hun sa at hun ikke ønsket å møte ham i det hele tatt. Da dro han for å møte Hudoor (ra) og han tok ham med

I 1947 ble India og Pakistan delt og overalt kunne man se kaos utbre seg, noe som gjorde at kvinneforeningen Lajna Imaillah ble satt litt på vent. Men med en gang situasjonen og forholdene ble bedre, og det nye hovedkvarteret i Rabwah ble etablert – under ledelse av Hadrat Khalifatul Masih II (ra) – satte Lajna Imaillah i gang sitt arbeid igjen til det fulle. I 1950 startet ordningen med Waqfe Zindagi, som ble etablert under Hadrat Khalifatul Masih II (ra) sin tid. Lajna Imaillah stod klare til å bidra med sitt innenfor denne ordningen.

I 1951 ble kontoret til Lajna Imaillah etablert. I 1955 ble moskeen i Nederland grunnlagt som følge av Lajna Imaillahs økonomiske bidrag. Den 9.desember i 1957, ble Fazle Umar Junior Model School etablert – noe som etter ønsket til Hadrat Sayyeda Amtul Mateen nå er til 8.klasse. I tillegg til denne skolen er det også skoler etablert i GhatiaLian, Hilalpur og Chak Mangla. Lajna Imaillah har nå blitt en internasjonal forening og dens arbeid øker for hver dag. (Tehrik Ahmadiyyat, bind 4, s. 303-309)

I dag er Lajna Imaillah som et tett, skyggefullt tre – hvis røtter er i jorden og dets grener har utbredt seg til himmelen. De kvinnene som var med i startfasen av dette treet – deres navn er nedskrevet i historien. Ved etableringen av Lajna Imaillah, ble Hadrat Ammajaan (Sayyeda Nusrat Jehan Begum) uvalgt til å være leder. Men hun overga ansvaret til Hadrat Umme Nasir sahiba. Dermed viet hun de neste 36 årene til dette arbeidet. Hadrat Umme Nasir sahiba ble født i 1891. Hennes far var Dr. Khalifa Rashiduddin og hennes mor het Ummda Begum. Dette var en tid da kvinnene ikke hadde store muligheter innen utdanning. Dermed fikk hun sin utdannelse hjemme. Hennes farfar Khalifa Hamiduddin var datidens høye lærde og var imam i Badshahi moskeen. Han grunnla Islamiyya skolen og etablerte også Anjuman Hamayat Islam. Dette gode miljøet gjorde at Khalifa Rashiduddin konverterte og dermed ble en av ledsagerne til Den utlovede Messias (as). Hadrat Umme Nasir fikk navnet Rashida av sine foreldre. I en alder av 7 år dro hun med sin far til Qadian, for å møte Den utlovede Messias (as). Under møtet satt hun bare og så ned. Senere skrev Den utlovede Messias (as) et brev til hennes far om at han ønsket at datteren giftet seg med Hadrat Musleh Maud (ra). Han skrev at han ønsket at man

det samme året begynte ahmadi muslimske kvinner å arrangere et eget stevne ved temaet «Livet til Den ærverdige profeten (sa).»

Chaudhry Khalil Ahmad, som hadde ansvar for misjonshus i USA, forteller; «før bryllupet mitt, som fant sted i 1939, bodde min kone Amtul Hafeez sahiba og hennes lillesøster Amtul Hay sahiba med Hadrat Sayyeda Umme Tahir (må Gud være tilfreds med henne) i flere måneder. Sahibzadi Amtul Qayyum sahiba og Sahibzadi Amtul Rasheed vokste opp her. De var som søstre for min kone og hennes lillesøster. Og dette nevnte Hudoor (ra) ved min ekteskapsinngåelse. Jeg pleide å dra hjem til dem ofte, og prinsippene om islamsk purdah ble ivaretatt. Jeg husker at Sahibzadi Amtul Rasheed sahiba sa gjentatte ganger at det bør etableres en forening for jentene i menigheten. Det ble besluttet at hun skulle skrive et brev til Hudoor (ra) hvor hun skrev om dette og hvor hun også skulle be Hudoor om å komme med et forslag til navnet på denne foreningen. Jeg fikk mulighet til å bidra til å ferdigstille dette brevet. Jeg husker også at vi diskuterte navn som Hudoor kanskje ville komme med, og da dukket navnet Nasiratul Ahmadiyya opp helt tilfeldig. En stund etter dette brevet fikk vi svar fra Hudoor hvor han hadde signert og foreslått Nasiratul Ahmadiyya som navn på denne foreningen. Dermed ble denne foreningen etablert.»

I 1930 fikk Lajna retten til å være representert under Shoora. I juli 1931 ble ordningen med «Frigjøring av Kashmir» startet, og for at denne ordningen skulle lykkes ga Lajna chanda til dette. 1. april 1938 formante Hadrat Khalifatul Masih II (ra) at man skulle etablere Lajna Imaillah der menighetens kvinner var bosatt.

I måneden april i 1944, fikk Hadrat Khalifatul Masih II (ra) en åpenbaring om at hvis han lykkes å rettlede 50% av kvinnene, ville islam få fremgang. Dermed begynte Hudoor å fokusere mer på, og sette oppmerksomheten mot, å utvikle kvinneforeningen.

I 1946, under valget ved Punjabs forsamling, viste Lajna Imaillah seg å være et fremragende forbilde. Hudoor (ra) sa at kvinnene, gjennom sine ofringer, har kommet lengre enn mennene i sitt arbeid for nasjonen.

Lederen av Lajna Imai'llah India og historien fra grunnleggelsen til utvandringen, og dets arbeid.

(Skrevet av Shaista Basit)

Lajna Imaillah ble grunnlagt den 25.desember 1922 av Hadrat Khalifatul Masih II, Hadrat Musleh Maud (ra), hvor 14 kvinner i Qadian signerte forordningen. Etter Zuhr bønnen holdt kalifen (ra) en tale. Slik ble kvinneorganisasjonen satt i live. I talen sin fremla han diverse råd og retningslinjer. Det første kalifen (ra) igangsatte for å øke kvinnenes utvikling, var ukentlige møter. På tre av møtene i februar og mars 1923 ble både åndelige og verdslige temaer fremlagt. Samtidig fikk de ahmadimuslimske kvinnene ansvaret for grunnleggelsen av moskeen i Berlin, med det formål om å øke deres iver og innsats for å tjene menneskeheten. Og Lajna Imaillah fikk ansvaret for å samle inn chanda til dette formålet.

I desember i 1926, ble det startet et magasin ved navnet «Misbah», hvor 15 Lajna hadde ansvaret. Dette magasinet bidro til en betydelig utvikling innen oppdragelse. I starten var det mennene som organiserte dette, men i mai 1947, i henhold til retningslinjer fra Hadrat Musleh Maud (ra), ble hele ansvaret gitt til Lajna Imaillah. Dette førte til en utvikling av nivået deres innen kunnskap og religion.

Den 16.september 1927, ble det etablert et bibliotek til minne om Amtul Hai, ved navnet «Amtul Hai biblioteket». Hadrat Sayyeda Umme Tahir Ahmad hadde det overordnede ansvaret for dette. Hun viet hele sitt liv for arbeidet til Lajna Imaillah. Hadrat Musleh Maud (ra) og Hadrat Sayyeda, samt flere i familien til Den utlovede Messias (as) donerte bøker til dette biblioteket. Dette biblioteket ble etablert i «Det runde rommet», etter tillatelse fra Hadrat Musleh Maud (ra). Etter dette ble biblioteket gjenopprettet i januar 1960, i Rabwah.

I juli 1928, ble det etter forsøk fra Sahibzadi Amatul Hameed sahiba (datter av Hadrat Mirza Bashir Ahmad sahib) etablert en kvinneforening for de yngre. Og etter en stund ble Nasiratul Ahmadiyya etablert, etter retningslinjer fra Sahibzadi Amtul Rashid. I

forskjellige byer og land i verden, barneskoler ble bygget i flere byer i Pakistan - under ledelse av Hadrat Syeda Maryam Siddiqa[ra]. Etter bortgangen til Hadrat Syeda Maryam Siddiqa Sahibas[ra] ble Sahibzadi Amtul Quddoos presidenten til Lajna Imaillah.

På Lajna Imaillahs 50 års dag, donerte kvinner 200 000 pakistanske rupi for publiseringen av Koranen. Dette skjedde under Den 3.kalifens[rh] tid. Hans formaning til ahmadi jenter, var at de ikke skal henge etter noen i sine prestasjoner innen både religiøs og verdslig kunnskap. Den eneste betingelsen for dem, skal være å komme nærmere Gud med sitt arbeid.

Hvis vi sammenligner Lajnas pensum fra de første årene, med dagens pensum, ser vi en betydelig stor forskjell innen kunnskapsnivået i de religiøse tekstene. I starten var det å lære trosbekjennelsen en del av pensumet. Bønnen uten oversettelse var også satt som pensum, og det ble oppfordret til å lære seg bønnen med oversettelse, samt å lese Den hellige Koranen. I dag ser vi at å lære Den hellige Koranen med både oversettelse og en dypere forklaring (tafsir), er den del av pensumet. Videre er Den ærverdige profetens[sa] hadith med forklaring, Den utlovede Messias'[as] bøker og menighetens litteratur – også blitt en del av pensumet.

Lajna Imaillah er en verdensomfattende organisasjon, med mange bragder i sitt navn. Under Den 4.kalifens[rh] tid, utmerket ahmadi kvinner seg, ved sin innsats og deltakelse i MTA programmer. Lajna Imaillah fikk ros av Den 4.kalifen[rh] i følgende ordelag; «De har kommet frem på lik linje med menn, og de har vært en stor støtte for meg i alle affærer.»

Vi ser at Lajna Imaillah fortsetter med sin innsats for samfunnet, under ledelse av nåværende kalif, Hadrat Mirza Masroor Ahmad (må Allah være hans hjelper). Hans formaning til kvinner i menigheten, er at de må komme nærmere Gud, gjennom bønn, samt innprente viktigheten av bønn også i sine barn.

Kilder:- (Tareekhe Ahmadiyyat volume 1&4)
(صفحہ 20، جون19 2015 ا نٹرنیشنل الفضل)
https://ur.wikipedia.org/wiki/لجنہ_اماء_اللہ
https://www.alfazl.com/2022/02/24/41525/
https://www.alfazl.com/2020/03/10/14284/

Begum (datteren til Syeda Amtul Hai[ra] og den 2. kalifen[ra]) at man skulle opprette en egen forening for de yngre jentene, som fikk navnet Nasiratul Ahmadiyya. Denne organisasjonen er for jenter i aldersgruppen 7-16 år.

I 1929 ga den 2.kalifen[ra] kvinner retten til å være med i Majlis-e-Shoora. Da fikk to medlemmene fra Lajna lov til å delta. Disse to var Ustani Memoona Sofia (datteren til Hadrat Chaudry Habib Ahmad[ra]) og Zubaida Begum (datteren til Hadrat Maulana Zulfiqar Ali Khan[ra]). Fra 1931 fikk Lajna Imaillah retten til å delta på Majlis-e-Shoora på permanent basis.

Siden den gang har Lajna Imaillah hatt en aktiv rolle i alle aspekter ved trossamfunnets utvikling. Lajna stod opp for å beskytte islam og Den ærverdige profetens (sa) ære, var behjelpelige i publiseringen av Den hellige Koranen, bidro til bygging av moskeer, misjonerte, kjempet mot *Shuddhi* bevegelsen (en hinduistisk bevegelse for å konvertere innfødte muslimer til hinduismen*)*. Lajna fikk ros av den 2. kalifen[ra] for sitt arbeid under valget i Punjab provinsen i 1946.

I 1944 fikk den 2. kalifen[ra] en åpenbæring; «Om dere klarer å lede 50% av kvinnene til den rette veien, blir det en suksess for troen». Denne åpenbaringen ledet Hudoor[ra] til å gi en økt innsats innen arbeidet for kvinners utvikling og fremgang.

Etter delingen av India i 1947, var forholdene veldig vanskelige for folk flest. De fleste fra trossamfunnets hovedkvarter i Qadian, flyttet til Lahore (nå i Pakistan). Syeda Maryam Siddiqa[ra] etablerte Lajna Imaillah i Lahore, og startet med å hjelpe flyktninger, i tillegg til andre aktiviteter. Lajnas vanlige aktiviteter begynte i Rabwah, hvor trossamfunnets nye hovedkvarter ble etablert. Lajna Imaillah var allerede etablert i flere store byer og tettsteder i begge deler av landet; Vest Pakistan og Øst Pakistan (nå Bangladesh).

Lajna deltok aktivt i Waqf-e-Arzi ordningen (å vie sitt liv midlertidig til trossamfunnets arbeid), moskeer ble bygget med bidrag fra Lajna i

Arbeidet disse damene utførte, er beskrevet i detaljer i *Tareekhe Lajna Imaillah* (historien om stiftelsen av Lajna Imaillah).

I en artikkel, før stiftelsen av Lajna Ima-Allah, fremla den 2. kalifen (ra) viktigheten av at mennesket forstår dets formål med livet. Hudoor[ra] utdypet hva Gud ønsker at vi skal gjøre, slik at vi blir mottakere av Guds nåde og velsignelser, både i denne verden og i den neste. Han skrev at det er også viktig å forstå at mødre har en stor innflytelse over sine barn. De kan lære opp sine barn til å være sannferdige og praktisere de riktige islamske verdiene.

Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad[ra] skrev ned 17 prinsipper og retningslinjer for Lajna Imaillah, og startet med ukentlige møter for å fremme Lajnas arbeid. Under tre møter i februar og mars 1923, fremla Hudoor i detaljer; viktigheten av både den religiøse og verdslige kunnskapen. Lajna Imaillah fikk flere oppgaver fra Hudoor[ra] for å øke deres motivasjon for selvutvikling. En av disse oppgavene var å samle inn penger for byggingen av en moské i Berlin, Tyskland.

I 1925 etablerte Hudoor (ra) en skole ved navnet «Madrassatul Khawateen» hvor han begynte å gi leksjoner for å utvikle kvinners religiøse ferdigheter. På denne skolen holdt både Hudoor og flere av disiplene til Den utlovede Messias, leksjoner for kvinner. Blant dem var Hadrat Maulvi Sher Ali[ra] (skolens rektor), Hadrat Syed Sarwar Shah[ra] og Hadrat Sufi Ghulam Muhammad[ra]. Kvinnene som tok sin utdannelse her, ble senere lærere selv og hadde også andre verv i trossamfunnet.

Etter etableringen av Lajna Imaillah, så man for hvert år som gikk at det var fremgang i organisasjonens arbeid. I desember 1926 lanserte Lajna sitt eget tidsskrift *Misbah*. I 1927 ble Amtul Hai biblioteket åpnet, til minne om Syeda Amtul Hai[ra] sitt arbeid for Lajna. Hadrat Syeda Maryam UmmeTahir[ra] tok seg av organiseringen av biblioteket.

I 1928 startet Hudoors[ra] niese, Amtul Hameed (datteren til Mirza Bashir Ahmad[ra]), Lajna for de yngre jentene. Senere foreslo Amtul Rashid

Kort om Lajna Imai'llah i India og Pakistan

(Skrevet av Maryam Sukaynah Muslim)

Tanken bak etableringen av Lajna Imaillah er:

«Ingen folkeslag kan oppnå fremgang uten deres kvinners utvikling og utdanning»

Ahmadimuslimenes kvinneorganisasjon heter Lajna Imaillah. Navnet betyr kvinner som støtter Allah. Kvinneorganisasjonen ble grunnlagt, den 25. desember, i byen Qadian, i India, av den andre kalifen til Ahmadiyya muslimsk trossamfunn, Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad[ra]. Dette var den første organisasjonen som ble stiftet under 2.kalifens tid. Organisasjonen var også en av de første som ble stiftet i India, hvor formålet var å skape fremgang for muslimske kvinner innen utdanning. Den 2.kalifen var en visjonær, som mente at å jobbe for kvinners utvikling var et av de viktigste stegene for å oppnå fremgang i samfunnet.

Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad[ra] fikk ideen fra sin andre hustru, Syeda Amtul Hai Sahiba[ra], datteren til Hakim Norruddin[ra]. Tretten kvinner samlet seg for å stifte Lajna Imaillah i huset til Hadrat Nusrat Jahan Begum[ra] (enken etter Den utlovde Messias'[as]) i Qadian. De ba henne lede det første møtet. Syeda Amtul Hai Sahiba[ra] ble valgt som sekretær for organisasjonen. Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad[ra] holdt en kort tale og presenterte viktige råd for utviklingen av organisasjonen og dens fremgang. Hudoors tale og viktige avgjørelser fra dette møtet, ble publisert i tidsskriftet *Tadeeb-u-Nisa,* som ble utgitt av Hadrat Yaqoob Ali Irfani[ra].

Hadrat Umme Nasir [ra] ledet denne organisasjonen i mange år, helt til sin bortgang i 1958.

Etter bortgangen til Syeda Amtul Hai[ra], jobbet Hadrat Syeda Maryam Umme Tahir[ra] og Syeda Sarah[ra], som sekretærer for Lajna Imaillah.

Hvis du ønsker å være vellykket så benytt din fornuft og reflekter over og les oversettelsen til Den hellige Koranen. Å lese Koranen med overveielse og refleksjon øker en i gudfryktighet. Bruk Ramadan måneden til å rense deg selv og rense alle dine organer og fakulteter. Hvis du ønsker å tjene troen bør du først adoptere gudfruktighet. Gud er alltid med de rettferdige. Gudfryktighet har en sterk innflytelse på andre. Etter å ha sitert den berømte episoden vedrørende Syed Abdul Qadir Jilanis sannferdighet, sa Hudoor (må Allah være hans Hjelper) at disse tingene bør få oss til å tenke over hvilke onde vaner vi har blitt kvitt. Gudfryktighet krever at vi skyr løgn. Den utlovede Messias (fred være med ham) sier at han som ikke holder sitt ord fortjener guddommelig vrede. Hvis vår menighet består av slike mennesker – Gud forby – som sier en ting med sin tunge, men det ligger noe annet i deres hjerter, da vil slike mennesker ikke ha en lykkelig slutt. Måtte Allah gjøre oss i stand til å oppnå rettferdighet i den rensede atmosfæren i Ramadan måneden.

På slutten av prekenen informerte Hudoor (må Allah være hans Hjelper) trossamfunnet om den triste bortgangen til Tahira Hamida Sahiba fra UK og den tragiske martyrdommen til Hamid Ahmad Sahib som tilhører District Attock i Pakistan, og Hudoor (må Allah være hans Hjelper) ledet deres begravelsesbønn etter fredagsbønnen.

Kilde:
(Ch. Hameedullah)
Wakil A'la
Tehrik-e-jadid Anjuman Ahmadiyya Pakistan.

eksempelet til profeter hvis mål var å lære bort måter for rettferdighet. Den hellige profeten (må Allahs velsignelser og fred være med ham) er det mest utmerkede eksempelet. Hvis du ønsker å tilfredsstille Gud, og å se mirakler og ekstraordinære fenomener, så gjør deres liv ekstraordinære.

Den utlovede Messias (fred være med ham) sier også: Søk gudfryktighet, for gudfryktighet er det grunnleggende. Gudfryktighet betyr å sky selv den minste onde og å unngå selv det som mistenkes for å være ondt. Hvis du finner at noens tunge eller hender eller føtter eller andre organer er rene, da må hans hjerte også være rent. Hvis noen har en stygg/skitten tunge og ikke skyr forurensende snakk og krangling tross fasten, og hans hender er skyldige i å ha utrettet urett, så kan du konkludere med at hans hjerte ikke er rent og er langt fra *gudfryktighet.*

Den utlovede Messias (fred være med ham) sier: For de som er redde for Gud, er det nødvendig at de tilbringer sine liv i ydmykhet og saktmodighet, for dette er en gren av gudfryktighet. Man bør unngå unødvendig sinne og raseri. Han sier: «Jeg ønsker ikke at medlemmer av mitt trossamfunn skal vurdere hverandre som stor eller liten eller være arrogante og se ned på andre. Bare Gud vet hvem som er overordnet og hvem som er underordnet.» Den utlovede Messias (fred være med ham) sier: «De som frykter Gud er de som vandrer ydmykt og ikke snakker hovmodig. Dermed, den som adopterer/vedtar Taqwa vil bli opphøyet til en høyere stasjon.»

Den utlovede Messias (fred være med ham) sa: «Sann innsikt og visdom kan ikke oppnås uten å rette seg til Gud.

”Og dere som tror! Fasten er foreskrevet dere, slik det var foreskrevet dem før dere, slik at dere kan bli rettferdige” (2:184)

Hudoor (måtte Allah være hans Hjelper) sa at fasten er gjort obligatorisk for de troende slik at de kan adoptere fromhet og bli reddet fra onde gjerninger. Ramadan måneden kommer i våre liv en gang i året for å heve våre standarder for gudfryktighet, etablere gode gjerninger i oss, bringe oss nærmere Allah, og be om tilgivelse for våre tidligere synder. I henhold til Den hellige profeten (Må Allahs velsignelser og fred være med ham) sine ord; den som faster under Ramadan måneden og lever opp til sin mål, til den sier Allah: Adopter fromhet slik at du kan lykkes. Det er bare gjennom gudfryktighet vi kan oppnå en slik suksess.

Hudoor (må Allah være hans Hjelper) siterte noen av Den utlovede Messias (fred være med ham) sine ord vedrørende oppnåelse av fromhet og sa at dette er de veiledende prinsippene som fremmer vår tro, etablerer gudfryktighet i oss , og gir oss et mål for denne måneden som vi passerer gjennom.

Den utlovede Messias (fred være med ham) sier: Gudfryktighet (eller rettferdighet) er ikke en triviell ting. Det er gjennom den vi kjemper mot enhver satan som tar over vår indre kraft og potensial. Gudfryktighet er et veldig diskret emne. Alle som innehar et snev av skryt og arroganse, vil få sine gjerninger avvist og kastet tilbake på en selv. Gå ikke etter verdslige drømmer, søk heller gudfryktighet. Hvis man er rettferdig er ens åpenbaringer sanne, ellers er ikke åpenbaringene til å stole på, fordi satan kan ha en del i dem. Følg

Vi skal skjenke vår ånd i ham og han vil være beskyttet av Guds skygge. Han vil vokse raskt i sin status og vil være bistanden de som er låst, trenger, for å komme seg ut. Hans popularitet vil spre seg til jordens ende og folk vil bli velsignet gjennom han. Han vil deretter bli hevet til en spirituell stasjon, i Himmelen. Det er slik det vil være.»

Hans Hellighet (aba) sa at i henhold til denne profetien ble Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (ra) født hos Den utlovede Messias (as). Han ble også valgt av Gud til å være Den andre kalif. Han kunngjorde senere at han faktisk var den sønnen som Gud hadde profetert om for Den utlovede Messias (as).

Hudoor (aba) sa at alle aspekter ved denne profetien ble oppfylt i Hadrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (ra) sin person, og det er mange ikke-ahmadi muslimer som også bekrefter dette. Hudoor (aba) sa at han skal nevne noen av hans største akademiske prestasjoner.

Hans Hellighet (aba) sa at før jeg nevner disse store prestasjonene, er det viktig å påpeke at før han ble voksen gikk han gjennom en barndom med en svekket helse. Han var veldig svaksynt og begynte også å miste synet helt, på det ene øyet. Han hadde heller ikke noe vanlig utdanning. Han har selv fortalt at han kun hadde gått på grunnskolen. Men Gud, Den allmektige hadde sagt at han ville bli fylt med spirituell og sekulær kunnskap, på en måte som ville gjøre ham i stand til å holde foredrag og skrive bøker hvis nivå ville være vanskelig å nå.

Hudoor (må Allah være hans Hjelper) resiterte vers 184 av Sura Al-Baqarah, hvis oversettelse er:

manifestere seg blant folket, slik at sannheten kan stige frem med sine velsignelser og falskhet kan forsvinne med alle sine løgner, slik at folk kan forstå at jeg er Den allmektige Gud og gjør det Jeg vil, slik at de kan forstå at jeg er med deg, sånn at de som ikke tror på Gud og som fornekter Ham og Hans bok og Hans Hellige profet Muhammad, Den utvalgte (velsignelser og fred være med ham) kan bli konfrontert med et klart tegn og de angrende vil bli synlige.

Gled deg derfor over at en kjekk og ren gutt vil bli skjenket deg. Han vil ha en lysende ungdomstid og vil være ditt frø og vil være ditt avkom. En kjekk og ren gutt vil komme som din gjest. Hans navn er Emmanuel og Bashir. Han har blitt velsignet med Den hellige ånd og han vil være fri for all urenslighet. Han vil være fylt av nåde som vil ankomme med han. Han vil være kjent som den som har storhet og formue. Han vil komme til verden og helbrede mange, gjennom sine Messianske kvaliteter, og gjennom velsignelsene til Den hellige ånd. Han er Allahs ord, for Allahs barmhjertighet og ære har utstyrt ham med det Majestetiske ord. Han vil være ekstremt intelligent, og ydmyk av hjerte, og fylt med sekulær og spirituell kunnskap. Han vil konvertere tre til fire (betydningen av dette er ikke klar ennå). Det er en mandag, en velsignet mandag. Sønn, hjertets glede, høyt rangerte, edle; en manifestasjon av det Første og det Siste, en manifestasjon av det Sanne og det Høytstående; som Allah har sent fra himmelen. Hans komme vil være meget velsignet og en kilde til manifestasjon av det Åndelige majestetiske. Se! Det kommer et lys, et lys fra Gud som er parfymert med Hans velbehag.

Oversettelse av fredagspreken fra 17.februar 2023

Oversatt av: Annum Saher Islam Lajna Imaillah Norge

Etter å ha resitert *Tashahhud, Ta'awwuz* og *Surah al-Fatiha* sa Hans Hellighet, Hadrat Mirza Masroor Ahmad (aba) at enhver Ahmadi er kjent med at 20. februar markeres som dagen hvor profetien om den utlovede reformator, ble åpenbart. Denne dagen markeres med mange arrangementer rundt om i trossamfunnet. Selv om det fortsatt er noen dager til, bestemte Hans Hellighet (aba) seg for å si noen få ord om dette i tilknytning til dagens fredagspreken.

Hans Hellighet (aba) sa at Den utlovede Messias (as) mottok en åpenbaring om en sønn som skulle inneha mange eksellente kvaliteter gjennom Guds velsignelse og Hans hjelp. Profetien ble formidlet til Den utlovede Messias (as) som følgende:

«Jeg skjenker deg et tegn på Min barmhjertighet i henhold til dine bønner. Jeg har hørt dine ønsker og har beæret dine bønner med Min aksept gjennom Min barmhjertighet og har velsignet din reise. Et tegn på styrke, barmhjertighet og din nærhet til Meg, vil bli skjenket deg. Et tegn på nåde og velgjørelse er skjenket deg og du har blitt gitt nøkkelen til suksess og seier. Fred være med deg, Å seirende. Gud taler til deg at de som ønsker liv kan bli reddet fra grepet til døden, og de som er begravet i gravene kan komme ut derfra slik at islam og Guds ords vil

Utdrag av Den utlovede Messias' (as) skrifter

Takknemlighet er en del av min natur
De uvitende menneskene som ikke besitter prinsippet om å vise takknemlighet overfor en som gjør noe for dem, sidestiller mine uttalelser og skrifter – og sier at de er smigret. Gud vet derimot, at det er umulig for meg å smigre noe som helst menneske på jord – det er ikke min natur.

Å vise takknemlighet for en tjeneste, er selvsagt en del av min natur. Gud, Den allmektige, ved Sin nåde, har holdt meg borte fra selv urene spor av utakknemlighet og illojalitet. Jeg setter pris på den britiske regjeringens tjenester og anser det som en guddommelig velsignelse at for å befri oss fra sikhenes epoke med undertrykkelse, sendte Gud en rettferdig regjering for å herske over oss – Han sendte den fra tusenvis av kilometers avstand.

Hvis dette imperiet ikke hadde vært til stede nå, kan jeg helt ærlig si at jeg ikke hadde vært i stand til å engang å rette min oppmerksomhet mot disse påstandene, ei heller greid å respondere på dem.

I de nåværende omstendighetene, er jeg fullstendig fri til å respondere på disse påstandene. Hvis jeg da skulle ha sett bort fra Allah, Den allmektiges tjeneste – kunne du ha vært sikker på at jeg var umåtelig utakknemlig og en som ikke verdsetter Guds velsignelser. Jeg har blitt skjenket muligheten til å reflektere og betrakte, samt å fordype meg i bønn – og på denne måten har portene til guddommelig nåde, blitt åpnet for meg. Til tross for at Allah, Den allmektige, er kilden til nåde, blir mennesket i stand til – gjennom sin egen innsats, til en viss grad, og mottar deretter guddommelig nåde i samsvar med sin individuelle kapasitet og evne. Det omhandler glede – at som følge av denne muligheten – blir folket i India og Punjab, forvandlet til dyktige edelstener, samt at deres intellektuelle evner utvikler seg også.

(Hadrat Mirza Ghulam Ahmad (as), Malfuzat, *Vol. 1, s. 237-238)*

Jeg benytter derfor anledningen til å formane Lajna Ima'illah Norge om at de skal gjøre sitt ytterste for å handle i tråd med denne befalingen fra tidens kalif. Søk å være gode forbilder i både opplæring og informasjonsspredning, og uten å ane noen form for mindreverdighetskompleks skal dere gi religionen forrang i dette verdslige miljøet. Må Allah gi dere styrke og evne til å bli slike forbilder på troen og islam som kan være øynes fryd for tidens kalif. Må Allah gi meg, deg og ethvert medlem av Lajna Ima'illah Norge om å oppfylle sin forpliktelser på beste vis. Amen.

Fred være med deg!

Med ærbødig hilsen,

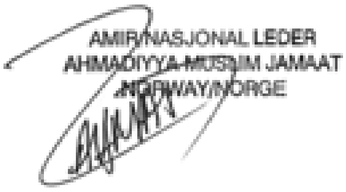

Zahoor Ahmad Chaudry
Nasjonal leder
Ahmadiyya muslimsk trossamfunn Norge

AHMADIYYA MUSLIMSK TROSSAMFUNN NORGE

Besøksadresse
Søren Bulls vei 1
1051 OSLO

Org. nr.
978 668 968

Postadresse
Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn
Postboks 200 Furuset
1001 OSLO

Web
www.ahmadiyya.no

Ærede President for Lajna Ima'illah Norge

Fred være med deg, samt Allahs nåde og velsignelser

De har bedt meg om å skrive noen linjer for Zainab-utgaven som utgis i forbindelse med hundreårs jubileum av organisasjonen Lajna Ima'illah. Det er til stor ære for meg at jeg får bidratt med noen linjer i denne historiske utgaven. Allah, den opphøyde, sier i Koranen:

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ (Kap. 2, vers 286)

Det innebærer at hvis vi ønsker å bli regnet blant de troende, så er det vår plikt å tro på profeten Muhammad (må Allahs velsignelser og fred være med ham), og også på enhver profet som måtte komme under hans ledelse. Videre er vi også pålagt å tro på det som er åpenbart profeten Muhammad (må Allahs velsignelser og fred være med ham), nemlig Koranen, og på samme måte også tro på det som blir åpenbart profeten som kommer under hans ledelse – for det er Gud som angir vedkommende som veileder og dommer. Og ikke minst fordi det er han som tolker Koranen og legger frem den innsikten overfor oss som ikke er mulig å oppnå uten Guds nåde.

Den femte kalifen, må Allah være hans hjelper, sier følgende om dette emnet i sin fredagspreken, datert 11. september 2015:

> *Allah, den opphøyde, har sendt Den utlovede Messias (fvmh) i denne tiden for å etablere den sanne troene i hjertene og for å legge frem eksempler på den sanne islam. Etter at vi knytter oss til ham, er det vår plikt at vi hjelper ham i hans misjon ved å etablere denne troen i oss og ved å være de sanne forbildene av islam – at vi er de som klargjør troens virkelighet for verden, og at vi blir de som sprer fred. Ved Allahs nåde holder Ahmadiyya muslimsk trossamfunn gjennom sitt system å arbeide for det over hele verden, men det er også en plikt for enhver ahmadimuslim at vedkommende blir et forbilde på islams lære, slik at enhver av oss kan oppfylle sin plikt.*

Brev fra hudoor (aba) til Lajna Imai'llah Norge

L-S: 3904
DATO:
18.03.2023

Ærede president, Lajna Imai'llah, Norge.

Fred være med dere, Allahs barmhjertighet og Hans velsignelser.

Jeg har mottatt magasinet «Zainab» sin utgave for april til september 2022. Må Allah, den opphøyde, belønne dere. Temaet for denne utgaven var Koranen, og magasinet har belyst emner som; vitenskapelige fakta nevnt i Koranen, dens overlegenhet i forhold til andre guddommelig åpenbarte bøker, profetier angående nåværende tid og gjeldende grenser og straffer dersom de overskrides. Dette er en god innsats fra publikasjonsavdelingen. Må Allah gjøre dette magasinet til en kilde for økt kunnskap for dets lesere, samt gjøre dem i stand til å reflektere over og forstå innholdet. Må Allah styrke medlemmene i publikasjonsavdelingen i sin kunnskap, tro og oppriktighet. Amin.

Gi min kjærlige hilsen til alle Lajna og Nasirat.

Wassalam,

Mirza Masroor Ahmad (Khalifatul Masih V)

Oversettelse av hudoors (ABA) brev til Lajna Imai'llah, i anledning ijtema 2023

Islamabad, UK.

Dato :05-02-23/k

Kjære medlemmer av Lajna Imai'llah Norge

Assalam-a-laikum wa rehmatulla hai wa barakata hoo

Jeg er glad for å høre at dere skal avholde deres årlige ijtema den 4. og 5. mars. Må Allah velsigne dette arrangementet på alle mulige måter, Amin.

Dere er medlemmer av trossamfunnets kvinneforening Lajna Imai'llah. Det er deres ansvar å følge ethvert påbud som kommer fra tidenes kalif og bruke det til å gjøre verden kjent med den vakre læren til Den utlovede Messias (fred være med ham). For å få til dette er det viktig at dere behersker denne kunnskapen og handler i tråd med den. Deres dagligdagse handlinger og deres daglige væremåte bør være et gjenskinn av den vakre Ahmadiyya læren. I tråd med Allahs befaling skal dere søke å være lydige og ihukomme Allah meget. Vær blant de som adlyder og ved å sette troen foran det verdslige slik at dere oppriktig kan være hjelperne til nåtidens imam. Må Allah gi dere alle styrke til det. Amin.

Wasalam,

Mirza Masroor Ahmad (Khalifatul Masih V)

generasjon, så må mødre være sitt ansvar bevisst, mer enn tidligere, gjøre en innsats for det og også be for det.

Allah har vist oss nåde i dag ved å gi oss muligheten til å tro på Den utlovede Messias (fred være med ham). Og vi er blitt en del av dette systemet som stadig retter vår oppmerksomhet mot Allahs befalinger og også mot sunnah til Allahs elskede sendebud, må Allahs velsignelser og fred være med ham. Og vi er ikke spredt som andre muslimske sektorer, tvert om er vi som perler på en snor gjennom velsignelsen av kalifatet. Vær derfor spesielt oppmerksom på tilknytningen til kalifat-systemet. Lytt til mine prekener og taler sammen med deres barn. Be dem skrive brev om bønn til kalifen og skap en sterk forbindelse med kalifatet.

Videre bør enhver ahmadi-mor være opptatt av å øke den religiøse kunnskapen til sine barn. Der de nye oppfinnelsene fra denne tiden, har gjort det enkelt for mennesket, har de også medført mange onder. Beskytt dere selv og deres barn mot de dårlige effektene av disse oppfinnelsene. Disse oppfinnelsene kan ha en nyttig bruk, og religionen kan læres gjennom disse. Se for eksempel på MTA. Lytt til mine prekener og taler regelmessig. Øk din religiøse kunnskap ved å lese bøker fra nettstedet alislam.org. Fordi en ahmadi-kvinne har det tunge ansvaret for å selv følge religionens sanne lære, samt å videreføre dette til fremtidige generasjoner. For å tilegne oss Den hellige Koranen og religiøs kunnskap, bør vi først og fremst vende oss mot de rike skattene som Den utlovede Messias (fred være med ham) har gitt. Ved å følge disse kan vi øke i religiøs kunnskap, og det er gjennom denne kunnskapen fra Koranen at også veier til verdslig viten og forskning åpner seg.

Måtte Allah, Den allmektige, hjelpe dere å følge mine råd. Amin

Fred være med dere.

Mirza Masroor Ahmed (Khalifatul Masih V)

***

Brev fra hudoor (aba)
til Lajna Imai'llah Norge

Islamabad, UK.

MA 09.04.2023

Kjære medlemmer av Lajna Imai'llah Norge,
Assalamo alaikum warahmatullah wabarakatuhu.
Det gleder meg meget å bli kjent med at Lajna Imai'llah Norge har fått anledning til å publisere Jubileums nummeret [av Zainab]. Må Allah velsigne dette på alle mulige måter. Amin. Jeg har blitt forespurt om å meddele en beskjed i denne anledningen. Mitt budskap er å fokusere på barnas oppdragelse, deres forhold til Kalifatet, og å lære dem religiøs kunnskap. Allah sier i Den hellige Koranen:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

> *Å dere troende, frykt Allah, og la hver sjel se til hva den sender i forveien til morgendagen. Og frykt Allah, Allah vet sannelig hva dere gjør.*

Her retter Allah fokus mot å søke gudfryktighet, etter å ha inntatt troen og sier at enhver som søker å vandre på gudfryktighetens vei bør se til sin morgendag. Den neste generasjons oppdragelse, opprettholdelse og beskyttelse av deres tro, er deres ansvar. Dagens mødre, og de jentene som skal bli mødre i fremtiden, må forstå dette; reflekter over deres tilstand. Øk deres religiøse kunnskap. Bruk alle mulige evner til å oppfylle deres forpliktelse til å sette troen framfor det verdslige. Legg vekt på bønner. De mødrene som ber for sine barn og deretter arbeider for å oppdra barna, det er deres barn som holder seg til gode gjerninger. Disse barna forblir også knyttet til religionen og er også de som søker å oppfylle rettighetene til foreldre. Islam har i alle fall lagt hovedansvaret for å oppdra barn på mødre, og hvis vi ønsker å ta vare på vår ahmadi-

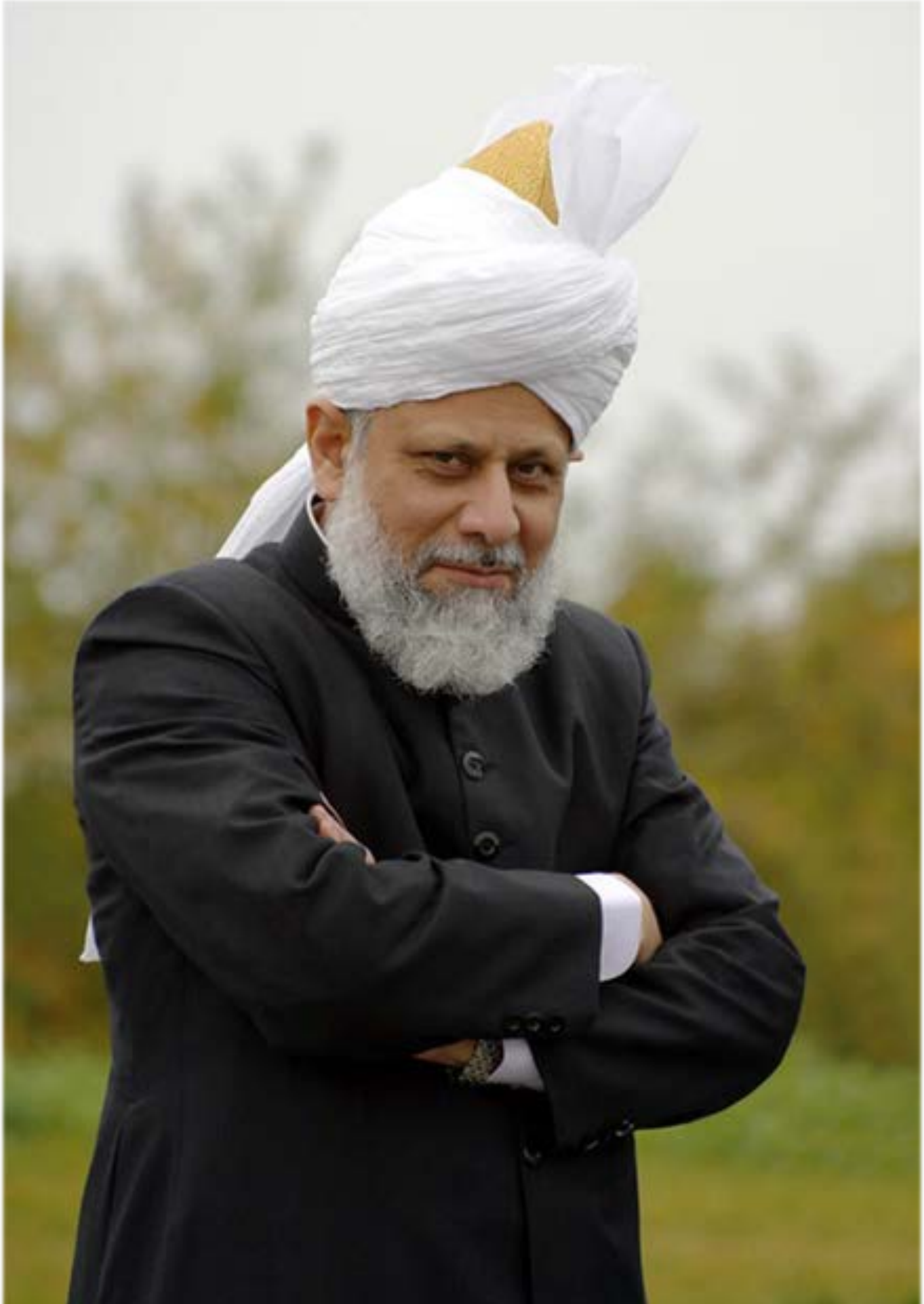

Den hellige koranen

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی

وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ

اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (Al-Ahqāf: 16)

Oversettelse

«…Min Herre, skjenk meg at jeg er takknemlig over Din nåde, som Du har skjenket meg og mine foreldre, og at jeg handler rettferdig, slike handlinger som behager Deg, og befest rettferdighet for meg og mine etterkommere, sannelig jeg vender meg til Deg, og jeg tilhører visselig dem som underkaster seg (Din åpenbarte vilje).»

(Al-Ahqāf, 16)

Hadith

Utvalgte tradisjoner etter den ærverdige profeten (sa)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَا لَ

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِی الطَّرِیْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ فَاَ خَّرَهٗ فَشَکَرَ اللهُ

لَہٗ فَغفَرَلَہٗ - (Hadiqat-u-salehin: page:42

Oversettelse

Hadrat Abu Huraira (ra) beretter at Den ærverdige profeten (sa) sa: «En mann gikk nedover veien og fant en gren med en spiss. Han flyttet på denne. Gud likte denne gode gjerningen og tilga ham hans synder.

INNHOLDSFORTEGNELSE

Den hellige koranen 3

Brev fra hudoor (aba) til Lajna Imai'llah Norge 5

Oversettelse av hudoors (ABA) brev til Lajna Imai'llah, i anledning ijtema 2023...................... 7

Brev fra hudoor (aba) til Lajna Imai'llah Norge 8

Ærede President for Lajna Ima'illah Norge 9

Utdrag av Den utlovede Messias' (as) skrifter 11

Oversettelse av fredagspreken fra 17.februar 2023 12

Kort om Lajna Imai'llah i India og Pakistan. 18

Lederen av Lajna 22

Velsignede personligheter i Lajna Imai'llah .. 27

Konvertitter og deres tanker… 30

Mine tanker 35

Hadrat Musleh Maud (ra)................................ 48

Helse Avdeling... 49

Pakwan... 53

.... 53

Waqfat-e-nau avdeling:.................................. 53

Spørsmål og svar 53

Nasirat hjørne 57

ZAINAB

AMIR AMJ NORGE

Zahoor Ahmed CH

PRESIDENT LAJNA

IMAÍLLAH NORGE

Balqees Akhtar

REDAKTØR URDU-DEL

Mansoora Naseer

REDAKTØR NORSK-DEL

Mehrin Shahid

Shaista Basit

Khafia Shahid (Nasirat)

GRAFISK DESIGN

Zoya Smamah Shahid

Hafiza Tuba Ahmed

Sofia Khalil

Khafia Shahid (Nasirat)

Farida Zahoor (Nasirat)

Adresse: Baitun Nasr

Moské

Søren Bulls vei 1

1051 Oslo

Kontakt@ahmadiyya.no

ZAINAB

Lajna Ima'illah Norge

100 års jubileum, oktober 2022 – september 2023